2

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطباتِ حاصلپوری

www.KitaboSunnat.com

تالیف شیخ محمد عظیم حاصلپوری

اسلامیہ مکتبہ
MAKTABA ISLAMIA

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی

محدث لائبریری

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

حصہ دوم

خطبات حاصل پوری

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

مجیب الرحمٰن سیاف

اسلامک بک کمپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

نمبر شمار	اسماء ماہ	عنوان	صفحات
1	**جمادی الاول**	① اچھی نیت پر اجر ② نمازی اور بے نماز ③ جنت کیسی ہے...؟ ④ سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں ⑤ مقام حدیث' حفاظت حدیث ⑥ برصغیر میں فتنہ انکار حدیث' حدیث اور سائنس	
2	**جمادی الثانی**	① قرآن مجید کے آداب احکامات ② تلاوت قرآن کے فوائد ③ حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں ④ دایاں اور بایاں ⑤ کھانے اور پینے کے آداب ⑥ شہید کے انعامات	
3	**رجب**	① رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت ② سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ③ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ④ غزوہ تبوک کی داستان ⑤ پانچ نصیحتیں ⑥ تاجر اور تجارت	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4	**شعبان**	① ماہ شعبان اور شب برأت ② زکوٰۃ وعشر وصدقہ فطر ③ نیکی اور اسکے فوائد ④ نیکی پر تعاون کیجئے ⑤ گناہوں کے نقصانات ⑥ تقویٰ کے فوائد	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا پانچواں مہینہ

جمادی الاول

ماہ جمادی الاول کو جمادی الاول اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں سخت سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا تھا کیونکہ لفظ جمادی کا معنی جامد، جمود ہے لیکن یہ بات محل نظر ہے کیونکہ یہ مہینے ہر سال مختلف موسم میں آتا ہے یہ ہوسکتا ہے کہ جب مہینوں کے نام مقرر ہوئے اس سال یہ مہینہ سخت سردی میں آیا ہو تو اس کا نام اسی مناسبت سے رکھ دیا گیا ہو۔ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۸۵

اس ماہ کے اور کئی ایک نام بھی دور جاہلیت میں مشہور تھے۔ مثلاً حنین، ربی، ملحان اور مصدر ۔ تاج العروس ۱/ ۵۱٤۔ کتاب بارہ مہینوں کی نفلی عبادات ص ۳۸ تا ۴۰ میں اس ماہ کی کئی ایک عبادات لکھی ہوئیں ہیں جب اس میں کوئی بھی عبادت اس ماہ میں خاص کرنے کی شرعی دلیل قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمادی الاول کے خطبات

① اچھی نیت پر اجر

② نمازی اور بے نماز

③ جنت کیسی ہے...؟

④ سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں

⑤ مقام حدیث، حفاظت حدیث

⑥ برصغیر میں فتنہ انکار حدیث، حدیث اور سائنس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی نیت پر اجر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ (البقرۃ:۲۳۵)

''اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جو تمہارے دلوں میں ہے اس کو جانتا ہے، پ اس سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔''

تمہیدی کلمات:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرء ما نوىٰ»

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق جزاء ملے گی۔ (صحيح البخاری:۱، صحيح مسلم:۱۹۰۷)

عمل خواہ کتنا ہی اچھا اور افضل ہو لیکن اگر نیت اچھی نہیں تو وہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہر عمل کا اجر یا سزا انسان کی نیت پر ہے اچھی نیت تو جزا اور انعام اور بری نیت سے کیا ہوا عمل رائگاں اور اللہ کے ہاں وہ آدمی سزاوار ہوگا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''نیت دل کے ارادے اور قصد کو کہتے ہیں، قصد و ارادہ کا مقام دل ہے زبان نہیں۔'' (الفتاوی الکبری:۱/۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا دل کی باتوں کا حساب ہوگا۔؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرة: ٢٨٤)، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ: الصَّلَاةَ، وَالصِّيَامَ، وَالْجِهَادَ، وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةُ، وَلَا نُطِيقُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا، بَلْ قُولُوا: سَمِعْنَا، وَأَطَعْنَا، غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَقَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا، غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا أَقَرَّ بِهَا الْقَوْمُ، وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ، أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِثْرِهَا: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرة: ٢٨٥)، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَوْلِهِ: ﴿لَا يُكَلِّفُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرة: ٢٨٦)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سورت بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے، وہ سب اللہ کی ملکیت میں ہے، تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب خود ہی لے لے گا پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات بڑی گراں گذری چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اب تک جتنے اعمال نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ کا مکلّف بنایا گیا ہے، ہم ان کی طاقت نہیں رکھتے تھے لیکن اب آپ پر جو آیت نازل ہوئی ہے، ہم میں اس کی طاقت نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم وہی بات کہنا چاہتے ہوں جو تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں نے کہی تھی کہ ہم نے سن لیا لیکن مانیں گے نہیں تمہیں یوں کہنا چاہئے کہ ہم نے سن لیا اور مانیں گے بھی، پروردگار! ہم آپ سے آپ کی مغفرت کے طلب گار ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے سن لیا اور مانگیں گے بھی، پروردگار! ہم آپ سے مغفرت کے طلب گار ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جب انہوں نے اس کا اقرار کر لیا اور ان کی زبانوں نے اپنی عاجزی ظاہر کر دی تو اس کے بعد ہی اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی آمن الرسول بما انزل الیہ الی آخرہ کہ پیغمبر اور مومنین اپنے رب کی طرف سے نازل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے والی وحی پر ایمان لے آئے ان میں سے ہر ایک اللہ پر اس کے فرشتوں کتابوں، اور پیغمبروں پر ایمان لے آیا اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں روا رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مانیں گے بھی، پروردگار! ہمیں معاف فرما تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے جب انہوں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم کو منسوخ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلّف نہیں بناتے، اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور اسی کا وبال ہے۔

مسند احمد:(۴۴۹۳)، ومسلم:(۱۲۵)

اچھی نیت پر اجر:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَلاَ تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کر لے اس کا گناہ نہ لکھو اگر وہ اس پر عمل کر لے تو ایک گناہ لکھ لو اور اگر وہ اس کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو، اور جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو ایک نیکی لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس گنا سے سات سو گنا تک لکھ لو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری:التوحیدبَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلاَمَ اللَّهِ) (الفتح: ⑤)(①⑩⑤⑦)

اس کی نیت اچھی تھی اسے چھوڑ دو

یہ دوسری صدی ہجری کی بات ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید کا نکاح اس کی چچازاد سے ہوتا ہے جس کا نام امۃ العزیز ہے جس کو ملکہ زبیدہ بھی کہا جاتا ہے۔یہ بڑی سمجھدار خاتون تھی اس نے کبھی بھی حاشیہ برداروں کے کہنے پر فوری فیصلہ نہیں سنایا تھا ایک شاعر نے اس کی خدمت میں چند اشعار کہے مگر ردیف وقافیہ اور الفاظ کی ترکیب میں شاید وہ اپنا مافی الضمیر اچھی طرح بیان نہ کرسکا،مفہوم سے عظمت کی بجائے گستاخی عیاں تھی،حشم وخدم نے شاعر کی عبارت کو ملکہ کی بے ادبی پر محمول کیا اور اس کو گرفتار کرنا چاہا مگر ملکہ نے کہا:

دعوہ فان من اراد خیرا فاخطا خیر ممن اراد شرا فاصاب

''اس کو نظرانداز کردو کیونکہ جس کی نیت اچھی بات کہنے کی ہو مگر اس سے لغزش ہوجائے ایسا شخص اس آدمی سے بہتر ہے جس کی نیت بری ہو مگر وہ بات اچھی کرے۔''

ملکہ زبیدہ نے رب راضی کرنے کی نیت سے نہر کھدوادی

ملکہ زبیدہ حج کے لیے مکہ مکرمہ گئی وہاں دیکھا کہ حجاج اور اہل مکہ پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔لہذا اس نے ایک نہر کھدوانے کا فیصلہ کیا،مکہ سے پینتیس کلومیٹر شمال مشرق میں وادی حنین کے جبال اوطاد سے نہر نکالنے کا پروگرام بنا،ایک نہر جس کا پانی جبال قرا سے وادی نعمان کی طرف جاتا تھا اسے بھی نہر زبیدہ میں شامل کرلیا گیا،اس کے علاوہ منیٰ کے جنوب میں صحرا کے مقام پر ایک تالاب بیرزبیدہ کے نام سے تھا،جس میں بارش کا پانی جمع ہوتا اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاریزوں کے ذریعے پانی نہر میں لے جایا جاتا پھر وہاں سے ایک چھوٹی نہر مکہ مکرمہ کی طرف اور ایک عرفات کے میدان میں مسجد نمرہ تک لے جائی گئی، اس منصوبے پر ستر ہ لاکھ دینار خرچ ہوئے۔ جب انجینئرز نے کہا کہ اس پر ایک خطیر رقم لگے گی، تو جواباً کہنے لگی:

اعملها ولو كانت ضربة فأس بدينار۔

''تم کام پر لگ جاؤ اگرچہ ہر کدال کی ہر ضرب پر ایک دینار ہی کیوں نہ خرچ ہوں''

جب اس کی تکمیل ہوئی تو ملکہ دریائے دجلہ کے کنارے اپنے محل میں تھی، اخراجات کے وہ تمام کاغذات لیے اور دریا برد کر دیے اور کہنے لگی: اے اللہ! میں دنیا میں اس کا کوئی حساب نہیں لیتی تو مجھ سے قیامت کے دن کوئی حساب نہ لینا۔

وفيات الاعيان، البدايه والنهايه، تاريخ مكه

نیت کی بنیاد پر اعلیٰ اور گھٹیا درجہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا:

إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ المَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ المَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ

پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھائیں تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا چوتھی بات یاد کرلو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقوی اختیار کرتا ہے وہ شخص جسے علم تو دیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صرف دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا ان دونوں شخصوں کے لئے برابر اجر وثواب ہے ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہوا اور اپنی دولت کو ناجائز جھگوں پر خرچ کرے وہ اس کے کمانے میں اللہ کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوۃ وغیرہ ادا کرے یہ شخص سب سے بدتر ہے ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے کہ اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسؤل ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔

ترمذی:الزھدبَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ(۲۳۲۰)صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی نیت جماعت کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا

جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلے اور جب وہاں پہنچے تو دیکھے کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں (یعنی جماعت ہو چکی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیں گے جتنا اس شخص کو ملا ہے۔ جس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی ہو۔ اور جماعت سے نماز پڑھ چکنے والوں کے اجر میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔

ابو داود: الصلاة بَابٌ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا، ۴۶۵، صحیح

جماعت میں سستی پر وعید:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ

جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان ساری نمازوں کی حفاظت کرے جہاں سے انہیں پکارا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدایت کے طریقے متعین کر دیئے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دیا ہے اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی آدمی نہیں جو پاکی حاصل کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے ہر قدم پر جو وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کے ایک درجے کو بلند کرتا اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ منافق کے سوا کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہ جس کا نفاق ظاہر ہو جاتا اور ایک آدمی جسے دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا تھا یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

مسلم: الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى (۶۵۴)

نیت سے تہجد کا ثواب:

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہوگئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس پر صدقہ ہے۔

نسائی:قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِبَابُ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ، ۷۸۷۷، صحیح

عشا اور فجر باجماعت پڑھنے سے تہجد کا ثواب:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَهُ، فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ، يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے بیٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس آدمی نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ساری رات قیام کیا۔

مسلم: الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِی جَمَاعَةٍ (٦٥٦)

جہاد کا اجر:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کسی غزوہ (تبوک) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا ، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ

مدینہ میں کچھ لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روک رکھا ہے لیکن جس جگہ سے تم گزرتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

مسلم ، الْإِمَارَةِ ، بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ (١٩١٠)

جہاد کی نیت نہ کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ ، قَالَ ابْنُ سَهْمٍ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: فَنُرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس کی موت واقع ہوگئی اور اس نے جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں اس کی تمنا ہوئی تو وہ نفاق کے شعبہ پر مرا' ابن سھم کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ ہم خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایسا معاملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا

مسلم:الامارۃبَابُ ذَمِّ مَنْ مَاتَ، وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ (۱۹۱۰)

نیت کی بنیاد پر شہادت کا ثواب:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

جس نے اللہ سے صدق دل سے شہادت مانگی تو اللہ اسے شہداء کے مرتبہ تک پہنچا دیں گے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مر جائے

مسلم:الامارۃ بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى (۱۹۰۹)

حضرت عبداللہ بن عتیک فوت ہوئے تو ان کی بیٹی نے کہا:

وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ

مجھے امید ہے کہ آپ (عنداللہ) شہید ہی ہوں گے کیونکہ آپ نے سامان جہاد تیار کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی نیت کے بقدر ثواب عطا فرمائیں گے اور تم لوگ شہادت کا مطلب کیا سمجھتے ہو؟ کیا راہِ اللہ میں قتل ہو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں مارے جانے کے علاوہ سات طرح کی شہادت اور ہے۔ ایک وہ جو طاعون کی بیماری میں مرے۔ دوسرے وہ جو پانی میں ڈوب کر مرے۔ تیسرا وہ جو ذات الجنب کی بیماری سے مرے۔ چوتھا پیٹ کی بیماری میں مرنے والا۔ پانچواں جل کر مرنے والا۔ چھٹا چھت یا دیوار کے نیچے دب کر مر جانے والا۔ اور ساتویں وہ عورت جو زچگی کی حالت میں فوت ہو جائے۔ یہ سب شہید کہلائیں گے۔

ابوداود:الجنائز بَابٌ فِی فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُونِ، ①②③، صحیح

لوگوں کو نیتوں پر اٹھایا جائے گا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَغْزُو جَيْشٌ الكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

کہ کعبہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا جب وہ بیدا کھلے میدان میں پہنچیں گے، تو اول سے اخیر تک سب میدان میں دھنسا دیئے جائیں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وہ ابتداء سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتہا تک دھنسا دیئے جائیں گے جب کہ ان میں بازار ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے آپ نے فرمایا کہ اول سے آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے پھر ان میں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

بخاری:البیوع بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الأَسْوَاقِ:٨١٠٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازی اور بے نماز

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰـھُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ﴾ [ابراھیم:۳۱]

''اے نبی (ﷺ) کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے کہ قائم کریں نماز اور خرچ کریں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہو گی اور نہ دوستی کام آئے گی۔''

تمہیدی کلمات:

انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور عبادات میں اہم ترین عبادت نماز ہے یہ وہ فریضہ ہے جس کے متعلق سب سے پہلے باز پرس ہو گی۔ نماز دین کا ستون ہے، جنت کی کنجی، ارکان اسلام میں سے ایک اور بندہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ اسی لیے دور رسالت میں مسلمان ہونے والے کو سب سے پہلے نماز سکھائی جاتی تھی۔ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک اور تمام صغیرہ گناہوں کو مٹا دینے والی ہے اور نماز کی ادائیگی عمر کے دسویں سال کے بعد فرض ہو جاتی ہے اور زندگی کے آخری لمحات تک ہر صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل نماز قرآن کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

[البقرة:٤٣]

﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ﴾

[ابراهيم:٣١]

''اے نبی (ﷺ) کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے کہ قائم کریں نماز اور خرچ کریں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہو گی اور نہ دوستی کام آئے گی۔''

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ۙ، لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ اِنَّهٗ غَفُورٌ شَكُورٌ﴾(فاطر:٢٩)

''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی اور جو ہم نے دیا اس سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں، جو کبھی خسارہ نہ دے گی۔ ان کو اللہ کریم ان کا بدلہ پورا دے گا۔ اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ بھی دے گا، بے شک وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

''اے پیغمبر (ﷺ) کہہ دیجئے کہ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔'' [الانعام:۱۶۲]

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾

''اے ایمان والو! مدد طلب کرو (ہم سے) بذریعہ صبر کے اور نماز کے بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرۃ:۱۵۳)

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

''نماز پڑھو، اور زکوۃ دو، اور اطاعت کرو رسول اللہ ﷺ کی تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' [النور:۵۶]

﴿وَ الَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ* لا جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَ اَزْوَاجِھِمْ وَ ذُرِّیّٰتِھِمْ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ* سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ﴾ (الرعد:۲۲، ۲۴)

''اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

‘اور نماز پڑھتے ہیں‘ اور جو (مال) ہم نے انکو دیا ہے‘ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں‘ اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں‘ یہی لوگ ہیں جن کیلئے عاقبت کا گھر ہے‘ ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہونگے اور فرشتے ہر دروازے سے انکے پاس آئیں گے (کہیں گے) تم پر رحمت ہو یہ تمہارے صبر کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر کیا خوب ہے۔‘‘

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالاَبْصَارُ﴾[النور:۳۷]

’’وہ ایسے لوگ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں، ان کو اللہ کی یاد کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ کوئی سوداگری روکتی ہے اور نہ خرید وفروخت۔ ان کو اس دن کا خوف لگا رہتا ہے جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے۔‘‘

فضائل نماز حدیث کی روشنی میں

نماز اسلام کا رکن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اسلام کی بنیادیں (ارکان) پانچ ہیں: ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ② نماز قائم کرنا ③ زکوۃ ادا کرنا ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ بیت اللہ کا حج کرنا (اگر استطاعت حاصل ہو جائے) [بخاری(۸)ومسلم(۱۶)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز قیامت سب سے پہلا سوال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ۔ فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ لَهٗ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ لَهٗ سَائِرُ عَمَلِهٖ))

«« بندے (کے حقوق اللہ) کے حساب کے وقت پہلا حساب نماز کا ہوگا، اگر وہ صحیح ہوئی تو اس کے باقی عمل بھی درست ہوں گے اور اگر یہی درست نہ ہوئی تو اس کے باقی اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔'' [سنن نسائی(٤٦٦)]

گناہوں کے کفارے کے لیے بہترین چیز نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا))

'' دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا گیا نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

[جامع ترمذی، (٢٨٦٨)والبخاری(٥٢٨٨)]

سات سال کے بچے کو نماز کا حکم دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مُرُوا أَوْلاَدَكُمْ بِالصَّلاَةِ وَهُمْ أَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))

[ابوداود ۱/ ۷۷]

''جب بچہ سات سال کا ہو جائے، تو اسے نماز کی تلقین کرو، اور جب دس سال کا ہو جائے، تو اسے مار کر پڑھاؤ اور دس سال کی عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو ایک ساتھ نہ لیٹنے پائیں۔''

نماز کے ذریعہ سکون

''سیدنا سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«يَا بِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا»

''اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔''

أبوداود، الأدب، باب فی الصلاة العتمة: (٤٩٨٥) صحيح

ایک انصاری صحابی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ پانی لاؤ میں نماز پڑھ کر سکون حاصل کروں سننے والوں کو تعجب ہوا تو اس نے فرمایا یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال ا کو فرمایا تھا:

((قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بَالصَّلٰوةِ))

''اے بلال اٹھو ہمیں نماز کے ذریعہ سکون پہنچاؤ۔''

ابوداؤد، الصلوة (٤٩٨٦). حسن صحيح

نمازی سے اللہ کا خوش ہونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمِيعِ»

بلاشبہ اللہ تعالیٰ باجماعت نماز (پڑھنے والوں) سے خوش ہوتے ہیں۔''

مسند أحمد (٦/ ١٢٥) والصحيحة (١٦٥٢)

نمازی اللہ کی حفاظت میں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَمَنْ أَخْفَرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ لِوَجْهِهِ»

''جس شخص نے صبح (کی نماز) باجماعت ادا کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری (حفاظت) میں ہے سو جس نے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری توڑی تو وہ اسے (دوزخ کی) آگ میں اوندھا ڈال دیں گے۔''

مجمع الزوائد ، الصلوة، باب فی صلاة العشاء الآخرة والصبح فی جماعة (٢/ ٤١) صحيح

نماز اللہ اور بندے کے درمیان رابطہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ».

یقیناً جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔''

بخاری، الصلاة(٤١٧)

چالیس دن باجماعت کا نمازی کو دو انعام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ))

''جس نے ۴۰ دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔''

ترمذی، الصلاة، باب فی فضل التکبیر الاولی (۲٤۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ»

تمھاری دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہیں اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک (اور دل کا سکون) ہے۔''

احمد (۲/ ۱۲۸) والحاکم (۲/ ۱٦۰) صحیح الجامع الصغیر (۳۱۲٤)

معلوم ہوا نماز انسان کو راحت، سکون واطمینان بخشتی ہے

نماز تمام مشکلات کا حل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

«إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى»

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو آپ نماز پڑھتے۔''

ابوداود، الصلاة (۳۱۹، صحیح ابوداود (۱/ ۲٦۱)

نماز قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِن رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ»

''بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''

مسلم، الصلاة، باب ما يقال فی الركوع والسجود (٤٨٢) أبوداود (٨٧٥)

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

«وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ».

''اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

بخاری، الرقاق، باب التواضع (٦٥٠١)

نماز نجات کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''جس نے ان (نمازوں) کی حفاظت (پابندی) کی تو یہ (نمازیں) اس کے لیے نور، دلیل اور قیامت کے دن نجات ہوں گی''

مسند أحمد (٢/١٦٩) سنن الدارمی (٢٧٢١) شعب الإيمان للبيهقی (٢٨٢٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز آدمی کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں ایک دن باہر نکلے جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو پتے گرنے لگے (راوی) کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ''اے ابوذر'' میں نے عرض کیا حاضر اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ»

''یقیناً مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے اور مقصود اللہ کی خوشنودی ہوتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔''

مسند أحمد (٥/ ١٧٩/ رقم ٢١٥٥٧) اس کو شیخ شعیب الأرنووط نے حسن لغیرہ کہا ہے

نماز پتوں کے گرنے کی طرح گناہ گرا دیتی ہے

حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی (شاخ) پکڑ کر اس کو حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے، پھر مجھ سے کہنے لگے اے ابوعثمان! تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا، کہ تم نے یہ کیوں کیا، میں نے کہا بتا دیجئے، ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا، میں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، تو آپ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر ایسے ہی کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ سلمان پوچھتے نہیں، کہ میں نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کیوں کیا، میں نے عرض کیا فرمایئے، آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں، جیسے یہ پتے گرتے ہیں، پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ تلاوت فرمائی۔''

[ابن کثیر ۱/ ۵۸٤]

گناہوں کا کفارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ».

''پانچ نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان نمازوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔''

مسلم، الطهارة، باب الصلوات الخمس (۲۳۳)

نماز نور ہے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلصَّلَاةُ نُوْرٌ».

''نماز نور ہے۔'' (جس کے ذریعے مومن روز قیامت روشنی حاصل کرے گا۔

مسلم، الطهارة، باب فضل الوضوء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۲۳)

اللہ کی بخشش کا وعدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ».

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں پس جس نے اچھا وضو کیا، ان کو خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا، ان کا رکوع پورا کیا تو اس نمازی کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔''

ابوداود، الصلاة، باب المحافظة على الصلوات (٤٢٥)

پانچ نمازیں اور پچاس کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شب معراج نبی کریم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھیں پھر پانچ نمازوں تک کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان ہوا کہ

«يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ»

''اے محمد! بلاشبہ میرے نزدیک قول کو تبدیل کرنا نہیں ہے (یعنی نمازیں پچاس ہی ہیں) اور تمھارے لیے ان پانچ نمازون کے بدلے پچاس کا ہی ثواب ہوگا۔''

الترمذی، الصلاة، باب كم فرض الله على عباده من الصلوات (٢١٣) صحيح الترمذی (١٧٦) أحمد (٣/ ١٦١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باجماعت نماز کی اہمیت

ایک نماز ستائیس گنا ثواب

ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))

''کہ بلا عذر شرعی، مسلمانوں کی جماعت سے الگ تھلگ اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز کے مقابلہ میں جماعت کی نماز ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

ترمذی، الصلاة، باب ماجاء فی فضل الجماعة (۲۱۵)

آدھی رات قیام کا ثواب

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ))

''جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کر لی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے آدھی رات قیام کر لیا''

مسلم، المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة (۲۵۶)

تارک نماز کا انجام قرآن کی روشنی میں

قرآنِ مجید کی سورت مدثر آیت ۴۳ میں ہے کہ جنتی لوگ جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں سے پوچھیں گے کہ تم کن اعمال کی بنا پر دوزخ میں ڈالے گئے ہو، تو وہ اپنے جرائم کی فہرست میں اس چیز کو نمایاں طور پر بیان کریں گے کہ:

﴿لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ بے نماز ضرور جہنم میں جائیں گے۔

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الروم:۳۱)

''اور نماز کو قائم رکھو، اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

﴿كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيْلاً اِنَّكُمْ مُجْرِمُوْنَ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ، وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُوْنَ﴾۔

''کھاؤ اور تھوڑا بہت فائدہ اٹھاؤ بیشک تم مجرم ہو، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے اور جب ان کو رکوع (نماز) کے لیے کہا جاتا ہے تو رکوع نہیں کرتے۔'' (یعنی نماز نہیں پڑھتے۔) (المرسلٰت:۲۸.۲۶)

تارک نماز کا انجام حدیث کی روشنی میں

بندے اور شرک وکفر کے درمیان فرق کرنے والی

نماز کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کفر کی نشانی بتائی گئی ہے۔ بے نماز انسان روز قیامت جہنم کے عذابوں سے دوچار ترک صلاۃ کی وجہ سے کیا جائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ))

''بندے اور شرک وکفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔''

[صحيح مسلم (۸۲)]

بے نماز کا حکم ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ:

((اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ۔ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ))

«« وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔'' [ترمذی (۲۶۲۱)]

بے نماز فرعون کا ساتھی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((اَنَّهٗ ذَکَرَ الصَّلٰوةَ یَوماً فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهٗ نُوراً وَّبُرْهَاناً وَّنَجَاةً یَومَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَکُنْ لَهٗ نُوْراً وَّلَا بُرْهَاناً وَّلَا نَجَاةً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَونَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلْفٍ))

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا، اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز پر محافظت کرے، تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گی۔ اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہو گی۔ اور نجات کا باعث ہو گی، اور جو شخص اس کی حفاظت نہ کرے گا اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہو گی، نہ حجت ہو گی اور نہ نجات کا ذریعہ، اور اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف جیسے کفار کے ساتھ ہو گا۔'' [مسند أحمد(۲/۱۶۹)]

بے نماز میدان محشر میں ذلت میں

﴿یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُونَ، خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ کَانُوا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُودِ وَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَالِمُونَ﴾ (القلم: ٤٢)

''جس دن پنڈلی کھولی جائے گی، اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے، ان کی آنکھیں ذلت وندامت کی وجہ سے نیچی ہونگی، اس لیے کہ یہ لوگ سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے، اور وہ صحیح سالم تھے یعنی اس پر قادر تھے۔''

حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ یہ آیت پانچوں نمازوں کے بارے میں اتری ہے جہاں اذان دی جاتی ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اذان سن کر نماز میں حاضر نہ ہو قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی اور مسلمان لوگ سجدہ کریں گے تو بے نماز کفار ومنافقین کی طرح سجدہ نہ کرسکیں گے، اور ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی۔

بے نماز ہلاکت میں

﴿كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلاً اِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ، وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ، وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لا يَرْكَعُون﴾(المرسلٰت:٤٨۔٤٦)

''کھاؤ اور تھوڑا بہت فائدہ اٹھاؤ بیشک تم مجرم ہو، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل ہے اور جب ان کو رکوع (نماز) کے لیے کہا جاتا ہے تو رکوع نہیں کرتے۔'' (نماز نہیں پڑھتے)

بے نماز اللہ کے ذمہ سے بری

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ» .

''میرے خلیل (آپ ﷺ) نے مجھے وصیت کی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمھارے ٹکڑے کر دیے جائیں اور جلا دیئے جائیں اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا پس جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑی تو بلاشبہ اس سے (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ ختم ہو گیا اور شراب (مئے) نوشی مت کرنا اس لیے کہ یہ ہر شر کی کنجی ہے۔

[ابن ماجه (٣٠٣٤)، التعليق الرغيب (١/ ١٩٥)و الإرواء (٢٠٨٦)]

نماز کی بد دعا پانے والا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر پڑھا اور اس کا وضو بھی اچھا نہ کیا اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع وسجدہ کو خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس طرح تجھے برباد کرے یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر (فرشتے) مار دیتے ہیں۔''

الترغيب والترهيب (١/ ٢٥٨) طبرانی فی الاوسط (٤/ ٨٦، ٣١١٩، حسن لشواهده .

بے نماز شیطان کا قیدی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے' تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے''' بہت لمبی رات ہے سو یارہ۔'' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر نماز پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ہوشیار اور پاکیزہ نفس ہو جاتا ہے' وگرنہ اس کی صبح اس عالم میں ہوتی ہے کہ وہ ناپاک دل اور سست ہوتا ہے۔''

صحیح بخاری، التهجد ، باب عقدالشیطان علی قافیه الراس اذالم یصل باللیل (۱۱٤۲) وصحیح مسلم (۷۷٦)

بے نماز اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نماز کے علاوہ اعمال میں سے کسی چیز کو چھوڑنا بھی کفر نہیں سمجھتے تھے۔ [ترمذی، الایمان (۲٦۲۲)]

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ: ''نماز چھوڑنے والے کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں''

[المؤطا لامام مالك (۷٤)]

بے نماز ائمہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے نزدیک بے نماز کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور نہ ہی اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ [غنیة الطالبین]

سید علی ہجویری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اس کا تارک ولی کو کجا نجات بھی نہیں پائے گا۔ [کشف المحجوب]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کیسی ہے...؟

ارشاد باری تعالی ہے:

((فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ))

''سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔''

(السجدة:١٧)

تمہیدی کلمات:

مؤمن کا ساری زندگی قانونِ الٰہی کی پاسداری کرنے، حکم الٰہی ماننے، منکرات سے بچنے اور اعمال سیئہ کو ترک کر کے اعمال صالحہ کو اپنانے کے پیچھے ایک ہی مقصد کارفرما ہے وہ ہے جنت کا حصول۔ جس جنت کے حصول کے لیے مؤمن اس قدر محنت ومشقت کرتا ہے اور اپنے خیالات وجذبات کو پابند خداوند کرتا ہے اس کے بارے معلومات کرنا کہ وہ کیا ہے تا کہ اس کو پانے میں مزید دھیان لگے اور اس کو پانے کے لیے اپنی ہر خواہش کو پس پشت ڈال سکے، بہت ضروری ہے۔ انسانی عقل جنت کی حقیقت کو سمجھنے میں قاصر ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کچھ وضاحت فرمائی ہے جسے ہم جنت کے متلاشیوں کے لیے ذکر کرتے ہیں۔

جنت کا تعارف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا :اللہ عزوجل نے فرمایا :میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا اس کی تصدیق اللہ تعالی کی کتاب میں موجود ہے:

((فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ))

''سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔'' (السجدة:١٧)صحيح مسلم (٢٨٢٤)

البتہ جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہوگا کہ جنت کس قدر عظیم الشان اور کس قدر نعمتوں سے لبریز اور وسیع ترین ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾(الدهر:٢٠)

''اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی عظیم الشان سلطنت کا سروسامان تمھیں نظر آئے گا۔''

١۔ (سلامتی والا گھر)

﴿وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾. [يونس:٢٥]

''اور اللہ تعالیٰ تمھیں دار السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے جسے وہ چاہتا ہے، سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔''

٢۔ (نعمتوں بھری جنتیں)

﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ﴾ . [الواقعة:۱۰۔۱۲]

''اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں نعمتوں بھری جنتوں میں رہیں گے۔''

۳۔ (سدا بہار جنتیں)

﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾ . [الكهف:۳۱]

''اہل ایمان کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور اطلس ودیبا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلی درجہ کی جائے قیام۔''

۴۔ (امن کی جگہ)

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ﴾ .

[الدخان:۵۱۔۵۲]

''بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔''

۵۔ (آخرت کا گھر)

﴿وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ .

[یوسف:۱۰۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔''

۶۔ (قرار کی جگہ)

﴿یَا قَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیَاةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَاِنَّ الْآخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ﴾. [المؤمن:۳۹]

''اے میری قوم کے لوگوں! یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ ہے۔ قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔''

۷۔ (متقی لوگوں کا گھر)

﴿وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَیْرًا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ﴾. [النحل:۳۰]

''جب متقی لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے تو وہ کہتے ہیں ''بہترین چیز اتری ہے۔'' ایسے نیک لوگوں کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ان کے لیے بہت ہی اچھا ہے کیا ہی اچھا ہے متقی لوگوں کا گھر (دارالمتقین)۔''

۸۔ (رہنے والے باغات) ہمیشہ کے باغات

﴿اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی نُزُلًا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾. [السجدة:۱۹]

''لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے باغات ہیں رہنے کے بطور مہمانی بدلے ان کے جو وہ عمل کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ (بہشت بریں)

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَئُوا کِتَابِیَهْ ۔ اِنِّی ظَنَنْتُ اَنِّی مُلَاقٍ حِسَابِیَهْ ۔ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۔ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۔ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ﴾ . [الحاقة:۱۹۔۲۴]

''پس جس شخص کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ تو کہے گا لو تم میرا نام اعمال پڑھو بلاشبہ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں، پس وہ پسندیدہ زندگی میں بہشت بریں میں ہو گا جس کے پھل قریب ہوں گے،(کہا جائے گا) تم کھاؤ اور پیو خوش رہو ان (نیک اعمال) کے بدلے جو تم نے گزشتہ ایام میں آگے بھیجے۔''

۱۰۔ (بہشت اعلیٰ)

﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ .

[المؤمنون:۱۰۔۱۲]

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہوں گے فردوس و بہشت اعلیٰ کے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات رحمہ اللہ نے فرمایا:

«فَإِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ وَ الْفِرْدَوْسُ أَعْلَی الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ»

''جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر رب رحمان کا عرش ہے پس جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا کرو۔''

[سنن الترمذی، ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة (۲۵۳۰)]

جنت کے درجات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾. (النساء:۹۵)

''اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہد کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔''

﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ﴾

''جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے، ان کے لیے بلند عمارتیں منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔'' (الزمر:۲۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم رحمہ اللہ نے فرمایا:

((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔‘‘ سنن الترمذی،صفة الجنة ونعیمها(۲۵۲۹)

جنت میں درجات اہل ایمان کی پختگی ، ثابت قدمی،خشیت الٰہی ،تعلق باللہ کے اعتبار سے ہوں گے جو انسان ایمان میں جس قدر مضبوط ہوگا اس کا درجہ اتنا اونچا اور شاندار ہوگا۔

سیدنا ابوسعید خدریt سے روایت ہے کہ رسول اللہ a نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ))

’’جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے تو یوں محسوس کریں گے جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔‘‘ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس بلند وبالا مقام پر انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور کون پہنچ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’کیوں نہیں ، پہنچیں گے ، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ درجے تو ان لوگوں کے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔‘‘ صحیح مسلم، الجنة وصفة نعیمها (۲۸۳۱)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا:

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

((فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ وَ الْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ))

''جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر رب رحمان کا عرش ہے پس جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا کرو۔''

سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة (۲۵۳۰)

جنت کے محلات ومکانات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: «مِنَ الْمَاءِ». قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: «لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ، لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ»

اے اللہ کے رسول ﷺ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''پانی سے'' ہم نے عرض کیا: جنت کسی چیز سے بنائی گئی ہے۔؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: '' اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے، ایک سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والی کستوری ہے، اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا، کبھی موت نہیں آئے گی، اہل جنت کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔''

سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة(٢٥٢٦)

جنت کے خیمے

اہل جنت کے لیے محلات کے علاوہ خیمے بھی ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِی الْخِيَامِ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾.

''جنتیوں کے لیے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کروگے۔'' (الرحمن:٧٢.٧٣)

سیدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

''بے شک مومن کے لیے جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی، اس خیمہ کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، مومن ان بیویوں کے پاس چکر لگاتا رہے گا، لیکن محل کی وسعت اور لمبائی کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔''

صحیح مسلم، الجنة وصفة نعیمها، باب فی صفة خیام الجنة (٢٨٣٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کی نہریں

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَّأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ وَ أَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ . ''پرہیز گارلوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں (مفرح، صحت افزا) جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لیے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں۔'' (محمد:۱۵)

سیدنا حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ»

''جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی جو جنتیوں کے محلات کی طرف جائیں گی۔''

سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة انهار الجنة(۲۵۷۱)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ» .

''کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

سنن الترمذی، التفسیر، باب فی تفسیر سورة الکوثر (۳۳۶۱)

جنت کے چشمے اور آبشاریں

اہل جنت کے لیے ہر دم رواں دواں پانی کے خوبصورت چشمے اور گنگناتی آبشاریں بھی ہوں گی۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ* عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ* تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ * یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ* خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ *وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ * عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ﴾. (المطففین:۲۲۔۲۸)

''یقیناً نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تر وتازگی محسوس کرو گے یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے جس پر مشک کی مہر ہو گی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے، اوراس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی (یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔''

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا * عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا﴾. (الدھر:۵۔۶)

''بیشک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی آمیزش کافور کی ہے جو ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے۔(جدھر چاہیں) اس کی نہریں نکال لے جائیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۞عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا﴾.

''(اہل جنت کو) وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ شراب (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام ''سلسبیل'' ہے۔'' (الدھر:۱۸.۱۷)

﴿فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ﴾ (الغاشیة:۱۲)

''جنت میں رواں دواں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔''

جنت کے درخت

جنت کی تزئین اور خوبصورتی کے لیے اس میں طرح طرح کے درخت ہوں گے اس میں پھل دار درخت بھی ہوں گے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِی ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا))

''جنت میں ایک درخت ہے کہ اگر اس کے سائے تلے گھوڑ سوار اور تضمیر شدہ تیز ترین گھوڑے پر سو سال تک بھی چلتا رہے تو تب بھی وہ اس درخت کو عبور نہیں کر سکتا۔''

صحیح البخاری، بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة(۳۲۵۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا فِی الْجَنَّةِ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ))

''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن الترمذی،صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة شجر الجنة (۲۵۲۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ))

''جس نے ''«سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ»» کہا تو اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔'' صحیح جامع الترمذی (۲۷۵۷/۳)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَزَعَ ثَمَرَةً مِنَ الْجَنَّةِ عَادَتْ مَكَانَهَا أُخْرٰى))

''جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔''

مجمع الزوائد (٤١٤١)

اہل جنت کے لیے خدام

اہل جنت کے لیے جنت میں ایسے کم سن خدام وغلمان بھی ہوں گے جو ہر وقت ان کی خدمت میں مصروف ومشغول ہوں گے، وہ انتہائی خوبصورت ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔

﴿وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُوْرًا * وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا * عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَّسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾. [الدهر:١٩-٢١]

''اہل جنت کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمھیں نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انھیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

''وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔'' السلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٦٨)

جنتی بیویاں اور حوریں

جیسے دنیا میں انسان کا بہترین سرمایہ نیک بیوی ہوتی ہے ایسے ہی جنت میں بھی اہل جنت کے لیے بہترین سرمایہ ان کی نیک بیویاں اور انعام میں دی گئی حوریں ہوں گی، جو بے مثال حسن و جمال والیاں، خوبصورت سرگیں آنکھوں والیاں، موتیوں کی طرح سفید اور شفاف رنگت والیاں.... اہل جنت جنت کی لذتیں انہی کی رفاقت میں محسوس کریں گے۔

﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ﴾ (الزخرف:٧٠)

''داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمھاری بیویاں (جنت میں) تمھیں خوش کر دیا جائے گا۔''

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ (الرحمن:٧٠-٧١)

''جنت میں (اہل جنت کے لیے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۞ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ﴾

''اہل جنت کے پاس شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر نرم ونازک گویا کہ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔'' (الصافات: ٤٨.٤٩)

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۞ فَبِأَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

''حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' (الرحمن:٧٢.٧٣)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلأَتْهُ رِيحًا))

'' اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لیے) جھانک لے تو مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا کو خوشبو سے معطر کر دے۔''

صحيح البخاری، الجهاد، باب الحورالعين (٢٧٩٦)

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا))

'' ہر آدمی کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے ہو گی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔'' سنن الترمذی، أبواب الجنة، (٢٥٣٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

''جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔''

صحيح البخاري، الجهاد (٢٧٩٦)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَن يُّفَارِقَكِ إِلَيْنَا))

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لیے تیرے پاس ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔''

سنن ابن ماجه للألبانی (١٦٣٨)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے بعض عورتیں (دنیا میں) دو، تین، چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کرتی ہے اور مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاتیں ہیں اور وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا شخص اس کا شوہر بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ یقیناً اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔ عورت اللہ تعالیٰ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزارش کرے گی۔ اے میرے رب! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اخلاق سے پیش آیا لہٰذا اسے میرے ساتھ بیاہ دے۔'' اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں پر سبقت لے گیا۔''

المعجم الکبیر (۸۷۰)

جنت میں حوریں اپنے شوہروں کے لیے گیت گائیں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اہل جنت کی بیویاں (حوریں) اپنے خاوندوں کو خوش کرنے کے لیے گائیں گی اور ایسی خوبصورت آواز کے ساتھ گائیں گی کہ کسی نے ایسی آواز (اس سے پہلے کبھی نہ) سنی ہوگی۔ ان کے گیت کے بول یوں ہوں گے:

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يَمُتْنَهُ

نَحْنُ الآمِنَاتُ فَلَا يَخُفْنَهُ

نَحنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَهُ

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمیں موت نہیں آئے گی ہم امن وسکون فراہم کرنے والی ہیں ہم سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں، ہم ساتھ نبھانے والی ہیں (اپنے دلداروں سے) کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔''

المعجم الصغیر للطبرانی (۷۳٤) وصحیح الجامع الصغیر (۱۵٦۱)

اہل جنت کے اوصاف

۱.....دل کینہ وبغض سے پاک

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾

''جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔'' (الاعراف:٤٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲.....ہمہ وقت ہشاش بشاش

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ، لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ، فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ﴾.

''کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے، عالیشان جنت میں۔''(الغاشیة: ۸.۱۰)

۳.....قد ساٹھ ہاتھ اور شکل سیدنا آدم علیہ السلام کی سی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((«فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلْ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ))

''جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ سیدنا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔(شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتی کہ موجودہ قد پر آ گئے۔''

صحيح مسلم، الجنة وصفة نعيمها (۲۸٤۱)

۴.....ہمیشہ جوان، صحت مند اور عمر تینتیس سال

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً»

''اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم بالوں سے صاف ہوں گے، مسیں بھیگ رہی ہوں گی مگر داڑھی نہ نکلی ہوگی، گورے چٹے (خوبصورت ودلکش حسین شکلوں والے) ہوں گے، گھنے ہوئے جسموں والے، آنکھیں سرگیں (اور نشیلی) ہوں گی سب کی عمریں ۳۳ سال ہوگی۔''

سنن الترمذی، أبواب صفة الجنة، باب ماجاء فی سن اهل الجنة (۲٥٤٥)

۵.....نیند کی حاجت سے بیزار

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ))

''نیند موت کی بہن ہے لہٰذا اہل جنت کو نیند نہیں آئے گی۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٨٧)

٦.....ڈکار اور پسینہ سے کھانا ہضم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ))

''اہل جنت کو ڈکار اور پسینہ آئیں گے جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا۔''

صحيح مسلم، الجنة (٢٨٣٥)

٧.....خواہش کی تکمیل فی الفور

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِي»

''مومن اگر جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا۔''

سنن ابن ماجه، الزهد، باب صفة الجنة (٢/٣٥٠٠)

٨.....دیدار الٰہی کی عظیم نعمت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا، أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ))

''جب اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: تمھیں کوئی اور چیز چاہیے۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟، کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟، کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی؟ (اور کیا چاہیے) پھر اچانک اللہ تعالیٰ حجاب اٹھائیں گے۔ (جو اللہ اور جنتیوں کے درمیان حائل تھا) تو جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیے گئے ہوں گے۔''

صحیح مسلم، الإیمان، باب إثبات رؤیة فی الآخرة ربهم سبحانه وتعالی (۱۸۰.۱۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَإِنَّكَ مَفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ يَا مُحَمَّدُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاوُهُ عَنِ النَّاسِ))

''حضرت سھل بن سعد رضی اللہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اے محمد! جی لو جو جینا ہے یقیناً آپ فوت ہونے والے ہیں، جس سے چاہیں محبت کرلیں یقیناً آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں، جو چاہیں عمل کریں یقیناً آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا، پھر کہا اے محمد! مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔''

المستدرك على الصحيحين ، الرقاق، ٧٩٢١، الصحيحة :٨٣١ ، المعجم الاوسط ٤٢٧٨ (التعليق -من تلخيص الذهبى) ٧٩٢١- صحيح

تمہیدی کلمات

اس حدیث مبارکہ میں سید الملائکہ یعنی جبرائیل علیہ السلام نے سید الأنبیاء جناب محمد ﷺ کو تین نصیحتیں اور ایک خیر کی بات بتائی ہے، تین نصیحتیں یہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ

اے محمد! جی لو جو جینا ہے یقیناً آپ فوت ہونے والے ہیں

وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ

جس سے چاہیں محبت کرلیں یقیناً آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں

وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ

جو چاہیں عمل کریں یقیناً آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا

آج کے خطبہ میں ہم انہی نصیحتوں پر بات کریں گے۔

جی لو جو جینا ہے آخر موت ہے

جبرائیل علیہ السلام نے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ زندگی فانی ہے لہذا آخرت کی فکر کریں کو جو باقی رہنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی یہی بات رسول کریم ﷺ سے فرمائی ہے:

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ الزمر:۳۰۔

بے شک آپ فوت ہونے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔

جو اس دنیا سے دل لگا بیٹھے ہیں جنہیں یہ میٹھی لگتی ہے اور یہاں رہنا اچھا لگتا ہے اور وہ موت کو پسند نہیں کرتے ہیں موت سے بھاگتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمھیں پا لے گی، خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔ النساء ۷۸۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

بلاشبہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو، سو یقیناً وہ تم سے ملنے والی ہے، پھر تم ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاو گے تو وہ تمھیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

الجمعة:۸۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ اَشْرَكُوا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُعَمَّرَ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ البقرة :۹۸۔

''ان کا (ہر) ایک چاہتا ہے کاش! اسے ہزار سال عمر دی جائے، حالانکہ یہ اسے عذاب سے بچانے والا نہیں کہ اسے لمبی عمر دی جائے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کے فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان کی روح قبض کرنے کے لیے) بھیجا گیا، جب وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کی:

اَرْسَلْتَنِی إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ المَوْت

تو نے مجھے جس بندے کی طرف بھیجا ہے وہ مرنا نہیں چاہتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ))

''دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی بیل کی پشت پر ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھیں۔ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اتنے سال عمر (مزید) مل جائے"۔

(ملک الموت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یہ پیغام پہنچایا)۔آپ علیہ السلام نے فرمایا:

أَیْ رَبِّ! ثُمَّ مَاذَا؟

"اے اللہ! اس کے بعد کیا ہوگا؟"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ المَوْتُ

"پھر موت آ جائے گی"۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

فَالآن

"تب وہی ٹھیک ہے۔"

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی:

فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ یُدْنِیَهُ مِنَ الاَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ

کہ آپ کو ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے جتنی دور پتھر ہوسکتا ہے (اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست قبول فرمائی اور ارضِ مقدس کے قریب وفات دی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِیقِ، عِنْدَ الكَثِیبِ الاَحْمَرِ

"اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو آپ کی قبر مبارک دکھا دیتا جو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا اور کہا: اپنے ربّ کے پاس چلیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی''۔

صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء، باب وفاق موسٰی و ذکر (٣٤٠٧). صحیح ابن حبان (٨/ ٣٨) (٦١٩٠) و مسلم (٢٣٧٢) و احمد (٧٦٥٠)

آخر وہ دن آ ہی گیا' بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری میں سوموار کے دن چاشت کے وقت پیش آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال چار دن ہو چکی تھی۔

حضرت عائشہ r فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت ابو بکرا (مدینے کی بالائی جانب) مقام سنح پر تھے تو عمرt کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی عمرt سمجھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی لوگوں کے ہاتھ اور ٹانگیں کاٹ ڈالیں گے۔

اتنے میں حضرت ابو بکرt بھی تشریف لائے اور سیدھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں ہی تشریف لے گئے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے چادر ہٹائی (دیکھا کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں) تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور فرمایا:

((بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا یُذِیقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَیْنِ أَبَدًا))

''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی زندگی اور موت دونوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو دفعہ موت کبھی بھی نہیں دے گا۔''

یعنی جو موت آپ ﷺ پر لکھی ہوئی تھی وہ آ چکی ہے اب آپ ﷺ فوت ہونے کے بعد زندہ ہو کر دوبارہ نہیں مریں گے۔ پھر حضرت ابو بکرا حجرہ سے باہر نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا اے قسمیں کھانے والے شخص (عمر) ٹھہر جاؤ پھر جب حضرت ابو بکرا نے خطبہ دیا تو عمرا خاموش ہو کر بیٹھ گئے ابو بکرا نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا:

((أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ))

''تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔''

(پھر یہ آیات تلاوت کیں)

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ (الزمر:۳۰)

''(اے محمد) آپ بھی فوت ہونگے اور یہ لوگ بھی۔''

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ آل عمران(۳/ ۱٤٤)

''اور محمد (ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاؤں پھر جاؤ (یعنی مرتد ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔''

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ میں نے جونہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا انتہائی متحیر اور دہشت زدہ ہو کر رہ گیا پاؤں میں کھڑا رہنے کی سکت نہ رہی اور اس آیت کی تلاوت سن کر زمین پر گر پڑا کیونکہ میں جان گیا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہو چکی ہے۔
لوگ (ابو بکر t کا خطاب سن کر) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

بخاری، المناقب، فضائل ابو بکر ا(٣٦٦٧)والمغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته(٤٤٥٤)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک دن میں اور میری والدہ گارے سے کسی چیز کو یعنی اپنے مکان کی دیواروں یا چھت کو لیپ پوت رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہماری طرف ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے (یعنی یہ لیپ پوت کس وجہ سے ہو رہی ہے؟) میں نے عرض کیا کہ اس چیز (یعنی دیواروں یا چھت) کی درستی و مرمت کر رہے ہیں (یا اس کو اس لئے لیپ پوت رہے ہیں تا کہ اس میں پختگی آجائے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امر، (موت) اس سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے۔''

ابو داود، الأدب، باب ما جاء فی البناء (٥٢٣٥) وترمذی(٢٣٣٥)صحیح

جس سے چاہو محبت کرو آخر اس سے جدا ہونا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے بھی آپ کی محبت ہوگی اس سے آپ جداہوجائیں گے یاوہ آپ سے جداہوجائے گا،وہ اگرکوئی انسان ہے تب یادنیا کی کوئی اور چیز ہے تب جدائی لازم ہے وصال ہمیشہ نہیں ہے

حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

((دَخَلْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَدْ آنَ لَكَ اَنْ تَزُورَنَا، فقال: اَقُولُ يَا اُمَّهْ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا، قَالَ فَقَالَتْ دَعُونَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هَذِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ اَخْبِرِينَا بِاَعْجَبِ شَيْءٍ رَاَيْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي، قَالَ يَا عَائِشَةُ ذَرِينِي اَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَاُحِبُّ قُرْبَكَ، وَاُحِبُّ مَا سَرَّكَ، قَالَتْ فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ حِجْرَهُ، قَالَتْ ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ لِحْيَتَهُ، قَالَتْ ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ الْاَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَاَهُ يَبْكِي، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ؟، قَالَ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

صحيح ابن حبان: ٦٢٠، الصحيحة ٦٨۔

''میں اورعبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے کہا کہ ہم سے ملنے کا وقت آگیا ہے ؟ کہتے ہیں میں نے کہا اے اماں جان !کم ملنے سے محبت زیادہوتی ہے۔۔۔ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمیر کہنے لگے نبی سے جو آپ نے قابل تعجب چیز دیکھی ہے وہ بیان کریں۔راوی کہتے ہیں کہ وہ خاموش ہوگئیں پھر کہنے لگیں ایک رات آپ نے فرمایا:اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے چھوڑ دورات میں اللہ کی عبادت میں گزارنا چاہتا ہوں،تو میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ کا قرب پسند کرتی ہوں اور آپ کی پسند مجھے محبوب ہے،کہتی ہیں کہ آپ کھڑے ہوئے وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی،کہتی ہیں کہ آپ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی گود تر ہوگئی،کہتی ہیں کہ پھر رونے لگے اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ ڈاڑھی تر ہوگئی،کہتی ہیں پھر رونے لگے اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ زمین تر ہوگئی۔پھر جب بلال نماز کی اطلاع دینے آئے تو آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے آپ کیوں رو رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں''

اللہ کا فرمان ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ، الزمر:۹۔

''(کیا یہ بہتر ہے) یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے،آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟ کہہ دے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقلوں والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کوایسے عمل سے محبت کرنی چاہیے جواللہ کی محبت کے قریب کردے اوراسے اپنی موت ہمیشہ یادرکھنی چاہیے کہ تاکہ نیکی کے تمام اعمال میں حسن پیداہوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے:

اذْكُرِ الموت فی صلاتك، فإنَّ الرَّجُلَ إذا ذكر الموت فی صلاته لَحَرِیٌّ ان یُحْسِنَ صلاتَه، وَصَلِّ صلاةَ رَجُلٍ لا یَظُنُّ اَنَّهُ یُصَلِّی صلاةً غیرَهَا -- الصّحیحة۱۴۲۱، ۲۸۳۹،

''موت اپنی نماز میں یادرکھو، کیونکہ آدمی جب موت کواپنی نماز میں یادرکھے گاتو پھراپنی نماز کواچھے انداز سے اداکرے گا،اورایسے شخص کی طرح نماز اداکریں گے جسے اس کے سوانماز اداکرنے کی امیدنہ ہو۔''

عمل کروتمہیں اس کابدلہ دیاجائے گا

ارشاد باری ہے:

﴿مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾

''جوشخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔'' (سورة القصص:٨٤)

﴿مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (سورة الانعام:١٦٠)

''جوشخص نیک کام کرے گا اس کواس کا دس گنا(زیادہ بدلہ) ملے گا۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَرَهُ، وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَرَهُ)) (الزلزلة:٧۔٨۔

پھرجس نے ذرہ برابرنیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا،اورجس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

((يا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ))مسلم: ٢٥٧٧۔

''اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں کہ جنہیں میں تمہارے لئے اکٹھا کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بہتر بدلہ نہ پائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے''

قرآن مقدس میں ارشاد ہے:

افَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ

کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔؟

ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہر ایک اپنے عمل کا بدلہ پائے گا فرمان الٰہی ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ فصلت:٤٦۔

''جس نے نیک عمل کیا سو اپنے لیے اور جس نے برائی کی سو اسی پر ہو گی اور تیرا رب اپنے بندوں پر ہرگز کوئی ظلم کرنے والا نہیں۔''

﴿إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (سورة الاعراف:٥٦)

''بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔''

نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ (هود:١١٤)

''دن کے دونوں سروں (یعنی صبح وشام) میں نماز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاء ُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء ُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ)) الفتح:٢٩۔

محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔

((إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْئًا وَاَقْوَمُ قِيلًا)) المزمل:٦۔

بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے۔

حضرت جابرؓ سے ہے وہ کہتے ہیں:

((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

''جس نے رات کو کثرت سے نماز (نفل) پڑھی اس کا چہرہ دن کو خوبصورت ہوگا۔''

سنن ابن ماجة:١٣٣٣۔وَالصَّحِيحُ اَنَّهُ مَوْقُوفٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی اک طویل حدیث میں ہے کہ:

حَتَّى إِذَا اَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَمَرَ اللَّهُ المَلَائِكَةَ: اَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَأْكُلَ اَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا اَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّار

بخاری، الاذان، باب فضل السجود ٨٠٦، ومسلم: ١٨٢۔

''یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لیئے جائیں، پس فرشتے انہیں نکال لیں گے اور فرشتے انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کردیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

((إن الله ليضحك إلى رجلين:رجل قام فى ليلة باردة من فراشه ولحافه ودثاره فتوضا ، ثم قام إلى الصلاة ، فيقول الله عز وجل لملائكته ما حمل عبدى هذا على ما صنع ؟ فيقولون ربنا رجاء ما عندك ، وشفقة مما عندك، فيقول فإنى قد اعطيته ما رجا وآمنته مما يخاف)) صحيح الترغيب: ٦٣٠۔

''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنستے (خوش ہوتے) ہیں، ایک وہ شخص جو سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سردی کی رات اپنے بستر سے اٹھا، وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، تو اللہ عزوجل فرشتوں سے کہتے ہیں میرے اس بندے کو اس کام پر کس نے ابھارا ہے ؟ تو وہ جواب میں کہتے ہیں، جو تیرے پاس ہے اس کی امید نے ،اور تیرے خوف سے ۔تو اللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے اسے وہ چیز عطا کر دی ہے جس کی وہ امید لیے بیٹھا ہے اور اسے میں نے خوف سے امن عطا کر دیا ہے۔''

رات کی نماز کو، نمازِ تہجد، قیام اللیل، نفلی نماز اور نمازِ تراویح کا نام دیا جاتا ہے۔حضرت بلال t بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَ فَهْمَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ))

''تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے قربِ الٰہی کا سبب ہے اور گناہوں کے دور ہونے کا سبب ہے اور یہ گناہوں سے باز رکھنے والا ہے''۔

ترمذی، الدعوات، باب فی دعا النبی ﷺ (۳۵٤۹) و ابن خزیمة (۱۳۵) والطبرانی فی الکبیر (۸/ ۱۰۹) صحیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی امید سے قیام رمضان (نماز تراویح) میں شرکت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، الصوم، باب الترغیب فی قیام رمضان وما جاء فیه من الفضل (۸۰۸) ومسلم (۷۵۹) وابوداؤد (۱۳۷۱)

مومن کا غلبہ اور قوت لوگوں سے بے نیازی میں ہے

لوگوں سے سوال کرنا، اور ہاتھ پھیلانا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے شریعت اسلامیہ نے اس کی بہت مذمت کی ہے کہ ایسے لوگ جب کل قیامت کے دن رب کے حضور پیش ہوں گے تو ان کے چہروں پر گوشت تک نہیں ہوگا اور دنیا میں اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ معاشرے سے احترام ایسے لوگوں کا اٹھ جاتا ہے ہر ایک ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر دنیا اور آخرت دونوں کی عزت چاہتے ہیں اور اللہ اور لوگوں کا محبوب بننا چاہتے ہیں کہ تو اس کے لیے رسول اللہ نے ایک بہترین نسخہ بیان فرمایا ہے:

((اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)) ابن ماجه ٤١٠٢۔صحيح

''دنیا سے بے رغبتی کر اللہ تجھ سے محبت کریں گے۔ جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔''

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ بِهِ

''وہ کامیاب ہے جسے اسلام کی رہنمائی ملی، اور اس کی گزران برابر برابر ہے، اور وہ اس پر قناعت کرتا ہے۔''

مستدرك حاكم:٧١٤٤صحيح

ترمذی کی روایت میں ہے کہ:

((طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَنَع))

'' اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی رہنمائی مل گئی ،اوراس کی گزران برابر برابر ہے'' اوروہ اس پرقناعت کرتا ہے۔''

جامع ترمذی :۲۳٤۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام حدیث اور حفاظت حدیث

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾

(النجم:1تا4)

''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے، کہ تمہارا ساتھی نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط راستے پر چلا ہے۔اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔وہ تو وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

تمہیدی کلمات:

شریعت دو چیزوں کا مجموعہ ہے قرآن اور حدیث دونو ں صراط مستقیم ہیں دونوں کے دامن سے وابستہ ہونا ضروری ہے وگرنہ گمراہی ہی گمراہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ المؤطا:٣۔

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے :اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔''

آج کے اس خطبہ میں ہم مقام حدیث اور حفاظت حدیث پر گفتگو کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔

حدیث منزل من اللہ ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾ (النجم:1تا4)

''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے، کہ تمہارا ساتھی نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط راستے پر چلا ہے۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

۲۔ ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ النحل: (44)

''اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

۳۔ ﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ (النساء :113)

''اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی، اور تجھے وہ کچھ سکھایا جو تو نہیں جانتا تھا، اور اللہ کا فضل تجھ پر ہمیشہ سے بہت بڑا ہے۔''

۴۔ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:

لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُوتَشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو بدن کو گودتی ہیں اور گودواتی ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہرے کے بال اکھڑواتی ہیں حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کراتی ہیں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں

بنی اسد کی ایک عورت کو جس کا نام ام یعقوب تھا یہ خبر ملی تو وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے اس طرح لعنت کی ہے تو انہوں نے کہا

وَمَا لِي أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ: لَءِ نْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ٧) ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ، قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُهَا

میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے اس عورت نے کہا کہ میں نے اس کو پڑھ لیا ہے جو دو لوحوں کے درمیان ہے (یعنی پورا قرآن پڑھا ہے) لیکن جو تم کہتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں پایا تو انہوں نے کہا کہ اگر تو پڑھتی تو ضرور اس میں پاتی کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ رسول جو کچھ تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے روکے باز آ جاؤ، اس نے کہا ہاں! عبداللہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اس عورت نے کہا کہ تمہاری بیوی ایسا کرتی ہے انہوں نے کہا جا کر دیکھ آ، چنانچہ وہ گئی اور دیکھا تو کچھ نہ پایا عبداللہ نے کہا کہ اگر وہ ایسا کرتی تو میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نہ رہتی۔

بخاری، تَفْسِیر القُرْآن، بَابُ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ) (الحشر: ۷): ۴۸۸۶

۵۔ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ کے یہود سے یہ معاہدہ کیا کہ تم ہمارے خلاف نہیں لڑو گے اور ہم تمہارے ساتھ نہیں لڑیں گے لیکن جب انہوں نے قریش کے اکسانے پر معاہدہ توڑا تو نبی ﷺ ان کی طرف نکلے ان کو جلاوطن کیا اس وقت ان کے باغات کاٹے گئے تھے اور انہیں صرف اتنی اجازت تھی کہ اپنے ساتھ جتنا سامان اٹھا سکتے ہو لے جاؤ اس سے زائد نہیں لے جا سکتے۔

﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَاءِ مَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ (الحشر:۵)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه

صحيح الجامع الصغير: ۳۴۰۶۔ ۲۰۹۲۱

''خبردار! یقیناً مجھے کتاب دی گئی ہے اور اسکی مثل (حدیث) دی گئی ہے۔''

حدیث بھی کتاب اللہ ہے:

ابو ہریرہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الخَصْمُ الآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ، وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الوَلِيدَةُ وَالغَنَمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَتْ

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجئے دوسرے فریق نے بھی جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہا ہاں ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ عرض کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کر اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں مزدوری کرتا تھا اس کی بیوی نے اس سے زنا کیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم واجب ہے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا پھر میں علم والوں سے پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور سال کے لیے جلا وطن ہونا پڑے گا اور اس عورت کو سنگسار کیا جانا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا لونڈی اور بکریاں تو تجھے واپس کی جاتی ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہونا' پڑے گا اور اے انیس تم کل اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کردو دوسرے دن صبح کو وہ اس عورت کے پاس گئے تو اس عورت نے اقرار کرلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سنگسار کیے جانے کا حکم دیا تو اس عورت کو سنگسار کیا گیا۔''

بخاری، الشُّرُوط، بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِی لاَ تَحِلُّ فِی الحُدُودِ: ۲۷۲۴

حدیث کی حیثیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء :150تا152)

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول میں تفریق کریں، اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ تلاش کریں۔ یہی لوگ حقیقی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انہوں نے ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کی یہی لوگ ہیں جنہیں وہ عنقریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجر دے گا اور اللہ ہمیشہ سے بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

۲۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا﴾ (النساء:61)

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے منہ موڑتے ہیں، صاف منہ موڑنا۔''

۳۔ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:63)

''وہ لوگ جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ آپہنچے، یا انہیں دردناک عذاب آپہنچے۔''

۴۔ ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا﴾ (الطلاق:8.9)

''کتنی ہی بستیاں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں حکم سے سرکشی کی، تو ہم نے ان کا محاسبہ کیا بہت سخت محاسبہ اور انہیں سزا دی، ایسی سزا جو دیکھنے سننے میں نہ آئی تھی۔ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ تھا''

نبی ﷺ حاکم ہیں:

۱۔ آپ ﷺ کے وہ فیصلے جو آپ نے صادر فرمائے ان کا ذکر حدیث میں ہی ملتا ہے جو آپ کے فیصلوں کو نہ مانے وہ مومن نہیں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء :٦٥)

'' تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اُس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اُس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

۲۔وہ فیصلہ کیا تھا؟

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ:

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الحَرَّةِ، الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ المَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ؟ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: أَسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ، فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء : ٦٥)

ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حرہ کی نہر کے متعلق جھگڑا کیا، جس سے اپنی کھجوروں کو سیراب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے، انصاری نے کہا کہ پانی آنے دو، (لیکن زبیر نے انکار کر دیا) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مقدمہ پیش ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ اے زبیر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کو سیراب کر لے پھر پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دے، انصاری کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے بیٹے ہیں نا۔ یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ پھر فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ پانی روک لو۔ یہاں تک کہ دیوار تک نہ پہنچ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ میں گمان کرتا ہوں، کہ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی، (فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) النساء ٦٥) قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ وہ لوگ مومن نہ ہوں گے، جب تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مقدمہ میں حکم (فیصلہ کرنیوالا) نہ بنائیں۔

بخاری، المُسَاقَاة، بَابُ سَكْرِ الأَنْهَارِ، ⑨⑤③②،

۳۔ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ (الاحزاب:36)

''اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو یقیناً وہ گمراہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا، واضح گمراہ ہونا۔''

حدیث کا تعلق قرآن کے ساتھ:

اہل زبان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی قرآن فہمی کیلیے حدیث کی ضرورت پڑتی تھی۔

۱۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا﴾ (الأنعام: ٨٢) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ﴾ (لقمان: ١٣) لَظُلْمٌ عَظِيمٌ))

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر یہ بہت شاق گزرا اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم میں سے کس نے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ نہیں جیسا کہ تم گمان کرتے ہو، وہ تو صرف یہ ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ بنا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

بخاری، اسْتِتَابَةِ المُرْتَدِّينَ وَالمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ، بَابُ مَا جَاءَ فِي المُتَأَوِّلِينَ:٣٩٣٧۔

۲۔ یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَاةِ، إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ) تم پر کوئی حرج نہیں کہ اگر تم نماز میں قصر کرو شرط یہ ہے کہ تمہیں کافروں سے فتنہ کا ڈر ہو اور اب تو لوگ امن میں ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے تو تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرو۔ (یعنی قصر نماز پڑھو)

مسلم، صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا: ۶۸۶-۶

۳۔ حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ﴾ (البقرة: ۱۸۷) مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ قَالَ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالآخَرُ أَسْوَدُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ۔ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ (یعنی کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھاگہ سیاہ دھاگے سے۔ اس سے مراد ہے کہ رات کی تاریکی چلی جائے اور صبح کی سفیدی نمودار ہو جائے) چنانچہ میں نے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کچھ کہا لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

ترمذی، تَفْسِير الْقُرْآن، بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ، ①⑦⑨②، صحيح

قرآن وحدیث کا باہمی ربط:

١۔ ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ (التوبة:36)

''بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔''

ان چار ماہ کا ذکر قرآن میں اجمالاً ہے ان میں لڑائی جھگڑے کی ممانعت فرمائی گئی

ہے لیکن قرآن میں بارہ مہینوں کے نام نہیں ہیں یہ تذکرہ احادیث میں ہی ملتا ہے۔

٢۔ ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾

''اگر تم جنبی ہو تو غسل کرلو، اگر تم بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاؤتو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔'' (المائدۃ:٦)

نماز کا حکم ہجرت سے پہلے بارہ نبوت کو معراج کے موقع پر مل چکا تھا وضوء کا طریقہ بھی اس وقت بتایا گیا چنانچہ آٹھ سال نماز ادا ہوتی رہی اور باوضو ہوتی رہی جب کہ آیت چھ ہجری کو آٹھ سال بعد مدینے میں نازل ہوئی اور اس نے پیغمبر ﷺ کے طریقے کی تائید فرمائی اگر حدیث حجت نہ اس کی کوئی اہمیت نہ تھی تو وضو کیوں کیا گیا؟

حدیث قرآن کا بیان ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل: 44)

''اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کردے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

ا۔ اگر حدیث حجت نہیں تو اللہ کے رسول کی اطاعت کا کیا مطلب:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران:32.31)

''کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:7)

''اوررسول تمہیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔''

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:33)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل مت کرو۔''

۲۔اگر حجت نہیں تو رسول ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت کیوں؟

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾ (النساء:80)

''جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

۳۔اگر حدیث وسنت حجت نہیں تو نبی ﷺ کا اسوہ کامل نمونہ کیوں؟

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب:21)

''بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔''

۴۔اگر حجت نہیں تو مخالفت پر وعید کیوں؟

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَائَتْ مَصِيرًا﴾ (النساء:115)

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کے اس کے لیے ہدایت خوب واضح ہوچکی اور مومنوں کے راستے کے سوا کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے

حفاظت حدیث

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بہت سے مقامات پر دیا ہے۔کیا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وقتی تھی؟نہیں اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الجمعة:٢، ٣)

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے،حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

آپ سب کے لیے رسول ہیں:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾.

(الاعراف:١٥٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیں اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

آپ کی اطاعت اوراسوہ بھی سب کے لیے ہے:

اطاعت اوراسوہ حسنہ بغیرسنت وحدیث کے ممکن ہی نہیں ہے۔ اور اگر رسالت کا اقرار ہے حدیث وسنت کا نہیں تو رویہ منافقانہ ہے اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ﴾

(المنافقون: ①)

''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں اوراللہ جانتا ہے بلاشبہ آپ اس کے رسول ہیں،اوراللہ شہادت دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔''

اطاعت واجب ہے تواس کے لیے سنت وحدیث کی حفاظت کا ہونا بھی ضروری ہے وگرنہ قرآن کی ان آیات کا انکار کرنا پڑے گا۔

حدیث وسنت کی حفاظت قرآن کی روشنی میں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ . (القيامة:19تا16)

''آپ اس کے ساتھ اپنی زبان کوحرکت نہ دیں تاکہ اسے جلدی حاصل کرلیں۔بلاشبہ اس کوجمع کرنااور(آپ کا)اس کو پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔''

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾(الحجر:9)

''یقیناً ہم نے ہی ذکر(قرآن)نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے ہیں۔''

یہاں ذکر سے مراد قرآن اور حدیث دونوں ہیں صرف قرآن مراد نہیں ہے جو بھی وحی کی صورت نازل نازل ہوا ہے وہ ذکر ہے۔

فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا (الصافات:3)

''پھر ان کی (قسم) جو ذکر کی تلاوت کرنے والی ہیں۔''

ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والذكر اسم واقع على كل ما أنزل الله على نبيه صلى الله عليه وسلم من قرآن أو من سنة .

''لفظ ''ذکر'' ہر اس چیز پر اطلاق ہوتا ہے جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ پر قرآن وسنت کی صورت میں نازل فرمائی۔''

(الإحكام فى أصول الأحكام لابن حزم الأندلسى:①②②)

حفاظت حدیث کے طریقے عہد نبوی ﷺ میں:

بذریعہ حفظ:

نبی ﷺ کی دعا:

عمر بن سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا ، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ .

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور سے یاد کیا یہاں تک کہ اسے آگے دوسروں تک پہنچایا''

پس بہت سے فقہ کے حامل ایسے ہیں جو اس کو زیادہ فقیہ لوگوں تک پہنچا دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور بہت سے فقہی مسائل کے واقف ایسے ہیں جو خود فقیہ نہیں ہیں۔

ابوداود، الْعِلْمِ، بَابُ فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ:③⑥⑥⑩، صحیح

صحابہ کا احادیث یاد کرنا:

① ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

كُنَّا نَكُونُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِيثَ، فَإِذَا قُمْنَا تَذَاكَرْنَاهُ فِيمَا بَيْنَنَا حَتَّى نَحْفَظَهُ.

''ہم نبی ﷺ کے پاس ہوتے، ہم آپ سے حدیث سے سنتے، جب ہم وہاں سے اٹھتے تو اس کا آپس میں مذاکرہ کرتے یہاں تک کہ ہم اس کو حفظ کر لیتے۔''

الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی: ④⑥④

② ابوجمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بیٹھا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے (ایک مرتبہ) انہوں نے مجھ سے کہا:

أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ القَوْمُ؟ أَوْ مَنِ الوَفْدُ؟ قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالقَوْمِ، أَوْ بِالوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ، نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَ نَا، وَنَدْخُلْ بِهِ الجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحْدَهُ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ المَغْنَمِ الخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ ، وَرُبَّمَا قَالَ: المُقَيَّرِ وَقَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ .

تم میرے پاس رہو، میں تمہیں اپنے مال سے کچھ حصہ دوں گا، لہذا میں دو مہینے ان کے پاس رہا، بعد ازاں انہوں نے (ایک روز مجھ سے) کہا کہ (قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، تو آپ نے ان سے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ یا (یہ پوچھا کہ تم) کس جماعت سے ہو؟ وہ بولے کہ (ہم) ربیعہ (کے خاندان) سے ہیں آپ نے فرمایا کہ مرحبابا القوم یا (بجائے باالقوم کے) بالوفد (فرمایا) غیر خزایا ولاندامیٰ، پھر ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سوائے ماہ حرام کے (کسی اور زمانے) میں آپ کے پاس نہیں آسکتے (اس لئے کہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے (ان سے ہمیں اندیشہ ہے) لہذا آپ ہم کو کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کردیں اور ہم سب اس پر عمل کرکے جنت میں داخل ہو جائیں اور ان لوگوں نے آپ سے پینے کی چیزوں کے بابت بھی پوچھا کہ کون سی حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا، صرف اللہ پر ایمان لانے کا ان کو حکم دیا، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ صرف اللہ پر ایمان لانا (کس طرح ہوتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب واقف ہے، آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کو نماز پڑھنے، زکوۃ دینے اور رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور اس بات کا حکم دیا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دے دیا کرو اور چار چیزوں (میں پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے ان کو منع کیا، حنتم سے اور دبا اور نقیر سے اور مزفت سے (اور کبھی ابن عباس مزفت کی جگہ مقیر کہا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد کرلو اور باقی لوگوں کو (جو اپنی جگہ رہ گئے ہیں ان کی تعلیم دو۔

(بخاری: ۵۳)

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُونَ مَا بَالُ المُهَاجِرِينَ، وَالأَنْصَارِ لاَ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ المُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ، أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَدْ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ: إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، إِلَّا وَعَى مَا أَقُولُ ، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتَّى إِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ

تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے اور تم کہتے ہو کیا بات ہے کہ مہاجرین وانصار رسول اللہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح روایت نہیں کرتے، حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین بازار میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے ہیں اور میرا جب پیٹ بھرا رہتا ہے تو رسول اللہ کی صحبت میں رہتا، جب وہ لوگ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا جب وہ لوگ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا اور ہمارے انصار بھائیوں کو ان کے مالی کاموں سے فرصت نہ ملتی اور میں صفہ کے فقیروں میں سے ایک فقیر تھا، میں یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے یہاں تک کہ میں اپنی گفتگو ختم کرلوں پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ لے، تو جو بات بھی میں کہوں گا اسے یاد رہے گی میں نے اپنی کملی پھیلا دی جو میں اوڑھے ہوا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے ہیں تو میں نے اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا اس دن کے بعد سے میں رسول اللہ کی کوئی بات نہ بھولا۔

بخاری، البیُوع، ⑦④⑩②۔

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو سب سے بڑے حافظ حدیث تھے جب وہ انتقال فرما گئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے افسوس وحسرت کے لہجے میں کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَحْفَظُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ))

'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے تمام راویانِ حدیث میں سب سے بڑھ کر حافظ الحدیث ہیں،، فتح الباری(۱۰۹/۱)

آپ کو تقریبا پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث یاد تھیں۔

ایک دفعہ مروان بن الحکم الاموی نے ان سے کچھ حدیثیں لکھوائیں اور اگلے سال کہا کہ وہ کتاب گم ہوگئی ہے، وہی حدیثیں دوبارہ لکھوادیں۔ انھوں نے وہی حدیثیں دوبارہ لکھوادیں۔ جب دونوں کتابوں کو ملایا گیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہیں تھا۔

بعض کا کہنا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کثرت روایت کی وجہ سے بعض اشخاص کے دل میں ان کی روایات کی جانب سے شکوک وشبہات پیدا ہوئے' چنانچہ ایک مرتبہ مروان نے امتحان کی غرض سے ان کو بلوایا اور اپنے کاتب کو تخت کے نیچے بٹھا کر ان سے حدیثیں پوچھنا شروع کیں' یہ بیان کرتے جاتے تھے اور کاتب چھپا ہوا ان کی لا علمی میں لکھتا جاتا تھا' دوسرے سال پھر اسی طریقہ سے امتحان لیا' اس مرتبہ بھی انہوں نے بلا کم و کاست وہی جوابات دیئے جو ایک سال قبل دے چکے تھے' حتیٰ کہ ترتیب میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

المستدرك للحاكم(۵۱۰/۳) حسن

⑤ ابوشرح، عدوی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جب کہ وہ مکہ میں فوجیں بھیج رہا تھا۔ کہا:

اِئْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغَدَ مِنْ يَوْمِ الفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا

''اے امیر! مجھے اجازت دیں تو میں آپ سے وہ قول بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائے تھے، اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور قلب نے اس کو محفوظ رکھا، جب کہ آپ نے گفتگو فرمائی اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا اس لئے کسی شخص کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ وہاں خونریزی کرے۔

بخاری: بَابٌ: كِتَابُ العِلْمِ لِيُبَلِّغِ العِلْمَ الشَّاهِدُ الغَائِبَ ۵ ۴ ۱۰ ۱

کتابت حدیث:

① عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ، وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ، فَقَالَ: اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

''میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو باتیں سنا کرتا تھا انہیں لکھا کرتا تھا یاد کرنے لیے۔ لیکن مجھے قریش نے منع کیا اور کہنے لگے کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات کو جو سنتے ہو لکھ لیا کرتے ہو حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں (اور بشری تقاضا کی وجہ سے آپ کو غصہ بھی آتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشی کی حالت بھی ہوتی ہے) اور آپ کبھی غصہ میں اور کبھی خوشی کی حالت میں گفتگو کرتے ہیں لہذا میں نے کتابت سے ہاتھ روک لیا اور اس کا تذکرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا، حضور نے اپنی انگلیوں سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ لکھا کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے حق بات کے اور کچھ نہیں نکلتی۔

ابوداود، الْعِلْم، بَابٌ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ ٥ ٥ ٦ ٤ ٦ ٣

② نبی ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر خطاب فرمایا اس میں مکہ کی حرمت بیان کی یمن کے ایک آدمی نے جس کا نام ابوشاہ تھا کہ یہ مجھے لکھ دیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ

''ابوشاہ کو لکھ دو''

بخاری، الدِّيَات، بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ ٥ ٥ ٦ ٨ ٨ ١٠

حضرت کے علی رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی احادیث

ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي القُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

میں نے حضرت علیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پاس قرآن کریم کے سوا کچھ اور بھی وحی کے طور پر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اللہ کی! جس نے دانہ کو چیرا اور اس میں سے درخت نکالا میں اس بات سے واقف نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک سمجھ تو مجھے دی ہے جو اللہ تعالیٰ فہم قرآن میں کسی کو مرحمت فرماتا ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے (اس کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے) میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا دیت اور قیدی کی رہائی اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

(بخاری، الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ فَكَاكِ الأَسِيرِ ۷۴۰۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا احادیث لکھنا:

ہبیرہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا زیادہ مطالبہ کرتے تو ہمیں ایک رجسٹر دے دیتے اور کہتے:

هَذِهِ أَحَادِيثُ كَتَبْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَيْهِ.

التاريخ الكبير للبخاري:٨/ ٢٤٠

''یہ احادیث میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھی ہیں پھر میں نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی احادیث:

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: وَضَعَ عِنْدَنَا كُرَيْبٌ حِمْلَ بَعِيرٍ أَوْ عِدْلَ بَعِيرٍ مِنْ كتب ابن عَبَّاسٍ قَالَ فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَرَادَ الْكِتَابَ كَتَبَ إِلَيْهِ: ابْعَثْ إِلَيَّ بِصَحِيفَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فَيَنْسُخُهَا فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بِإِحْدَاهِمَا.

(طبقات ابن سعد:٥/ ٢٢٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کریب رحمہ اللہ (حضرت عبداللہ کے غلام) نے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی کتابیں چھوڑیں، علی بن عبداللہ بن عباس جب کچھ لکھنا چاہتے تو موسیٰ بن عقبہ کو پیغام بھیجتے کہ کہ فلاں صحیفہ بھیجو، پھر اس کو نقل کر لیتے اور ایک کاپی اس (موسیٰ بن عقبہ) کے پاس بھیج دیتے۔''

صحیفہ صادقہ:

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور ان کا صحیفہ لینا چاہا تو انہوں نے روک دیا میں نے کہا

ما كنت تمنعني شيئًا، قَالَ: هَذِهِ الصادقة، فيها ما سَمِعْتُ من رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليس بيني وبينه أحد.

''آپ تو مجھے کسی بھی چیز سے نہیں روکتے تھے، کہنے لگے یہ ''الصادقہ'' ہے جس میں وہ باتیں ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور اس وقت میرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی اور نہ تھا۔''

اسد الغابة: ٣/ ٣٤٥

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ، إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا: قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ؟ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ أَوَّلًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ نوٹ کررہے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا شہر پہلے فتح ہوگا۔قسطنطینہ یا رومیہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔

سنن دارمی، العلم، بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِی کِتَابَةِ الْعِلْمِ0 0③①⑤

صحیفہ ہمام بن منبہ یا صحیفہ صحیحہ:

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہمام بن منبہ (یمنی) کے پاس تھا اس میں تقریباڈیڑھ سے قریب احادیث تھیں جن کو امام اہل السنہ نے اپنی مسند میں بغیر کی کسی کمی وبیشی کے ایک خاص فصل میں مسند ابی ہریرہ میں درج کیا ہے۔اس صحیفے کی ایک قلمی کاپی برلن کے اندر موجود ہے اور دوسری دمشق کے کتب خانہ ظاہریہ کے اندر موجود ہے اسکا ذکر ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنے مضمون حدیث نبوی کی تدوین وحفاظت جو کہ الاعتصام کے حجیت حدیث نمبر میں چھپا ہے درج کیا ہے۔

نوٹ:جب تک لوگوں میں قرآن اور حدیث میں امتیاز کی قدرت نہ تھی اسوقت تک انہیں صرف یاد رکھنے کا کہا گیا جب تمیز کرنے کے قابل ہوگئے تب لکھنے کی بھی اجازت مرحمت فرمادی گئی لیکن جب عجمیوں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے احادیث میں اغلاط کا اندیشہ ہوا تو ان کو لکھنے کا فتویٰ دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت انس ،عمر،ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ کے بارے میں ہے فرماتے ہیں:

قیدوا العلم بالکتاب. (الجامع لابن عبدالبر)

''علم لکھ کر محفوظ کرلو۔''

پہلی صدی کے اواخر میں محدثین نے جو کتابیں لکھیں ان میں صحابہ وتابعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے فتاویٰ جات بھی تھے ان میں امام مالک،امام ثوری،حماد بن سلمہ ،امام اوزاعی وغیرھم لیکن اس کے بعد اگلے دور میں صرف احادیث کو درج کیا گیا جس میں امام احمد،اسحاق بن راھویہ ابن ابی شیبہ بن مسانید ومصنفات کا تذکرہ ملتا ہے ۔ان کے بعد وہ دور آتا ہے جس میں صحیح احادیث کو الگ درج کرنے کا اہتمام ہوتا ہے اس میں امام بخاری ،امام مسلم سرفہرست ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برصغیر میں فتنہ انکارحدیث' حدیث اورسائنس

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:7)

دشمنان اسلام شروع دن سے ہی اسلام کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف عمل رہے ہیں کہ اس نورہدایت کو بجھادیا جائے اس کا ذکراللہ قرآن میں فرماتے ہیں

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (التوبة:32)

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورکواپنے مونہوں سے بجھادیں اوراللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نورکو پوراکرے،خواہ کافرلوگ براجانیں۔''

آج کے اس خطبہ میں ہم برصغیرمیں فتنہ انکارحدیث اور حدیث اورسائنس پرگفتگوکریں گے۔

تمہیدی کلمات

انکارحدیث کی ابتداءخوارج نے کی ان کے بعدمعتزلہ آتے ہیں انکایہ نظریہ تھا کہ حدیث کی بجائے عقل کو بنیاد بنایا جائے ،اسی طرح جھمیہ تھے تو جواللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات دونوں کے منکر تھے ان تمام احادیث کاانکارکرتے تھے جن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ذکر ملتا ہے۔لیکن یہ فتنے زیادہ دیرنہیں چل سکے ۔

انکے بعد پھر برصغیر منکرین حدیث نے یہ شوشا اٹھایا کہ حدیث کو جمع کرنے والے عجمی ہیں لہذا ان پر اعتماد نہیں ۔لیکن ان کی یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے ۔بلکہ حقیقت یہ ہے محدثین کی زیادہ تعداد عرب کی ہے ۔ان میں امام مالک ،امام شافعی ،امام حمیدی ،امام احمد بن حنبل ،امام دارمی ،امام مسلم ،امام ابوداود،امام ترمذی، امام نسائی،امام ابویعلیٰ ،امام ابن حبان ،امام طبرانی ،امام دارقطنی ،امام حاکم رحمھم اللہ اجمعین

جب کہ عجمیوں میں سے امام ابن ابی شیبہ ،امام بخاری،امام ابن ماجہ ،امام ابن خزیمہ رحمھم اللہ ہیں۔

برصغیر میں فتنہ انکارحدیث کے سرخیل سرسیداحمد خان (1817ء تا1897ء) تھے جنہیں مسلمانوں کا خیرخواہ کہا جاتا ہے یہ اس دور کی بات ہے جب اہل یورپ صرف اسی بات کو مانتے تھے جو عقل وتجربہ کی کسوٹی پر پرکھی جاسکتی ہو بالفاظ دیگر کوئی ایسی بات جو مافوق الفطرت یا خارق عادت ہو اہل مغرب کے ہاں خلاف عقل سمجھ کررد کردیا جاتی تھی۔دوسرا یہ بات تھی کہ ہرکام کے اچھا یا برا ہونے کا معیار صرف دنیاوی نفع ونقصان تھا۔

انکارحدیث کے اسباب میں عقل پرستی ،دنیاوی اغراض ومقاصد کا حصول، برطانوی سامراج کی سازش،خواہشات نفس کی پیروی۔

جو چیز عقل سے ماوراء ہے اس کا انکار:

انکارحدیث اصل میں انکارقرآن ہی ہے ۔یہی وجہ ہے جولوگ احادیث کو نہیں مانتے یا ان کی حجیت کا انکارکرتے ہیں وہ قرآن میں موجود بہت سے معجزات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاانکارکرتے ہیں۔سرسیداحمدخان نے عقل پرستی کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیات میں موجودباتوں کاانکارکیاہے یاپھران آیات کی باطل تاویل کرنے کی مذموم سعی کی ہے۔یاپھرمعجزات کوخاص اوقات میں معجزہ تسلیم کیاہے وقت گزرنے پراس کے معجزہ ہونے کاانکارکیاہے۔اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ﴾ (ص:36.35)

''اس نے کہااے میرے رب!مجھے بخش دے اورمجھے ایسی بادشاہی عطاکرجومیرے بعدکسی کے لیے لائق نہ ہویقیناًتوہی بہت عطاکرنے والاہے۔توہم نے اس کے لیے ہواکوتابع کردیاجواس کے حکم سے نرم چلتی تھی جہاں کاوہ ارادہ کرتاتھا۔''

اس آیت کے بعدسرسیدلکھتے ہیں یہ اس دورمیں معجزہ تھااس دورمیں نہیں کیونکہ اب ہوائی جہاز سے یہ کام لیاجاتاہے۔

اس کامطلب یہ ہواکہ اللہ نے سرسید کے مطابق حضرت سلیمان کی دعاءقبول ہی نہیں کیا۔جب آیت بذات خودوضاحت کررہی ہے کہ اللہ نے دعاقبول فرمائی ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں پھینکے جانے کاانکار:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ﴾ (الانبیاء:70.69)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے کہا اے آگ! تو ابراہیم پر سراسر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا، اور انہوں نے اس کے ساتھ ایک چال کا ارادہ کیا تو ہم نے انہی کو انتہائی خسارے والے کر دیا۔''

سرسید کے خیال کے مطابق جناب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا ہی نہیں گیا یہ معاملہ محض کفار کی کوششوں تک ہی محدود رہا: تفسیر القرآن: دیباچہ

اگر ان کی بات مان لی جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان (کونی بردا وسلاما) کا کیا مطلب ہے؟

لاٹھی سے چشموں کے پھوٹنے کا انکار:

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

﴿وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ﴾

(البقرة:60)

''اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی کو پتھر پر مار، تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے، تمام لوگوں نے اپنے پینے کی جگہ کو پہچان لیا۔''

سرسید کہتے ہیں یہاں اضرب بعصاک کا معنی ہے لاٹھی کے سہارے پہاڑ پر چلو۔

تفسیر القرآن از سرسید تحت الآیۃ

ابابیل کے کنکریاں پھینکنے کا انکار:

ابرہہ حاکم یمن جو ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبۃ اللہ کو گرانے آیا تھا اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں اللہ قرآن میں سورت الفیل میں فرماتے ہیں:

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ﴾۔

''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا، کیا اس نے ان کی تدبیر کو بے کار نہیں کر دیا، اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیے، جو ان پر کھنگر کی پتھریاں پھینکتے تھے، تو اس نے انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔''

سرسید اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ ابرہہ کے لشکر میں چیچک کی وبا پھوٹ پڑی تھی اس طرح وہ فوج مرگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ وبا تھی اہل مکہ کیونکر محفوظ رہے۔

اسی طرح آدم علیہ السلام کی نبوت، فرشتوں، جنوں، نبی علیہ السلام کے معجزات، شق قمر، معراج وغیرہ کا بھی اس نے صریح انکار کیا ہے۔

شاید اسی انکار کی وجہ سے ہی مسلمانوں نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔

پاکستان کا معمار اول: ص ۸۳

عقل جب تک دین کے تابع رہے ٹھیک وگرنہ عقل کیتابع دین کو کرنے سے دین کا حلیہ بگڑ جاتا ہے۔ اور پھر بہت سی چیزوں کا انکار کیے بغیر بھی کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔

عقل پرستی کفریہ روش ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكَافِرُونَ هَذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ﴾ (ق:۱۔۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان:

لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

کہ اگر دین کا مدار محض قیاس پر ہوتا تو موزہ کے نچلے حصہ پر مسح کرنا زیادہ بہتر ہوتا بہ نسبت اس کے اوپر والے حصہ پر مسح کرنے سے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

ابوداود، الطَّهَارَةِ، بَابُ كَيْفَ الْمَسْحُ: ۱۶۲،)صحیح

عبداللہ چکڑالوی:

سرسید کے بعد جس نے انکارحدیث کے فتنے کو عروج تک پہنچایا وہ ہی شخص تھا۔ضلع گورداسپور کے موضع چکڑالہ میں پیدا ہوئے پھر کچھ عرصہ سیالکوٹ میں رہے جہاں ایک تفسیر لکھی جس کو اہل علم نے سخت ناپسند کیا۔اس کے بعد مستقل ڈیرہ لاہور میں لگایا،انکارحدیث میں اس حدتک آگے نکلا اس ایک جماعت (اہل قرآن) کی بنیاد ڈالی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو ماننا شرک کہا۔

(پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول وفعل کو دین اسلام میں مانا جائے خواہ فرضا جملہ انبیاء ورسل کا قول یا فعل ہی کیوں نہ ہو۔جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح شرک باعث عذاب ہے اسی طرح مطابق (ان الحکم الا اللہ)اور(الا لہ الخلق والامر)اور(لا یشرک فی حکمہ احدا) کے شرک فی الحکم یعنی دین میں اللہ کے حکم کے سوا کسی کا حکم ماننا بھی اعمال کا باطل کر دینے والا باعث ابدی ودائمی عذاب ہے ۔افسوس شرک فی الحکم میں آج کل اکثر لوگ مبتلاء ہیں ۔

ترجمة القرآن :ص⑧⑨

مسجد چینیانوالی میں کچھ عرصہ خطابت کی جب لوگوں نے اس کی شکایت امام عبدالجبار غزنوی کو کی تو وہ امرتسر سے لاہور آئے جب مسجد میں داخل ہوئے تو یہ وضوء کر رہا تھا جونہی اس نے غزنوی صاحب کو دیکھا تو مسجد سے بھاگ گیا،تو اس طرح مسجد کا وجود اس کے فتنے سے پاک ہوا۔اس بات کا ذکر مورخ اہل حدیث محمد اسحاق بھٹی نے حجیت حدیث نمبر الاعتصام ص25 پر کیا ہے ۔

تو اسکے اعتراضات کا جواب دینے والے علماء میں سے شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ امرتسری ،مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی،مولانا محمد حسین بٹالوی،مولانا محمد جونا گڑھی، سید داود غزنوی رحمھم اللہ اجمعین اور دیگر اکابر علماء نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو چکڑالوی پر صادق آتا ہے:

لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

میں تم میں سے ہرگز کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند سے تکیہ لگائے بیٹھا ہو اس کے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم آجائے ان باتوں میں سے جن کا میں نے حکم دیا یا جن سے میں نے منع کیا تو وہ کہے کہ ہم نہیں جانتے ہم نے کتاب اللہ میں جو کچھ پایا ہے اس کی ہم نے پیروی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

ابوداود، السُّنَّةِ ،بَابٌ فِی لُزُومِ السُّنَّةِ: ۴۶۰۶، صحیح

حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ اپنی کتاب ضرب حدیث طبع 1961ء ،صفحہ 48 پر لکھتے ہیں :عبداللہ چکڑالوی نے اریکہ یعنی تخت پوش پر بیٹھ کر تکیہ لگائے ہوئے کہا:

(لاادری ماوجدنافی کتاب اللہ اتبعناہ)

میں نہیں جانتا حدیث کو،حدیث دین کی چیز نہیں ہے میں تو صرف قرآن پر ہی چلوں گا۔

یہ انکار حدیث ہی سبب تھی کہ اس کی نماز میں صرف قیام تھا۔رکوع اور سجدہ بھی نہیں تھا جب ان دونوں کا قرآن میں بھی ذکر موجود ہے ۔ آئینہ پرویزیت ص۱۲۰،

ڈاکٹر غلام جیلانی برق:

بسال ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوا۔اقوام مغرب اور مغربی تہذیب کا دلدادہ تھا،حدیث کے متعلق لکھتا ہے:(ملا سے میرا نزاع اس بات پر ہے کہ حدیث کو آگے لاکر بے شمار ظواہر کو جزو اسلام بنانا چاہتا ہے اور میں قرآن کو پیش کر کے ملت کو ان ملائی قیود سے آزاد کرانا چاہتا ہوں ۔) دو اسلام :ص ۱۱۴۔

یہ یہاں تک بگڑا ہوا تھا کہ یہ پیغمبر آخرالزمان پر ایمان لانے کو بھی ضروری نہیں سمجھتا تھا۔لکھتا ہے(اللہ تعالیٰ آیت (ولوانھم آمنواواتقو)میں نیک یہود ونصاریٰ کو مژدہ رحمت سنا رہا ہے ۔یہ لوگ خداوآخرت پر تو یقین رکھتے تھے مگر ہمارے رسول کی رسالت کے قائل نہ تھے ممکن ہے کہ ملا میری اس تحریر سے بھڑک اٹھے کہ لو جی یہ زندیق وملحد نجات کے لیے ایمان بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری نہیں سمجھتا۔)

ایك اسلام:ص⑥④

اسی طرح ان کے علاوہ علامہ عنائت اللہ المشرقی بانی تحریک خاکسار، غلام احمد پرویز، حافظ اسلم جے پوری، نیاز فتح پوری، تمنا عمادی، جاوید غامدی، ڈاکٹر شجاع اللہ وغیرہ مشہور منکرین حدیث کا ذکر ملتا ہے۔ جو مغرب سے متاثر ہو کر، منکر حدیث بن کر امت میں بے حیائی، بے پردگی اور موسیقی کو رواج دینے کی کوشش میں تھے اور جو زندہ ہیں وہ لگے ہوئے ہیں۔

یہ کسی بھی دور کے ہوں اپنی زندگی کے روزمرہ کے اعمال قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے۔ اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التين: 4)

''بلاشبہ ہم نے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔''

یہ لوگ ختنہ کیوں کرتے ہیں، شادی بیاہ کا طریقہ کہاں لیتے ہیں، نماز کا حکم قرآن میں لیکن اس کا طریقہ کہاں ہے؟ زکواۃ کا حکم قرآن میں اس کی تفصیل کہاں ہے؟ الغرض اس طرح کے بہت سے مسائل جن کا حل سوائے حدیث کے نہیں ہے۔

حدیث اور سائنس

حدیث کے وحی ہونے کے بارے میں سائنس بھی ثابت کر چکی ہے کہ وہ باتیں جو اس جدید ترقی یافتہ دور میں، جدید وسائل کے مہیا ہونے کی صورت میں ثابت ہوئی ہیں وہ چودہ صدیاں پہلے جس میں تحقیق نام کی کوئی چیز نہ تھی کہی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو یہ بات مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے کہ یہ وحی ہے اور محفوظ ہے۔ چند ایک چیزیں بطور مثال پیش کی جا رہی ہیں۔

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ .

''پیشاب سے بچو، کیونکہ قبر کا عام عذاب اسی سے ہے۔''

سنن دار قطنی: ①③②، ⑨⑤④، صحیح الترغیب والترھیب: ⑨⑤①، صحیح

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ:

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ البَوْلِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے، آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے، لیکن کسی بڑے بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا، ایک تو ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا، پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا، اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا، صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں ان پر عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کمی ہوگی۔

بخاری، الوُضُوء، بَابُ مَا جَاءَ فِی غَسْلِ البَوْلِ: ۸①②

مستشرق جانٹ ملن لکھتا ہے کہ میرے پاس رانوں کی خارش اور پھنسیوں پیڑو کی جلد کا ادھڑنا، سرینوں اور اس کے اطراف کی الرجی عضو خاص کے زخم کے مریض جب آتے ہیں تو میرا ان سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ کیا وہ پیشاب سے بچتے ہیں ان میں اکثریت پیشاب سے نہ بچنے والوں کی ہے۔

سائنس اور صحت بحوالہ سنت نبوی اور جدید سائنس ⑤⑨①

کتے کے جوٹھے کو مٹی سے دھونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ

جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال لے تو اس کو بہا دو پھر اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ۔

مسلم، الطَّهَارَةِ، بَابُ حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ: ۹⑧㉓⑨⑦②

جرمنی کا مشہور ڈاکٹر کرخ لکھتا ہے کہ جس وقت سے مجھ کو نوشادر کا داء الکلب کا تیر بہدف علاج ہونا دریافت ہوگیا ہے اس وقت سے میں عظیم الشان نبی محمدؐ کی خاص طور پر قدر و منزلت کرتا ہوں اس انکشاف کی راہ میں مجھ انہیں کے مبارک قول کی شمع نور نے روشنی دکھائی میں نے ان کی وہ حدیث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس کو سات بار دھوؤ الوچھ مرتبہ پانی اور ایک مرتبہ مٹی سے یہ حدیث دیکھ کر خیال آیا محمدؐ جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان میں فضول گوئی نہیں ہوسکتی، ضرور اس میں کوئی مفید راز ہے، اور میں نے مٹی کے عنصروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیمیائی تحلیل کر کے ہر ایک عنصر کا داء الکلب میں الگ استعمال شروع کیا اخیر میں نوشادر کے تجربہ کی نوبت آتے ہی مجھ پر منکشف ہوگیا کہ مرض کا یہ علاج ہے ۔آنحضرتؐ نے مٹی سے برتن دھونے کی رغبت کیوں دلائی اس کی وجہ یہ ہے کہ نوشادر ہمیشہ مٹی میں موجود رہتا ہے اور اگر آپؐ نے محض نوشادر سے برتن دھونے کی ہدایت فرمائی ہوتی تو بسا اوقات اس کا ملنا غیر ممکن ہوتا اس لیے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پائی جاتی ہے برتنوں کی صفائی کے لیے بہترین ذریعہ صفائی تھا۔

احکام اسلام عقل کی نظر میں بحوالہ سنت نبوی اور جدید سائنس

مسواک کا استعمال:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

اگر مومنین پر دشوار نہ ہوتا اور زہیر کی حدیث میں ہے اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ معلوم ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

مسلم، الطَّهَارَةِ، بَابُ السِّوَاكِ ۲۴۳ ۲۵۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

نسائی:۵۔

''مسواک منہ کو پاک کرنے اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے۔''

مسواک کرنے سے بلغم خارج ہوتی ہے ایک پتھالوجسٹ کا کہنا ہے کہ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مسواک دائمی نزلے کے لیے تریاق ہے۔حتی کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک اور گلے کے اپریشن کے چانس بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کم ہوجاتے ہیں۔

سنت نبوی اور جدید سائنس تذکرہ مسواك۔

بعض اہل دانش کا قول ہے کہ جب سے ہم نے مسواک چھوڑی ہے تب سے ڈینٹل سرج پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، وَهُوَ يَقُولُ: (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ.

ایک مرتبہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سوئے تو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور مسواک کر کے وضو کی اور یہ آیت پڑھی ﷺ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الخ سورت کے ختم تک

ابوداود، الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: ③⑤④①، صحيح

واشنگٹن امریکہ کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ دانت جو خراب ہوتے ہیں رات کو صاف نہ کرنے کہ وجہ سے ہوتے ہیں صبح اٹھ کر مسواک یا برش کریں یا نہ کریں لیکن رات کو ضرور مسواک کا استعمال کریں۔

وضوء اور جدید سائنس:

وضوء کرنے گناہ معاف، طہارت کا حصول، ناک منہ میں گرد وغبار کی وجہ سے آنے والے مضر صحت مادے صاف ہوجاتے ہیں۔

مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا کہ مایوسی یا ڈپریشن کا علاج دواؤں کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ اس نے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دھلائے اور کچھ ماہ بعد ان کی بیماری میں کمی ہوگئی۔ساتھ اس نے یہ بھی تجزیہ کیا ہے کہ یہ بیماری مسلمانوں میں دوسروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسبت کم ہے۔

سنت نبوی اور جدید سائنس

بعض اطباء جس کا بلڈ پریشر ہائی ہو اس کو فوراً وضوء کر لینا چاہیے۔

وضوء کا بچا ہوا پانی پینا:

ابو جحیۃ (ابن قیس) سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ . ثُمَّ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

میں نے حضرت علی کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہونچے دھوئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو (اچھی طرح سے) صاف کیا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ تین مرتبہ دھویا اور دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور وضو کا پانی کھڑے کھڑے پی لیا اس کے بعد فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تم لوگوں کو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ وضو سکھلاؤں۔

نسائی، الطَّهَارَةِ، باب عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ: ٩٦ صحيح۔

ڈاکٹر فاروق احمد نے اپنی ریسرچ بیان کی ہے کہ جو وضوء کا بچا ہوا پانی پیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا تو اس کا اثر مندرجہ ذیل اعضاء پر ہوگا۔

پیشاب کی رکاوٹ ختم ہوگی ،جگر معدے اور مثانے کی گرمی اور خشکی کو دور کرتا ہے۔

حوالہ ایضاص (۶۳)

نماز اور جدید سائنس:

مشہور امریکن ڈاکٹر برتھم جوزف کے نماز اور اسلام کے متعلق زندگی کے تجربات شائع ہوئے کہتا ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نماز سے بہت سی بیماریوں مثلاً ذہنی امراض ،اعصابی امراض، بے سکونی ،جوڑوں کے امراض ،ریڑھ کی ہڈی کے امراض کم لاحق ہوتے ہیں۔

مکھی ڈبونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِی إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً .

جب تمہارے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اور ڈبو دینا چاہیے پھر نکال کر پھینک دیا جائے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

بخاری، بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَإِنَّ فِی إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِی الأُخْرَى شِفَاءً: ۳۲۰۱۰

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ.

کہ اگر مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے تو اسے ڈبو دو (کھانے میں) اس لیے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور بیشک وہ اپنا بیماری والا پر ڈالتی ہے لہذا چاہیے کہ اسے پورا غوطہ دیدے۔

ابو داود: ۳۸۴۴ صحیح

سائنس کی رو مکھی کے ایک پر میں خطرناک وائرس ہوتے ہیں اور یہ فوری اثر پذیر ہوتے ہیں جب مکھی کسی کھانے پینے کی چیز میں گرتی ہے تو وہ پر جس میں وائرس ہوتا ہے کھانے پینے کی چیز میں ڈال دیتی ہے۔ جبکہ اس کے دوسرے پر میں انٹی وائرس جراثیم ہوتے ہیں اگر مکھی کو ڈبو دیں تو انٹی وائرس جراثیم کھانے میں مل کر فوراً ان خطرناک جراثیموں کو ختم کر دیتے ہیں۔

سنت نبوی اور جدید سائنس۔

چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا اور جدید سائنس:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ،

" اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے واجب ہے کہ اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب دے‘‘

بخاری: ۶۲۲۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے تو اور جب اس نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا (تو چھینکنے والا) یَھْدِیکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بالکم (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہارے دل کی اصلاح کرے) کہے۔

بخاری: ۶۲۲۴

پروفیسر نصراللہ خان صدر شعبہ اسلامیات اسلامیہ کالج لاہور کہتے ہیں کہ ایک انگریز نے جب یہ حدیث پڑھی کہ جومسلمان چھینکے وہ الحمدلله کہے جوسنے یرحمك الله کہے پھرچھینکنے والا جواب میں یھدیکم الله ویصلح بالکم کہے۔اس نے سوچا کہ اتنے معمولی کام پراتنی دعائیں پڑھنے کہ کیاوجہ ہے؟اس نے تحقیق شروع کردی پھر پتہ چلا دماغ کی رگوں میں ہوا رک جاتی ہے اورقدرت نے اس کونکالنے کے لیے پریشر کاانتظام کیاہے اس طرح چھینک کے پریشر سے ہوا ناک کے راستے خارج ہوجاتی ہے اگر یہ ہوا رکی رہے تو فالج کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اس لیے چھینکنے والے کے لیے الحمدلله پڑھنا ہے۔

اسی طرح جوگردوغبار ناک اندر تک چلا جاتا ہے وہ بھی صاف ہوجاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشاء کے بعد دیر تک نہ سونا:

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ العِشَاءِ وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا .

بخاری، مَوَاقِيتِ الصَّلاَةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ العِشَاءِ: ۵۶۸

''رسول اللہ ﷺ عشاء سے قبل سونا اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ . (النمل: 86)

ڈاکٹر نکسن وزیٹر کی تحقیق یہ ہیکہ جو لوگ رات کو جلد نہیں سوتے دیر گئے تک خلوت گاہ میں جاتے ہیں ایسے لوگ جب میرے پاس مریض بن کر آئے تو میں نے ان میں اعصابی

اور نفسیاتی امراض کی کثرت پائی وہ بکثرت الجھے ہوئے مایوسی کا شکار تھے ان میں سے بعض کا رجحان خودکشی کی طرف تھا۔ الغرض کائنات کا اصول دن کا کام اور رات آرام کا ہے جب اس اصول کو توڑیں گے تو صحت اور جاودانی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

کیور میڈیکل بحوالہ سنت نبوی اور جدید سائنس

گناہ اور جدید سائنس:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

مسند أحمد: ٢٢٣٨٠

''بے شک آدمی رزق سے محروم کردیا جاتا ہے گناہ کی وجہ سے جووہ کرتا ہے۔''

ایک ماہر پیتھالوجسٹ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے گناہ سے پریشانی، تذبذب اورنفسیاتی امراض پیدا ہوتے ہیں دراصل گناہ سے خون میں ہسٹامین HISTAMEEN کی زیادتی ہوجاتی ہیجس سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اورانسان بے شمار مہلک امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

ایک جوتا نہ پہنو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

تم میں سے کوئی آدمی ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے۔

مسلم، اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ ،بَابُ إِذَا انْتَعَلَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ ٥٢٥٦

ڈاکٹر وزیٹر نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد اس بات کی بار بار تنبیہ کی ہے کہ بغیر جوتے کے چلنا بھی مفید ہے اورایک پاؤں میں جوتا اوردوسرا خالی بہت نقصان دہ ہے کیونکہ میں نے ایسے مریضوں کو لنگڑی SHAHICA کے درد میں مبتلاء پایا ہے۔ کیورمیڈیکل سائنس بحوالہ سنت نبوی اورجدید سائنس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا چھٹا مہینہ

جمادی الثانی

یہ اسلامی سال کا چھٹا مہینہ ہے اس کے دیگر نام جمادی ستہ، رُنّٰی ، رُنَّہ اور ھوبر بھی ہیں اہل عرب اس مہینے کو جمادی الثانی یا جمادی الثانیۃ کہنا ناپسند سمجھتے تھے ۔ جمادی الاخری مہینے کی کوئی خاص عبادت اور فضیلت قرآن وحدیث سے صحیح دلائل سے ثابت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمادی الثانی کے خطبات

① قرآن مجید کے آداب احکامات

② تلاوت قرآن کے فوائد

③ حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں

④ دایاں اور بایاں

⑤ کھانے اور پینے کے آداب

⑥ شہید کے انعامات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے آداب احکامات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے'' [البقرة ۲/ ۱۲۱]

تمہیدی کلمات

قرآن مجید فرقان حمید کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ عزت وعظمت بخشی ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جسکا تعارف اللہ تعالیٰ نے ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ کہہ کر کروایا ہے۔ کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اور لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (فصلت : ٤٢) یہ ایسی کتاب ہے کہ باطل نہ اسکے آگے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے یہ تو حکیم اور حمید کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (الحاقة :٤٣) رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ (الشعراء : ١٩٣) اسے لانے والا روح الأمین (جبریل) ہے۔ اور إِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ الله (البقرة : ٩٧) اللہ کے حکم سے اس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اسے نازل کیا ہے عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُنذِرِينَ (الشعراء:۱۹٤) انکے قلب اطہر پر نازل کیا گیا اسے تاکہ وہ بھی لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے بن جائیں إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ (الدخان : ۳) ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل کیا ہے اور ہمی ڈرانے والے ہیں۔ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر : ۱) ہم نے اسے قدر والی رات میں نازل کیا ہے جو کہ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (القدر : ۳) ایک ہزار سال سے بھی بہتر ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (البقرة : ۱۸۵) رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن نازل ہوا ہے اور یہ لوگوں کے لیے سرچشمہء ہدایت ہے اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنیوالا بھی۔

اللہ تعالی نے یونہی مختلف انداز سے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید کا تعارف کروایا ہے اور اسی وحی الٰہی کا مقام ومرتبہ بیان کرتے ہوئے یہاں تک فرما دیا:

﴿ اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (الأعراف : 3)

”جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا صرف اور صرف اس ہی کی اتباع کرو اور اسکے علاوہ دیگر اولیاء کی اتباع نہ کرو تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

قرآن کا ادب واحترام

اور ایک مؤمن شخص پر لازم ہے کہ وہ اسکا ادب واحترام کرے کہ:

﴿ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَاءِرَ اللّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الحج:۳۲)

اگر کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے تو یہ تو دلوں کے تقوی کا نتیجہ ہے۔

تمام تر آسمانی کتابوں کا ادب واحترام

اسی طرح مصحف کی عزت وحرمت بھی ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے اور صرف قرآن مجید ہی نہیں بلکہ تمام تر آسمانی کتابوں کا ادب واحترام دین اسلام میں لازم ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے اور زنا کے بارہ میں فیصلہ کیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس گئے:

فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ

سنن أبی داود ، الحدود، باب فی رجم الیهودیین:۴۴۴۹

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تکیہ رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ منگوائی وہ لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور تورات کو اس پر رکھا پھر فرمایا میں تجھ پر بھی ایمان لاتا ہوں اور اس ذات پر بھی جس نے تجھے نازل کیا ہے۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ کو باعزت طریقے سے تکیے پر رکھ کر کھولا ہمارا دین ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ منزل من اللہ کتب کی حرمت وعزت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسلیم کیا جائے ان پر ایمان لایا جائے اور انکا ادب واحترام کیا جائے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب وحقوق

اور قرآن کے ادب واحترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قرآن کے حقوق ادا کیے جائیں اور حقوق قرآن میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اسکی تلاوت کی جائے۔ مگر صد حیف کہ وہ صدائیں جو ہمارے گھروں سے صبح سویرے قرآن کی تلاوت کے ساتھ بلند ہوا کرتی تھیں ہوا ہوگئیں ....کنبہ کے ہر فرد کے لیے صبح دم قرآن پڑھنا لازم ہوتا تھا مگر اب اخبار بینی فرض عین ہو چکا....دن بھر خبروں پر تبصروں کے لیے تو بہت وقت ملتا ہے مگر تدبر قرآن فہم قرآن تلاوت قرآن کے لیے وقت ندارد .....ایسا سلوک تو شاید ہمارے معاشرے میں سوتیلوں کے ساتھ بھی روا نہیں رکھا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا:

اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ

صحيح بخاري ، فضائل القرآن ، باب في كم يقرأ القرآن:④⑤⑩⑤

''ایک ماہ میں مکمل قرآن کی تلاوت کرلیا کرو۔''

اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ جس کام کو سرانجام دینے کا حکم اللہ تعالی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیں وہ کام فرضا ہوا کرتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود ہم اس فریضہ سے عہدہ برآ ہونے سے کوسوں دور ہیں ادویات بچوں کی پہنچ سے دور رکھی جاتی ہیں لیکن یہ روحانی دواء بڑوں کی پہنچ سے دور رکھ دی گئی ہے بچے تو شاید صبح وشام مساجد میں جا کر یا گھر پہنچ کر پڑھانے والے قاری صاحب کے سامنے روزانہ قرآن کا کچھ حصہ پڑھ ہی لیتے ہیں مگر اس میدان میں بڑے بچوں سے پیچھے ہیں لہذا انہیں اپنی ان اداؤں پہ غور کرنا چاہیے اور بچوں کو دیکھ کر ڈوب مرنا چاہیے !!!

آیئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شوق تلاوت کو دیکھتے ہیں صرف ایک مثال سنیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟

آپ نے فرمایا: ''ایک مہینہ میں۔''

انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

ابوموسیٰ نے یہ جملہ بار بار دہرایا، یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی۔

بالآخر آپ نے فرمایا: ''سات دنوں میں پڑھو۔''

انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

''جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں''

سنن ابی داود (۱۳۹۰) وترمذی (۲۹۴۹) ومسند احمد (۲/ ۱۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے پہلے کبھی قرآن مکمل نہیں کیا۔''

صحیح الجامع الصغیر للالبانی (٤٧٤٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص نے قرآن سمجھا ہی نہیں جس نے اسے تین دن سے پہلے پڑھا''

صحیح الجامع الصغیر للالبانی (١١٦٧)

قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کے بھی کچھ آداب ہیں جن تمام تر آداب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں تلاوت ویسے ہی کرنی چاہیے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھائی ہے اور ہمیں سکھائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا انداز کیا تھا؟ وہ کیسے قرآن پڑھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے؟ قرآن برزبان صاحب قرآن کیسے جاری ہوا کرتا تھا؟ آیئے یہ سب باتیں ہم ان سے پوچھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وشب کو اپنے سینوں میں سموئے ہوئے ایک خاموش داعی کے طور پر کتب احادیث کی شکل میں ہمارے مابین موجود ہیں۔

قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کیسے پڑھتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

صحيح بخاری ، فضائل القرآن، باب مد القراء ة: ٦٠٤٠٥

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراء ت لمبا کھینچ کھینچ کر ہوتی پھر انہوں نے بطور مثال بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کو لمبا کھینچتے الرحمن کو لمبا کرتے، الرحیم کو لمبا کرتے۔''

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا انداز ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ آيَةً آيَةً

سنن أبی داود، الحروف والقراء ات، بابٌ:٤٠٠١٠١

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھتے اور ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر آیت کو علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھتے یعنی ہر آیت پر وقف فرمایا کرتے۔

اور یہی حکم اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ (المزّمّل: ٤)

''قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے۔''

کیونکہ اللہ تعالی نے اسی انداز میں امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھایا ہے:

﴿وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً﴾ (الفرقان: ٣٢)

اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھایا ہے۔

﴿وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلاً﴾

''اور قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف واضح انداز میں ترتیل کے ساتھ اتارا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ترتیل کے ساتھ پڑھ کر سنائیں''

سورة بنی اسرائیل (١٧ / ٦٠١)

یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر اور صاف، واضح کر کے پڑھا جائے۔ حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے بارے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا:

((فَاذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَ ةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت واضح ہوتی تھی، ایک ایک حرف الگ الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے''

ابو داؤد، الصلاة، الوتر، باب كيف يستحب الترتيل فى القراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ة(١٤٦٦)والحاكم(١/ ٣١٠)واحمد (٦/ ٢٩٤)والترمذی(٣٠٩١)وقال

الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبی

قرآن مجید کی دو دو تین تین یا زائد آیات کو ایک ساتھ بغیر وقف کے پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ یہ سنت کی مخالفت ہے۔

تیز تیز قرآن مت پڑھو

تیز پڑھنا ممنوع ہے کیونکہ بعض اوقات تیز پڑھنے سے حروف رہ جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھی تیز پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔

﴿لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾

''(اے محمد ﷺ) آپ قرآن کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں'' (یعنی بہت زیادہ تیز نہ پڑھا کریں) سورة القيامة (٧٥/ ٦١)

قرآن کو اچھی آواز سے پڑھو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))

''قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت دو''

ابو داؤد، الوتر، باب كيف يستحب الترتيل فى القراءة (١٤٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَأْذَنَ اللّٰهُ لِنَبِيٍّ مَاأَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ))

''اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کریم ﷺ کا بہترین آواز کے ساتھ قرآن (پڑھنا) سنا ہے''

بخاری، فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن(٥٠٢٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کرو تو سمجھ کر غور وفکر کے ساتھ پڑھو

﴿كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ﴾

''یہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر اتارا، بابرکت کتاب تا کہ لوگ اسکی آیات پر تدبر کریں'' [صٓ ۲۹/۳۸]

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾

''کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں ''

[محمد ۲۴/۴۷]

قرآن پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی سے سنا کرو

﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

''اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو '' [الاعراف ۲۰۴/۷]

قرآن کا مذاق نہ اڑایا جائے اور نہ سنا جائے

اور اگر لوگ قرآن کو طنز و تشنیع کر رہے ہوں تو انکے پاس نہ بیٹھا کرو ورنہ تو بھی ویسا ہی ہو جائے گا

﴿إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾

''تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں (قرآن) کیساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں انکے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اسکے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[النسآء ٤/ ١٤٠]

تلاوت سے قبل تعوذ پڑھو

تلاوت قرآن سے قبل اللہ تعالی نے تعوذ پڑھنے کا حکم دیا ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (النحل : 98)

''جب آپ قرآن کی تلاوت کرنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ مانگ لیا کرو۔''

پناہ مانگنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ کیسے پناہ مانگنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت سے قبل تعوذ کے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

سنن أبی داود ، الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك: ⑤⑦⑦، جامع الترمذی، الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة: ②④②، سنن ابن ماجه، إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة فی الصلاة: ⑦⑩⑧۔

اسکے علاوہ اور بھی بہت سے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعوذ کے مختلف الفاظ سکھائے ہیں مثلاً غصہ کے وقت تعوذ کے یہ الفاظ ہیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

صحيح بخاری ، الأدب، باب الحذر من الغضب: ⑤①①⑥، صحيح مسلم ، البر والصلة والآداب، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب: ⑩①⑥②

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے ہوئے تعوذ کے یہ کلمات سکھائے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

سنن أبی داود کتاب الصلاۃ باب فیما یقولہ الرجل عند دخولہ المسجد :۴۶۶

اسی طرح اور بھی بہت سے مواقع پر مختلف الفاظ تعوذ سکھائے گئے ہیں لہذا ہمیں چاہیے کہ تعوذ کے جو کلمات جس موقع پر پڑھنے کے لیے سکھائے گئے ہیں ان کلمات کو اسی موقع پر پڑھا جائے قرآن کی تلاوت سے قبل بوقت غصہ تعوذ والے الفاظ یا بوقت دخول مسجد تعوذ والے کلمات پڑھنے کی بجائے وہی الفاظ اپنائے اور پڑھے جائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر پڑھے ہیں۔کہ خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا طریقہ ہے۔

قرآن چھونے سے پہلے طہارت حاصل کریں

مصحف کو چھونے کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾

''اسے صرف پاک صاف لوگ ہی چھوتے ہیں'' [الواقعہ ۵۶/ ۷۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یمس القرآن إلا طاھر۔

مصحف کو طاہر کے علاوہ اور کوئی نہ چھوئے۔

مستدرك حاكم: ۵۸۴/۳

یعنی مصحف کو چھونے کے لیے انسان کا طاہر ہونا لازمی اور ضروری ہے۔لہذا حائضہ عورت اور جنبی مصحف کو نہیں چھو سکتے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالی نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو طہارت حاصل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَإِن كُنتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا﴾ (المائدۃ : 6)

''اگر تم جنبی ہو تو طہارت حاصل کرلو (یعنی غسل کرلو)''

نیز فرمایا:

﴿وَلاَ تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىَ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللهُ﴾ (البقرۃ : 222)

اور تم ان (حائضہ عورتوں) کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں تو جب وہ طہارت حاصل کرلیں (یعنی غسل کرلیں) تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا انکے پاس جاؤ۔

رہا زبانی قرآن حکیم کی تلاوت کرنا تو اسکی ہر حالت میں رخصت واجازت ہے۔

قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے

تلاوت قرآن مومنین کی نشانی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾ [البقرۃ ۲/ ۱۲۱]

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے''

قرآن حکیم پر مکمل ایمان لاؤ اور اسے سمجھو

اسی طرح قرآن حکیم کی حرمت وعزت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کو پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اس پر ایمان لایا جائے اور اسکے احکامات پر عمل پیرا ہوا جائے اور تمام تر احکامات مانے جائیں۔ یہ نہ ہو کہ جو حکم من کو بھایا اسے مان لیا اور جس سے اپنے مفادات کو زد آتی ہو اسے چھوڑ دیا یہ اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑا جرم ہے:

﴿ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاء مَن يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنكُمْ إِلاَّ خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ (البقرة : 85)

''کیا تم کتاب کے کچھ حصہ کو مانتے ہو اور کچھ کو نہیں مانتے ؟ تم میں سے جو بھی ایسا کام کرے گا اسکا بدلہ صرف اور صرف یہ ہے کہ دنیا میں اسے رسوائی ملے گی اور آخرت میں اسے سخت ترین عذاب سے دو چار کیا جائے گا اور اللہ تعالی تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔''

اور اسکے احکامات پر عمل کرنے کے لیے اسے سمجھنا اس میں غور وفکر کرنا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور اللہ تعالی نے اس کتاب عزیز کو سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کیلیے نہایت ہی آسان بنا دیا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر : 17)

''اور ہم نے یقیناً قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ؟۔''

ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کے آداب احکامات اور عزت وحرمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسکے حقوق کو ادا کریں اسکی تلاوت کریں جیسا کہ تلاوت کرنیکا حق ہے اس پر ایمان لائیں جسطرح سے ایمان لانے کا حق ہے اس کو سمجھیں جس طرح سمجھنے کا حق ہے اس پر عمل پیرا ہوں جسطرح عمل پیرا ہونیکا حق ہے اور اسکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدر کریں جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن کے فوائد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾(فاطر: ۲۹)

''جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم و تباہ نہیں ہوگی''

تمہیدی کلمات:

قرآن مجید ایک ایسی باعظمت کتاب ہے جس کے ہر پہلو میں امتیازیت کا مظہر ہے جس نے جہالت اور گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر انسان کو امن کا راستہ دکھایا، اخلاقیات کا درس دیا، ہر ایک کے حقوق کا تحفظ کیا، جس نے سابقہ امم کی ذلت وادبار کے قصص سنا کر ترقی اور ارتقاء کے گن سکھائے۔

قرآن کریم کی خوبیاں اور فضائل بے شمار ہیں۔ اس کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ انسان کی فلاح کا ضامن ہے۔ خوش گوار زندگی بسر کرنے کا نہایت جامع اور آسان دستور العمل ہے۔ اس کے احکام و نواہی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ بناوٹ سے پاک ہیں۔ بالکل صاف صاف ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے چند فوائد ذکر کریں گے۔

تلاوت قرآن کرنے والے مؤمن

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿الَّذِيْنَ ءَ اتَيْنَا هُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ﴾ (البقرہ:۱۲۱)

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے (ایسے) پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔''

قرآن پڑھنے والے بے ضرر تاجر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾(فاطر: ۲۹)

''جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم و تباہ نہیں ہوگی''

تلاوت قرآن کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ﴾ (۳۹/ الزمر ۲۳)

''اللہ تعالی نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) باہم ملتی جلتی (ہیں) اور بار بار پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہوکر) اللہ تعالی کے ذکر کی طرف (متوجہ) ہوجاتے ہیں، یہی اللہ تعالی کی ہدایت ہے' اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالی گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

تلاوت پر صدقہ کے برابر ثواب

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آواز بلند قرآن کریم پڑھنے والا شخص ظاہری صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ قرآن پڑھنے والا شخص چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔''

ابو داؤد، الصلاۃ، باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل (۱۳۳۳)

قرآن کی تلاوت اور ساری رات کا قیام

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے رات میں سو آیات تلاوت کیں اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھ دیا جاتا ہے''

مسند احمد (٤/ ١٠٣) والدارمی (٣٤٥) وصحیح الجامع الصغیر (٤٦٦٨) صحیح

ہر حرف پر دس نیکیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ))

''جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (یعنی الم کہنے سے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔''

ترمذی، ثواب القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا ..... (۹۲۹۱۰ و الصحیحة (٦٦٠)

قرآن پڑھنے والے کی خوشبو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ))

''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ ترنجبین (نارنگی) جیسی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی ہے اور اسکا ذائقہ بھی اچھا ہے''

((وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ))

''اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ کھجور جیسی ہے اسکی خوشبو نہیں لیکن اسکا ذائقہ میٹھا ہے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

''اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔خوشبو دار پودے(جیسے گلاب وغیرہ) کیطرح ہے کہ جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ تلخ ہے''

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ))

''اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔انلائس(تمہ) جیسی ہے جس میں خوشبو نہیں اور اسکا ذائقہ بھی کڑوا ہے''

صحیح بخاری، فضائل القرآن،باب فضل القرآن علی سائر الکام(۵۰۲۰)صحیح ومسلم، صلاة المساخرین(۷۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوحُ رِیحُهُ فِی کُلِّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَیَرْقُدُ وَهُوَ فِی جَوْفِهِ کَمَثَلِ جِرَابٍ وُکِیَ عَلَی مِسْکٍ))

''قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو(اس کے بعد)اسکی تلاوت کرتے رہو،یاد رکھو!قرآن پاک کی مثال جب کوئی اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اور اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ۔پھر وہ (غافل ہو کر)سویا رہا حالانکہ قرآن مجید اسکے دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے لیکن اسکا منہ (رسی سے) باندھا گیا ہے"

ترمذی، فضائل القرآن، باب جاء فی سورة البقرة، وآیة الکرسی(۲۸۷۶)وابن ماجه(۲۱۷) صحیح

تلاوت قرآن کرنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنَ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ۔وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))

"قرآن مجید (کی) تلاوت کا ہر ماہر نیک بزرگ اور کاتب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے، پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔"

صحیح بخاری، التفسیر باب سورة عبس(۴۹۳۷)وصحیح مسلم (۷۹۸)

قرآن عزتیں دیتا ہے

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ یَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَیَضَعُ بِهِ آخَرِینَ))

""یہ وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے بہت سی قومیں ذلیل، تباہ اور برباہوجاتی ہیں اور بہت سی قوموں کو اللہ عزت وعروج نصیب کردیتا ہے۔"

صحیح مسلم، فضائل القرآن (۱۸۹۷)وابن ماجه(۲۰۶)

مانگی ہوئی چیز ضرور ملے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زور دار آواز سنی اپنا سر اٹھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا' اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے (وہ یہ ہیں)

فَاتِحَةُ الْكِتَاب — سورۃ فاتحہ

وَخَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ — سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات

مزید فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔

مسلم، فضائل القرآن، باب فضل الفاتحه و خواتيم سورة البقره (۱۸۷۷)

قاری قرآن قابل رشک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حسد (رشک) صرف دو شخصوں پر (جائز) ہے، ایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور اس کا پڑوسی اسے سن کر کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی طرح پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا، دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے، پھر کوئی اس پر رشک کرتے ہوئے کہے کہ کاش مجھے بھی یہ مال میسر آتا تو میں بھی اسے اسی طرح صرف کرتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن عزت دیتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ))

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (تحقیق کے لیے) رات کے وقت اتری تو آپ کے لیے چراغ سے روشنی کی گئی آپ نے میت کو قبلے کی طرف سے پکڑا"

اور فرمایا کہ:

((رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ))

" اللہ تعالی تم پر رحم کرے تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے"

آپ نے اس کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھی۔

جامع ترمذی

، الجنائز ، (١٠٥٧)

قرآن روز قیامت سفارشی ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ))

" قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن قیامت کے روز ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اسکی تلاوت کرتے رہے۔"

مسلم ، صلاةالمسافرين وقصرها ، باب فضل قرائة القرآن

(٨٠٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا بہترین انسان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے''

بخاری ، فضائل القرآن ، باب خیرکم من تعلم القرآن و علمه (۵۰۲۷)

حافظ قرآن معزز فرشتوں کے ساتھ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' قرآن مجید کا ماہر شخص معزز لکھنے والے ، اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا ۔ اور جو شخص قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر تلاوت کرنا مشکل ہوتا ہے تو اسکے لیے دہرا اجر ہے'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ: اس شخص کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اسکا حافظ ہے ۔۔۔۔ [وہ معزز فرشتوں کی صف میں ہوگا]

مسلم ، صلاة المسافرين وقصرها ، باب فضل الماهر فی القرآن والذی يتتعتع فيه (۷۹۸)

تلاوت کرنے والوں پر رحمت کی برسات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَااجْتَمَعَ قَومٌ فِی بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالی کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ایک دوسرے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھاتے ہیں ،ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے۔''

صحیح مسلم، الذکر والدعا ء باب فضل الجتماععل تلاوۃالقرآن وعلی الذکر (٦٨٥٣)وابوداود (٤٩٤٦)

سورہ فاتحہ کی برکت

سیدنا ابوسعید خدریا فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کسی سفر میں گئے انہوں نے عرب کے کسی قبیلہ میں جا کر پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ان کی مہمان نواز کرنے سے انکار کر دیا پھر اتفاق سے اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے کہا تم صحابہ کرام کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ تو ابو سعید نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! جھاڑ پھونک تو کرتا ہوں مگر اللہ کی قسم ہم نے تم سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اس لیے میں دم نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم ہمارے لیے کچھ اجرت مقرر کرو (تو پھر دم کروں گا جب) ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر صحابہ کو رضا مند کر لیا تو میں گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو فوراً ہی وہ شخص تندرست ہو گیا۔ گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے ہیں اور وہ اٹھ کر چلنے لگا ایسا معلوم ہوا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ (حضرت ابوسعیدا) فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر ان کو راضی کیا تھا دے دی تو بعض لوگوں نے کہا (اس کو) تقسیم کر لو مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ حتی کہ ہم نبی ﷺ کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور جو کچھ ملا ہے وہ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

بخاری، الاجارة، با ما یعطی فی الرقیة.....(۲۲۷۶)

سورۃ البقرہ کی تلاوت اور تہجد کا ثواب

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات میں پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہوں گی''

بخاری، فضائل القرآن، باب سورة البقرة (۵۰۰۹) ومسلم (۸۰۷)

ایک دوسری روایت میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے سورۃ البقرہ کی آخری آیات تلاوت کیں اسے قیام اللیل سے کفایت کریں گی''

فتح الباری (۸/ ۶۷۳)

سورت بقرہ تلاوت سے شیطان بھاگ جاتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَجْعَلُو بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِى يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ))

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے فرار ہو جاتا ہے جس گھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔''

صحیح بخاری (٤٣٢)وصحیح مسلم ، صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ النافع فی البیت وجوازھا فی المسجد(١٨٢٠) وسنن ابوداود (١٠٤٣)

سورہ بقرہ پڑھنا باعث برکت ہے

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہو ئے سنا:

((اقْرَؤُوا سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكَهَا حَسَرَةٌ وَلَا تَسْطَتِيعُهَا الْبَطَلَةُ))

''سورۂ بقرہ تلاوت کیا کرو ،اسے پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت اور جادوگر اس کی تاب نہیں لا سکتے۔''

صحیح مسلم ، فضائل القرآن ، باب فضل قراء ۃالقرآن(١٨٧٤)

سورہ بقرہ اورسورہ آل عمران کی سفارش

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((اقْرَؤُوْا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عَمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ))

''' زہراوین' کی تلاوت کرو اور وہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہیں(روز قیامت یہ اپنے پڑھنے والے کے پاس روشنی کی شکل میں)ان کے آگے آگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی گویا وہ دو بادل ہیں یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن سے روشنی چمکتی ہے یا صفبستہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کئے ہوئے) اپنے پڑھنے (یا یاد کرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورۃ بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کو پڑھنا (حفظ کرنا) باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر لوگ اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

بخاری، فضائل القرآن، باب فضل قرآة القرآن وسورة البقرہ(٨٠٤)وابن حبان(١١٦)وصحیح الجامع الصغیر(١١٧٦)

سورۃ بقرہ کی تلاوت باعث برکت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسکا پڑھنا باعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔

مسلم، صلاة المسافرین وقصرها ، باب فضل قرائة القرآن... (٨٠٤)

آپ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے دور بھاگ جاتا ہے۔

مسلم، صلاةالمسافرین وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة فی... (٧٨٠)

آیت الکرسی کے سبب جنت کا داخلہ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ))

''جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے جنت میں جانے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی، یعنی جونہی موت آئے گی فوراً جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچ جائے گا۔"

سنن النسائی الکبری، عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب من قرأ آیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ (۹۹۲۸)و شعب الایمان (۲۳۹۵)و المعجم الکبیر (۷۵٤۸) والصحیحۃ (۹۷۲)

شیطان کے حملے سے محفوظ

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک محافظ فرشتہ ساری رات اسکی محافظت کرتا ہے اور وہ ساری رات شیطان کے حملے سے محفوظ رہتا ہے۔"

بخاری ، بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ (۳۲۷۵) (۲۳۱۱)

فرشتہ نگران مقرر ہو جاتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا: پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے کھجوریں سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا ،اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے اظہار معذرت پر میں اسے چھوڑ دیا ،صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ،اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کہا کیا تھا ؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کو رونا رویا' اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا ،اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے ،ابھی وہ پھر آئے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

،رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا ۔اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا ،اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر پھر غلہ اٹھانے لگا ،تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ۔لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے ،میں محتاج ہوں ،بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے ۔اب میں کبھی نہیں آؤں گا ،مجھے رحم آ گیا،اس لیے اسے چھوڑ دیا آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا: کہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے ،اور وہ پھر آئے گا ،تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظا رمیں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا،تو میں نے اسے پکڑ لیا ،اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہوگیا ہے ۔یہ تیسرا موقع ہے ،ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے ،لیکن تم باز نہیں آئے اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھادوں گا جس سے اللہ تعالی تمہیں فائدہ پہنچائے گا ،میں نے پوچھا ،وہ کلمات کیا ہیں ؟اس نے کہا ،جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی ﴿ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ﴾ پوری پڑھ لیا کرو ،ایک نگران فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہیں آ سکے گا ،اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا ۔صبح ہوئی تو رسول کریم نے دریافت فرمایا: گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا معاملہ کیا ؟میں نے عرض کیا ،یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالی مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا ،اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا ،آپ نے دریافت کیا وہ کلمات کیا ہیں ؟میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ کی طرف سے تم پر ایک نگران فرشتہ مقرر رہے گا، اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا، لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے، اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔''

صحیح بخاری، الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا (۲۳۱۱، ۳۲۷۵، ۵۰۱۰)

آیت الکرسی ایک عظیم سورت

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ))

''اے ابو منذر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے پاس قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کیا ﴿اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

((لِيَهْنَكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ))

''اے ابو منذر! تمہارا علم تمہیں مبارک ہو۔''

صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی (۸۱۰) وسنن ابو داؤد (۱۴۶۰)

سورۃ کہف روشنی کا سبب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کرتا ہے تو اسکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشنی دو جمعوں تک باقی رہتی ہے۔

صحیح الترغیب والترھیب(۷۳٦) وصحیح الجامع الصغیر(٦٤٧٠)

سورۃ کہف فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کا ذریعہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل سورۃ الکھف....(۸۰۹)

سفارش کرنے والی سورت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ الملک کی تلاوت کرتا رہا تو یہ سورت اسکے حق میں سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔''

ابو داود، الصلاۃ (۱٤۰۰) و ھدایۃ الرواۃ (۲/ ۳۸۰) حسن

تہائی قرآن کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَأَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

''اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہوں''

جس قدر ممکن تھا لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾ تلاوت فرمائی اور اندر تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمارے خیال سے آسمان سے کوئی پیغام آیا ہے کہ آپ اندر تشریف لے گئے ہیں پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اِنِّیْ قُلْتُ لَکُمْ سَأَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تہائی قرآن تلاوت کروں گا ،سن لو ، یہ (اکیلی) سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین باب فضل قراء ۃقل ھو اللہ احد (۱۸۸۸)وسنن ترمذی (۲۹۰۰)

پورے قرآن پڑھنے کا ثواب والا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَیَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِی لَیْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَیْهِمْ وَقَالُوا أَیُّنَا یُطِیقُ ذَلِكَ یَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ))

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)''

بخاری، تفسیر القرآن، باب فضل قل ھو اللہ احد (۵۰۱۵) ومسلم (۸۱۱)

سورۃ اخلاص اور پورے قرآن کا ثواب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ))

''سورۃ اخلاص کا تہائی قرآن کے برابر ثواب ہے اور سورۃ الکافرون کا چوتھائی قرآن کے برابر ثواب ہے''

صحيح الجامع الصغير (٤٢٨١) والصحيحة (٥٨٨)

یعنی سورۃ اخلاص تین بار پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے اور سورۃ الکافرون چار بار پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

سورۃ اخلاص کی محبت جنت لے گئی

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر کا (امیر) مقرر کر کے بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز میں تلاوت سناتا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کے ساتھ اسے ختم کرتا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ هَذَا))

''اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتا ہے؟''

انہوں نے اس سے پوچھا یہ رحمان کا تعرف ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اسے پڑھتا رہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ))

''اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے۔''

صحيح بخاری، توحيد باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ (٧٣٧٥) وصحيح مسلم (١٨٩٠) وسنن نسائی (٩٩٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ قرآن کا جنت میں مقام

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ، فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ))

''صاحب قرآن سے کہا جائے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا پڑھ اور چڑھتا جا، وہ پڑھے گا اور چڑھتا جائے گا ہر آیت کے بدلے ایک درجہ چڑھے گا حتیٰ کہ وہ آخری چیز (آیت) جو اس کے پاس ہوگی پڑھ دے گا۔''

سنن ابن ماجه، الأدب، باب ثواب القرآن (٣٧٨٠) و مسند أحمد (١١٣٧٨)

سورۃ اخلاص سے محبت جنت لے جائے گی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''واجب ہوگئی'' میں نے کہا کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا: جنت۔''

أبوداود، الوتر، باب فی الاستغفار ( )

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) کو پڑھا حتیٰ کہ اسے دس مرتبہ ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیں گے۔''

جامع ترمذی (٨٩٧)، صحیح

قرآن سے خالی دل ویران گھر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص کا دل قرآن سے خالی ہو تو وہ (یا اس کا دل) ویران گھر کی طرح ہے۔''

ترمذی ، ثواب القرآن، باب(۲۹۱۳)والدارمی(۳۳۰۶) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح

ہے۔

قرآن کی تعلیم پر نہ چلنے والے کافر، ظالم اور فاسق

جو انسان اپنی زندگی میں روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے فیصلے اس کے مطابق نہیں کرتا۔ بس وہ ظالم، فاسق اور کافر ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾

''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی (قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں''

(المآئدہ: ٤٤)

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (قرآن) کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں'' (المآئدہ :٤٥)

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾

''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی (کتاب قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں'' (المآئدہ:٤٧)

قرآن کو پس پشت ڈالنے والے روز قیامت اندھے منہ

ایسے انسان کی دنیوی زندگی اور معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور آخرت میں یہ اندھا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اٹھایا جائے گا پھر چیخے چلّاے گا۔

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى، قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِى أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا، قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى﴾

''اور (ہاں) جو میرے ذکر (قرآن) سے روگردانی کرے گا اسکی زندگی تنگی میں رہے گی۔ اور ہم اسے روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو (دنیا) میں دیکھتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے'' (طٰہٰ: ١٢٤.١٢٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾

''جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' [لقمان : ۱۳]

تمہیدی کلمات:

حکیم لقمان کا مکمل نام لقمان بن باعوراء بن ناحور بن تارخ بعض نے لقمان بن عنقاء بن سرون کہا ہے۔سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لقمان مصر کے سیاہ فام حبشیوں میں سے تھے ان کے ہونٹ موٹے موٹے تھے ،اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت ودانائی عطا کی تھی مگر نبوت نہیں جیسا کہ باری تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ﴾ [اللقمان : ۱۲]

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی۔''

یعنی یہ نبی نہیں بلکہ اک نیک اور موحد آدمی تھے اور دارزی کا کام کرتے تھے۔اللہ ان پر رحمت فرمائے۔آمین

[تفسير ابن كثير(٣/ ٤٨٦) وتفسير ابن ابى حاتم(رقم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحدیث ۱۷۵۳۰)]

انہیں علم و معرفت، سیانت داری اور راست بازی جیسے انعامات سے نوازا گیا تھا۔ ان کے بہت زیادہ حکیمانہ مقولے زباں زد عام و خاص ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بقول حکیم لقمان ایک حبشی غلام تھے۔ ان کے ہونٹ موٹے اور پاؤں پھٹے ہوئے تھے۔ ایک دفعی نشست لگائے بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا تو وہی شخص نہیں ہے جو فلاں فلاں جگہ پر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: پھر تم اس مقام پر کیسے فائز ہو گئے؟ انھوں نے کہا کہ سچ بولنے اور فضول کاموں سے اجتناب نے مجھے اس مرتبے پر پہنچایا ہے۔

حضرت خالد بن ربعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حکیم لقمان ایک حبشی غلام اور بڑھئی تھے۔ ان کے مالک نے ان سے کہا: ہمیں یہ بکری ذبح کر دو۔ انھوں نے اس کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ: اس میں سے دو بہترین حصے نکال کر دو۔ انھوں نے اس کی زبان اور دل نکال کر پیش کر دیے۔ کچھ دیر گزری تو مالک نے کہا: اس دوسری بکری کو بھی ذبح کر دو۔ انھوں نے اسے بھی ذبح کر دیا تو مالک نے کہا: اس کے دو بدترین حصے نکال کر دو۔ انھوں نے اس کی بھی زبان اور دل نکال کر پیش کر دیے۔ ان کے مالک نے کہا: میں نے تمہیں کہا تھا اس کے دو بہترین حصے نکال کر دو تم نے دل اور زبان کو نکال کر سامنے کیا، اب میں نے کہا اس کے دو بدترین حصے نکال کر پیش کرو تب بھی تم نے زبان اور دل کو نکال کر پیش کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حکیم لقمان نے جواب میں کہا: اگر یہ حصے سنور جائیں تو ان سے بہترین حصہ کوئی نہیں ہے اگر یہ خراب ہو جائیں تو ان سے بدترین حصہ کوئی نہیں ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول وہ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے اور ان کے خالہ زاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائی بھی۔ ایک دفعہ انھوں نے ایک آدمی کو طرف گہری نظر سے دیکھتے ہوئے مشاہدہ کیا تو کہنے لگے: اگر تمہیں میرے دو موٹے موٹے ہونٹ دکھائی دے رہے ہیں تو یاد رکھو ان سے رقت آمیز کلام صادر ہوتا ہے اور اگر تم مجھے سیاہ فام ہونے کی وجہ سے دیکھ رہے ہو تو سن لو کہ میرا دل بالکل سفید ہے۔

[الجامع لاحکام القرآن(١٤/ ٥٦ . ٥٧)]

حکیم لقمان کا بیٹا

حکیم لقمان کا بیٹے کے نام میں مختلف قول ہیں۔اس کا نام شکم یا انعم یا بابان تھا۔حکیم لقمان کی بیوی اور بیٹا پہلے مشرک تھے لیکن حکیم لقمان کی تبلیغ کے نتیجے میں وہ دونوں موحد یعنی توحید پرست بن گئے تھے۔

[النکت والعیون (٤/ ٣٣٣)وروح البیان(٧/ ٩٤)]

پہلی نصیحت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾

''جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' [لقمان : ١٣]

اس مقام پر حکیم لقمان اپنے بیٹے کو خصوصی نصیحت کر رہے ہیں، چونکہ وہ انہیں دنیا بھر سے محبوب تھے اور یہ اس پر دنیا بھر سے زیادہ مشفق ہیں لہٰذا انھوں نے اسے اپنے علم میں سے سب سے عمدہ باتیں بتائیں۔ اسے سب سے پہلی نصیحت یہ کی ہے کہ وہ صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے پھر اسے شرک سے ڈراتے ہوئے کہا ''یقیناً شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ [الانعام : ۸۲]

''جو لوگ ایمان دار ہو گئے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا۔''

تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم میں سے کون سا شخص ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہ کیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے تم کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی۔

﴿يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [لقمان : ۱۳]

''اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا یقیناً شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔''

یہاں ''شرک'' کو ''ظلم'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ایمان کو ''ظلم'' سے خلط ملط کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے شرک سے ملوث نہ کیا ہو۔ شرک ناقابل معافی جرم ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِافْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ [النساء: ٤٨]

''اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی''

شرکت کتنا بڑا شرک ہے اس کا ترمذی شریف کی حدیث قدسی سے اندازہ لگائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً))

''اے آدم کے بیٹے! اگر تم میرے پاس زمین بھراؤ کے برابر گناہ کر کے آؤ اور اس حال میں ملو کہ تم نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ پر زمین کے بھراؤ کے برابر مغفرت کر دوں گا''

[جامع ترمذی، الدعوات(۳۵٤۰)]

دوسری نصیحت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ، وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [لقمان:١٤]

'اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے، اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا ہاں دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اس کے راستے پر چلنا پھر تم کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کام تم کرتے رہے میں سب سے تم کو آگاہ کروں گا''

حضرت لقمان دوسری وصیت کرتے ہیں اور وہ بھی دوزخ اور تاکید کے لحاظ سے واقع ایسی ہی ہے کہ اس پہلی وصیت سے ملائی جائے ۔ یعنی ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرتے رہو۔ عموما قرآن کریم میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً﴾

[الاسراء:۲۳۔۲٤]

''اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا، اور ان سے بات ادب سے کرنا اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما۔''

والدین سے حسن سلوک کی تلقین رسول اللہ ﷺ نے کئی ایک مقامات پر فرمائی ہے اور والدین کی نافرمانی کرنے کی وعید بھی سنائی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهُ أَن يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

''جسے اچھا لگے کہ اس کی عمر لمبی کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے تو وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنی رشتہ داری کو ملائے۔''

[مسند أحمد (٣/ ٢٦٦) وصحيح الترغيب والترهيب (٢٤٨٨)]

آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَيْحَكَ !الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ».

''تیرا کچھ نہ رہے (ہائے افسوس) اپنی ماں کے قدموں سے چمٹ جا! جنت وہیں ہے۔''

[ترمذی، (٢٧٨١) وابن ماجه (٢٧٨١)]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نفلی عبادت قبول فرماتے ہیں اور نہ ہی فرضی۔

عَاقٌّ	والدین کا نافرمان
مَنَّانٌ	احسان جتلانے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدْرِ اور تقدیر کو جھٹلانے والا

[صحيح الترغيب» البر والصلة» باب الترهيب من عقوق الوالدين (٢٥١٣)]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفُهُ ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ، ثُمَّ رُغِمَ أَنْفُهُ ، قِيْلَ : مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ ، أَحَدَهُمَا أَوْكِلَيْهِمَا ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

''ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر (بھی ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔''

[صحيح مسلم ،البروصلة والادب، باب رغم انف من.....الخ(٢٥٥١)، ومسند احمد(٨٥٦٥)]

آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں ۔ گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کیساتھ سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو نہیں دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ انکے ہیں ادا کرتے رہو۔ ایسی باتیں ان کی نہ مانو بلکہ ان کی تابعداری کرو جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دونگا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گذار تھا۔ جب مجھے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگی بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا۔ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤنگی نہ پیوگی اور یونہی بھوکی مرجاؤنگی ۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کردیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوارہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل میں تنگ ہوا اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا خوشامدیں کیں سمجھایا کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے باز آجاؤ۔ یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں ۔ اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور اس کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہاری ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کرکے سب نکل جائیں تو بھی میں اخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑونگا پر نہ چھوڑونگا ۔ اب میری ماں مایوس ہوگئیں اور کھانا پینا شرع کردیا۔

[تفسیر ابن کثیر (٤/ ٢٣١) واسد الغابہ (٢/ ٢١٦)]

تیسری نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ﴾ [لقمان: ١٦]

”اے میرے پیارے بیٹے! حقیقت یہ ہے کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی چیز کسی بے سوراخ پتھر یا آسمان و زمین میں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ باریک بین اور خبر گیر ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر یہ ذرے کے برابر کام کسی محفوظ و مصئون بے سوراخ پتھر میں ہو یا آسمان و زمین کے کسی بھی حصے میں چھپا ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اسے پیش کر دیں گے کیونکہ کوئی بھی چھپنے والی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی۔ آسمان و زمین کی رائی کے برابر بھی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ باریک بین اور خبر گیر ہے یعنی اس کا علم انتہائی لطیف و شفاف ہے کوئی چیز کتنی ہی باریک اور لطافت آمیز کیوں نہ ہو، اس سے چھپ نہیں سکتی۔ وہ تو تاریک رات میں چلنے والہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی آگاہ ہے۔ [تفسیر ابن کثیر (٤/ ٢٣٣)]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حکیم لقمان کے بیٹے نے ان سے دریافت کیا کہ اگر میں کوئی گناہ کروں ایسی جگہ پر کہ یہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا تو اس کا علم اللہ کو کیسے ہو گا؟ انھوں نے یہ آیت پڑھ کر اسے جواب دیا۔ [الجامع لاحکام القرآن(١٤/ ٦٣)]

چوتھی نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ [لقمان: ١٧]

''اے میرے پیارے بیٹے! نماز کی پابندی کرو''

''نماز قائم کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حدود و فرائض اور اوقات کا خیال رکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور عبادات میں اہم ترین عبادت نماز ہے یہ وہ فریضہ ہے جس کے متعلق سب سے پہلے باز پرس ہوگی۔ نماز دین کا ستون ہے، جنت کی کنجی، ارکان اسلام میں سے ایک اور بندہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ اسی لیے دور رسالت میں مسلمان ہونے والے کو سب سے پہلے نماز سکھائی جاتی۔ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک اور تمام صغیرہ گناہوں کو مٹا دینے والی ہے اور نماز کی ادائیگی عمر کے دسویں سال کے بعد فرض ہو جاتی ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک ہر صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾[البقرة:٤٣]

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

گناہوں کے کفارے کے لیے بہترین چیز نماز ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا گیا نہیں بالکل نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' [جامع ترمذی(٢٨٦٨) حدیث حسن صحیح]

نماز اس کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کفر کی نشانی بتائی گئی ہے۔ بے نماز انسان روز قیامت جہنم کے عذابوں سے دوچار ترک صلاۃ کی وجہ سے کیا جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔''

[صحيح مسلم، الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (٨٢)]

پانچویں اور چھٹی نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿يٰبُنَى.....وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [لقمان: ١٧]

''اے میرے پیارے بیٹے! نیکی کی بات کہو اور برائی سے منع کرو۔''

اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق لوگوں کو نیک کام کرنے اور برے کاموں سے باز رہنے کی تلقین کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [آل عمران: ١١٠]

تم بہترین امت ہو۔ جنہیں لوگوں کی (ہدایت) کے لئے نکالا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الاعراف: ١٩٩]

اے پیغمبر عفو و درگزر اختیار کر نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے اعراض کر۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [التوبه: ٧١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مومن مرداور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں ۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))

''جوشخص تم میں سے کسی برائی کو(ہوتے)دیکھے تواسے اپنے ہاتھ سے بدل(روک) دے۔اگر(ہاتھ سے روکنے کی)طاقت نہیں ہے توزبان سے (اس کی برائی واضح کرے)اگراس کی بھی طاقت نہ ہوتودل سے (اسے براجانے)اورایمان کا کمزورترین درجہ ہے''

[صحيح مسلم »الايمان :٤٩]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا ہے اور اس کی جو ان حدوں میں مبتلا ہونے (انہیں پامال کرنے)والا ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک کشتی پر سوار ہوئے)انہوں نے کشتی کے(اوپراور نیچے والے حصوں کے لئے)قرعہ اندازی کی ،پس ان میں سے بعض اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے ۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی لینے کی طلب ہوتی تو وہ اوپر آتے اور بالانشینوں پر سے گزرتے (جو انہیں ناگوار گزرتا)چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے نچلے حصے میں سوراخ کر لیں (تاکہ اوپر جانے کی بجائے ،سوراخ سے ہی پانی لے لیں)اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا اچھا ہو)پس اوپر والے نیچے والوں کو ان کے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارادے پر چھوڑ دیں (انہیں سوراخ کرنے سے نہ روکیں اور وہ سوراخ کرلیں)تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے (کیونکہ سوراخ کے ہوتے ہی ساری کشتی میں پانی جمع ہو جائے گا ،جس سے کشتی تمام مسافروں سمیت غرق آب ہو جائے گی)اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے)تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جائیں گے''

[صحیح بخاری ، الشرکة ،باب هل یقرع فی القسمة؟(۲٤۹۳)]

ساتویں نصیحت:

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿یٰبُنَیَّ ..... وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾

[لقمان : ۱۷]

''اے میرے پیارے بیٹے ! اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کر، یہ بہت بڑے کاموں میں سے ہے۔''

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے والے کو لوگوں کی طرف سے اذیت ضرور ہوتی ہے، اسی لیے اس پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

کچھ مفسرین نے کہا ہے کہ اس دنیا میں پیش آمدہ بیماریوں اور دکھوں پر صبر کرنا مراد لیا گیا ہے یعنی انسان کو اس قدر آہ و فغاں کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کر بیٹھے۔ یہ بھی اچھی تفسیر ہے کیونکہ یہ زیادہ جامع ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ «ذلك» سے مراد نماز کی پابندی، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور دنیا میں دیگر پیش آمدہ مشکلات پر صبر و تحمل کا مظاہرہ ہے۔ یہ سب کام عزم و ہمت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متقاضی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُو اصْبِرُوا وَصَابِرُو﴾ [آل عمران:۲۰۰]

''اے ایمان والو!صبر کرو اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹے جمے رہو۔''

﴿أَنَّمَا يُوَفَّى الصَّبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ۱۰]

''صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر دیا جائے گا بغیر حساب کے''

﴿وَلَمَن صَبَرَ وَ غَفَرَ أَنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الأُمُورِ﴾ [الشوری: ۷۳]

اور البتہ جس شخص نے صبر کیا اور معاف کر دیا بلاشبہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَن يَتَصَبَّر يُصَبِّرهُ اللّٰهُ۔ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءَ خَيْرٍ«»ا وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))

اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے زیدہ بہتر اور وسیع تر ہو۔

[صحیح بخاری، الزکوۃ، باب الاستفاف عن المسالة(۱٤٦۹)وصحیح مسلم(۱۰۵۳)]

حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَجَبًا لِأَمرِ الْمُومِنَ اِنَّ أمرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ«»، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: أَنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَأَنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا له »

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔اس کے ہر کام میں اس کیلئے بھلائی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔اگر اسے خوش حالی نصیب ہو اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے،تو یہ شکر کرنا بھی اس کیلئے بہتر ہے(یعنی اس میں اجر ہے)اور اگر اسے تکلیف پہنچے،تو صبر کرتا ہے،تو یہ صبر کرنا بھی اس کیلئے بہتر ہے(کہ صبر بھی بجائے خود نیک عمل اور باعث اجر ہے)

[صحیح مسلم، الزھد، باب المومن امرہ کلہ خیر(۲۹۹۹)]

آٹھویں نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ﴾[لقمان: ۱۸]

''اور(ازراہِ غرور)لوگوں سے گال نہ پھلانا''

امام قرطبی رحمہ اللہ کے ہاں اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم تکبر اور خود پسندی کی بنا پر لوگوں کو حقیر سمجھتے ہوئے ان سے رخ نہ پھیرو۔

[الجامع لاحکام القرآن(۱٤/ ٦٥)]

اس آیت مبارکہ سے مراد دوسروں کے ساتھ محبت والفت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ہے اور یہ بہت بڑی نیکی ہے رسول اللہ نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ اَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

''کسی بھی نیکی کے کام کا معمولی نہ سمجھو،خواہ اپنے بھائی سے کشادہ چہرے سے ملنا ہی کیوں نہ ہو'' [صحیح مسلم،]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا''

یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ: کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جوتے اچھے ہوں (کیا یہ تکبر ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جمیل، یعنی خوبصورت اور آراستہ ہے اور جمال یعنی اچھائی وآرائستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر تو یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں کو حقیر وذلیل سمجھا جائے۔''

[مسلم، الأیمان، باب تحریم الکبر وبیانه(٢٦٥)وترمذی(١٩٩٩)]

نویں نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ [لقمان: ١٨]

''اور زمین پر اکڑ پر بھی نہ چلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔''

''زمین پر اکڑ کر نہ چلو'' کے بارے میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بے مقصد اور خود پسند ہو کر چلنا ہے۔ کیونکہ ایسے اخلاق کے مالک فخر اور تکبر میں ضرور مبتلا ہوتے ہیں۔ لہٰذا ((مرح)) وہ شخص ہوتا ہے جو چال ڈھال میں تکبر کا اظہار کرے۔ اور ((فخور)) وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ انعامات شمار کرتا رہے اور اس کا شکر ادا نہ کرے۔ یہ تفسیر امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

[الجامع لاحکام القرآن(١٤/ ٦٦)]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ، تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(بنی اسرائیل)میں ایک آدمی تھا جو ایک دن عمدہ چوغہ(قمیص)پہن کر ،بالوں کو کنگھی کر کے تکبر کے ساتھ اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا (اللہ کواس کی چال بری لگی)اللّٰہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا جا رہا ہے''

[صحیح بخاری، اللباس(٥٧٨٩)]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح مردونکی صورت میں جمع کیا جائے گا یعنی ان کی شکل مردوں کی سی ہوگی لیکن جسم وجثہ چیونٹیوں کی مانند ہوگا اور ہر طرف سے ذلت وخواری کو پری طرح گھیرے گی پھران کو جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ جس کا نام بولس ہے ہانکا جائے گا وہاں ان کو آگ ان پر چھا جائیگی ۔ اوردوزخیوں کا نچوڑ یعنی دوزخیوں کے بدن سے بہنے والا خون، پیپ اور کچ لہوان کو پلایا جائیگا۔جس کا نام طینت الخبال ہے۔ ''

[جامع ترمذی، صفة القيامة والرقائق والورع(٢٤٩٢)وأحمد(٢/ ١٧٩)(٦٦٧٧)]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو روح جسم سے جدا ہوئی اور وہ تین چیزوں سے بری تھی تو وہ جنت میں داخل ہوگی (وہ تین یہ ہیں)

مِنَ الْكِبْرِ تکبر

وَالْغُلُوْلِ خیانت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالدَّيْنِ قرض

[ابن ماجه، الصدقات، باب من ادان دينا (٢٤١٢) صحيح الترغيب (١٣٥١)]

دسویں نصیحت:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ [لقمان: ١٩]

''تم اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو برے اخلاق سے منع کرنے کے بعد عمدہ اخلاق اپنانے کا سبق دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔

[الجامع لاحكام القرآن(١٤/ ٦٦)]

میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ نہ زیادہ تیز چلو اور نہ ہی بالکل آہستہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ تیز رفتاری مومن کی شان ختم کر دیتی ہے۔ البتہ ایک حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ جب آپ چلتے تو سبک رفتاری سے چلتے تھے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ تیز رفتار ہو کر چلتے تھے۔ ان احادیث سے مراد انتہائی سست رفتاری کو چھوڑ کر تیز چلنا ہے۔ حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مذکورہ بالا عادات اپنانے والے کی تعریف سورہ فرقان میں بھی کی ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ [الفرقان: ٦٣]

''رحمٰن کے بندے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِنَّ الدِّینَ یُسْرٌ ، وَلَنْ یُشَادَّ الدِّینُ اِلَّا عَلَبَه ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا ، وَاسْتَعِنُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ))

''یقیناً دین آسان ہے اور جو دین میں بے جا سختی کرتا ہے تو دین اس پر غالب آ جاتا ہے پس تم سیدھے راستے پر رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور اپنے رب کی طرف سے ملنے والے اجر پر خوش ہو جاؤ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصے کی (عبادت) سے مدد حاصل کرو''

بخاری ہی کی ایک اور روایت ہے:

((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا ، وَشَیْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ ، الْقَصْدَ تَبْلُغُوا))

''سیدھے راستے پر رہو، میانہ روی اختیار کرو، تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے''

[صحیح بخاری ، المرضی ، باب تمنی المریض الموت(٥٦٧٣)]

گیارہویں نصیحت

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ﴾

''اور آواز کو دھیما رکھو، کیوں کہ سب سے بدترین گدھے کی آواز ہے۔''

[لقمان: ١٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تکلف کے ساتھ آواز کو اونچا نہ کرو ، اسے بقدر ضرورت بلند کرو کیونکہ ضرورت سے زائد آواز بلند کرنا بھی باعث اذیت ہے۔ان دونوں کا اصل مقصد عجز وانکساری ہے۔

﴿اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾ [لقمان : ١٩]امام قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انتہائی بدترین اور انتہائی وحشت ناک آواز گدھے کی آواز ہے کیونکہ گدھا منہ پھاڑ کر آواز نکالتا ہے لہذا اسی لیے اس سے تشبیہ دی گئی ہے کہ کوئی ایسی آواز نہ نکالے۔

[الجامع لاحکام القرآن(١٤/ ٦٧)]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے''

[صحیح بخاری (٣٣٠٣)ومسلم(٢٧٢٩)]

یعنی حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں کہ زیادہ شور مچانا ،چیخنا چلانا اور منہ پھاڑ کر گدھوں کی طرح آوازیں نکالنا اچھے بچوں کی نشانی نہیں ہے۔

بارہویں نصیحت

عثمان بن زایدہ سے مروی ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

((يَا بُنَيَّ لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ ، فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِي بَغْتَةً))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے بیٹے..! توبہ کو مؤخر مت کر، کیونکہ موت تو اچانک آجاتی ہے''

[البیھقی فی شعب الایمان (٦٨٠٢)واسناده موثقون]

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو ایک اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ بیٹا موت کا پتہ نہیں کب آجائے لہذا ہر وقت اللہ سے گناہوں کی توبہ کیا کر کہیں اس امید سے کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے توبہ کو مؤخر مت کرنا۔اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْساً إِذَا جَاء أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴾[المنافقون:١٠-١١]

''اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہاے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی؟ تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔''

﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاء أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ﴾ [النحل:٦١]

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو ایک جاندار کو زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر نہ چھوڑے لیکن ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے، جب وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔''

ہر وقت توبہ کرتے رہنا چاہئے نا جانے کب موت آجائے اور اگر توبہ کی ہوئی تو اللہ سب گناہ معاف کرنے والا ہے،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

''بندہ جب (گناہ کا) اعتراف کرلے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں''

[بخاری ، المغازی، باب حديث الافك(٤١٤١)]

تیرہویں نصیحت

بسام سے مروی ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

((يَا بُنَيَّ جَالِسِ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِ اللهِ، فَإِنَّكَ سَتُصِيبُ بِمُجَالَسَتِهِمْ خَيْرًا، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ فِي آخِرِ ذَلِكَ أَنْ تَنْزِلَ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَتُصِيبَكَ مَعَهُمْ))

''اے میرے بیٹے..!ہمیشہ اللہ کے بندوں میں سے نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھا کر، یقیناً تجھے ان کی مجلس سے بھلائی ملے گی اور ہوسکتا ہے کہ مجلس کے آخر میں اہل مجلس پر رحمت کا نزول ہو اور اور تو ان کے درمیان موجود ہو اور تجھ پر بھی رحمت برس پڑے''

[البيهقي في شعب الايمان (٨٦٤٤) وابو نعيم في الحلية(٢/ ٣٠١)اسناده

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جید]

گویا حکیم لقمان اپنے بیٹے کو اچھی مجلس میں بیٹھے کو بری مجلس سے دور رہنے کی تلقین کررہے ہیں کیونکہ اچھے لوگوں سے دوست اور ان سے ملنے جلنے سے آدمی ہمیشہ اچھائی ہی پاتا ہے لیکن برے لوگوں سے دوستی اور ان کے ساتھ رہنے سے سوائے کیچڑ کے کچھ نہیں ملتا رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی عمدہ مثال دے کر بات سمجھائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

''نیک اور اچھے دوست اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لکڑیاں جلانے والے کیطرح ہے کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے خوشبو ہبہ کردے گا یا تو اس سے خریدے گا اور اگر خریدے گا نہیں تو تجھے اس سے خوشبو آتی رہے گی اور لکڑیاں جلانے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے برا دھواں یا بری خوشبو پائے گا''

[صحيح بخاری ، الزبائح والصيد ، باب المسك (٥٥٣٤)]

یہاں ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ بسااوقات آدمی کو کسی اچھی مجلس اور نیکوں کی صحبت کی وجہ سے ہی بڑی قیمتی نصیحتیں اور بہت فائدہ ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اسی لیے معاف کر دیا کہ وہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھا تھا لمبی حدیث ایسے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے راستوں میں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مقصود حاصل ہو گیا (یعنی اللہ کا ذکر کرنے والے مل گئے) پھر فرمایا: ''یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانک لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک (تہ بہ تہ پہنچ جاتے ہیں)''

پھر فرمایا: (ذکر کی مجلس برخواست ہونے کے بعد جب یہ فرشتے اللہ کے پاس پہنچتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

''کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟''

یہ کہتے ہیں کہ (اے اللہ!) تیری تسبیح و تکبیر اور حمد و ثنا کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو!) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔؟

فرشتے کہتے ہیں: نہیں واللہ! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اگر وہ مجھے دیکھتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔؟

فرشتے کہتے ہیں کہ: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے کہیں زیادہ آپ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس بیان کرتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے۔؟

فرشتے کہتے ہیں کہ: وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے۔؟ جو اس کی طلب کرتے ہیں۔؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا۔

فرشتے کہتے ہیں کہ: اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے۔؟

فرشتے کہتے ہیں کہ: وہ وزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے۔؟

فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کو دیکھتے تب ان کی کیا کیفیت ہوتی۔؟

فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اس کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بچتے اور بہت ہی خوف کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((فَإِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ))

''(اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے معاف کر دیا ہے۔''

پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان کے ذکر کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

''وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔''

[بخاری، الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عز وجل(٦٤٠٨)]

چوہودیں نصیحت

عون بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے کہا کہ:

((يَا بُنَيَّ أُرْجُ اللّٰهَ رَجَاءً لَا تَأْمَنْ فِيهِ مَكْرَهُ، وَخِفِ اللّٰهَ مَخَافَةً لَا تَيْأَسُ فِيهَا مِنْ رَحْمَتِهِ قَالَ يَا أَبَتَاهُ، وَكَيْفَ أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ وَإِنَّمَا لِي قَلْبٌ وَاحِدٌ، قَالَ الْمُؤْمِنُ كَذَا لَهُ قَلْبَانِ :قَلْبٌ يَرْجُو بِهِ، وَقَلْبٌ يَخَافُ بِه))

''اے میرے بیٹے..!اللہ سے امید رکھ اس طرح کہ تو اس پر مکمل مطمئن ہو اوراللہ سے اس طرح ڈر کہ تو اس کی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو،تو اس کے بیٹے نے کہا اے ابا جان یہ کیسے ممکن ہے جبکہ میرا ایک ہی دل ہے..؟تو حکیم لقمان نے کہا:مؤمن کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل سے وہ امید رکھتا ہے اور دوسرے سے خوف رکھتا ہے''

[البيهقي في شعب الايمان (١٠١٥)وأحمد في الزهد(١٠٥، ١٠٧)اسناده موثقون]

یعنی حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ سے امید واثق رکھ اور اس کا خوف دل میں رکھ اور اس قدر خوف زدہ نہ ہونا کہ اللہ کی رحمت سے نامید ہوجائے بلکہ اس کی رحمت بڑی وسیع ہے۔حضرت ابو ہریرہا فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا))

''کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ دنیا میں اتار دیا اسی ایک حصہ رحمت کے باعث مخلوق ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے پر رحم کرتی ہے حتی کہ ایک جانور اپنے بچے کو تکلیف سے بچانے کے لیے اپنا پاؤں بچے کے اوپر سے ہٹا لیتا ہے (یہ بھی رحمت کے ایک حصے کی برکت سے ہے۔''

[صحیح بخاری، الادب، باب جعل اللّٰہ الرحمة فی ..... (٦٠٠٠)]

پندرہویں نصیحت

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

((لَيْسَ غِنًى كَصِحَّةٍ ، وَلَيْسَ نَعِيمٌ كَطِيبِ نَفْسٍ))

''صحت کے مقابلے میں امیری کچھ بھی نہیں اور اطمینان نفس کے مقابلے میں فراوانیاں کچھ حیثیت نہیں رکھتیں''

[البیھقی فی شعب الایمان (٤٢٩٧) وذکر السیوطی فی الدر المنشور (٦/ ٥١٥) رجالہ موثقون]

کہتے ہیں'' تندرستی ہزار نعمت ہے'' یہ حقیقت ہے کہ انسان کے پاس سب کچھ ہو مگر صحت وتندرستی نہ ہو تو اس کے لیے ساری کائنات بیکار ہے رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کو کہا تھا کہ اے چچا جان! آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عافیت یعنی صحت وتندرستی کی دعا کیا کریں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَاعَبَّاسُ !يَا عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ! أَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ))

''اے عباس! اے نبی کے چچا جان! کثرت کے ساتھ عافیت وتندرستی کی دعا کیا کرو''

[الترغیب والترھیب (٤٩٦٦) والحاکم (١/ ٥٢٩) حسن]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول میں اللہ سے کس چیز کے متعلق سوال کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ))

''اللہ سے عافیت وتندرستی کا سوال کرو''

[صحيح ابن حبان(٩٥١)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ))

''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے صحت اور فراغت''

[صحيح البخاری(٦٤١٢)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دایاں اور بایاں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ﴾ (الواقعة:۹۰۔۹۱)

''اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں سے ہوگا تو اے دائیں ہاتھ والے لوگوں میں شامل ہونے والے! تجھ پر سلامتی ہو۔''

تمہیدی کلمات

دائیاں اور بائیاں دونوں اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے ہوئے ہیں اس میں ذاتی طور پر نہ تو کسی کا کمال ہے اور نہ ہی کوئی نقص وعیب والی بات ہے۔ لیکن مالک الملک فعّال لمایُرید کی مرضی ہے جسے چاہے فوقیت عطا فرمادے اور باعث برکت بنادے اسے کوئی پوچھنے والا ہے۔ لایسئل عمایفعل وھم یسئلون

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے امور میں سے ایک امر دائیں جانب بھی ہے جسے باعث برکت قرار دیا ہے۔ دائیں جانب کو افضل قرار دے کر بائیں جانب پر عظمت کو واضح کر دیا لہذا ہر اچھے کام میں دائیں جانب کا ذکر کر کے اجر وثواب میں اضافے کا سبب قرار دیا ہے برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے لیکن اس کے حصول کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ دائیں جانب کا التزام بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی پسند

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے (غرض) تمام اچھے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے۔''

بخاری، الوضوء باب التیمن فی الوضوء والغسل (۱۶۸)

جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِاليَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِيَكُنِ اليُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

''جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہو اور اتارتے وقت آخر میں ہو۔''

بخاری، اللباس، باب ینزع نعله الیسری: ۵۸۵۵)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ایک دفعہ اپنے موزے منگوائے ابھی ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک کوا آیا اور دوسرا موزہ اٹھالے کر گیا کچھ دور جا کر اس نے پھینک دیا موزے سے سانپ نکل کر بھاگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَلْبَسْ خُفَّيْهِ حَتَّى يَنْفُضَهُمَا

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ موزے نہ پہنے جب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں اچھی طرح جھاڑ نہ لے۔‘‘

المعجم الکبیر للطبرانی: ، ۷۶۲۰ ، اس روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ ضعیفہ میں ذکر کیا ہے اور سبل الھدیٰ والرشاد کے محقق نے لکھا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ ان شاء اللہ صحیح ہے۔ بحوالہ سیرت نبوی

کنگی کرنے میں دائیں جانب

کنگی کرتے اس بات کا خاص خیال کیا جائے کہ پہلے دائیں جانب والے بال درست کیے جائیں پھر بائیں جانب والے اور مانگ سر کے درمیان سے نکالی جائے۔

بال کٹواتے ہوئے دائیں جانب:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ تشریف لائے

فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ

’’پہلے جمرہ عقبہ پر آئے اور اسے کنکریاں ماریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں اپنی ٹھہرنے کی جگہ تشریف لائے اور قربانی کی پھر حجام سے فرمایا کہ استرہ پکڑ اور دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا کہ دائیں طرف سے شروع کرو پھر بائیں طرف سے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بال لوگوں کو عطاء فرمائے۔‘‘

مسلم، الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمى، ثم ينحر، ثم يحلق والابتداء فى الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق ۳۲۳ ㉓ (۱۳۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طہارت میں دائیں جانب:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ، وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنے ہاتھ کو وضوء وغیرہ اور کھانے پینے جیسے کاموں میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو استنجاء کرنے اور گندگی کے ازالہ کے لیے استعمال فرماتے تھے۔''

ابوداود، الطهارة باب كراهية مس الذكر باليمين فى الاستبراء، ٣٣، صحيح

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ، فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَغَسَلَهَا، ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ بِيَمِينِهِ، وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذَلِكَ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل فرماتے تو دائیں ہاتھ سے شروع کرتے اس پر پانی ڈال کر دھوتے پھر نجاست پر دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر اس کو بائیں ہاتھ سے دھوتے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو کر اپنے سر پر پانی ڈالتے۔''

مسلم ، الحيض، باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة، وغسل الرجل والمرأة فى إناء واحد فى حالة واحدة، وغسل أحدهما بفضل الآخر ٤٣ ㉓ (٣٢١)

غسل میت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے اپنی بیٹی کو غسل دینے کی حالت میں فرمایا

اِبْدَأْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

''ان کے داہنی طرف سے اور ان کے وضو کے مقامات سے شروع کرو۔''

بخاری، الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل، ۱۶۷،

تمام معاملات میں دائیں طرف:

تقسیم میں دائیں طرف

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا اور آپ میرے گھر تشریف لائے، تو میں نے بکری کا دودھ دوہا اور کنویں سے میں نے پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ملایا

فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ، وَعَنْ یَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ یَمِینِهِ أَعْرَابِیٌّ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِیَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: الأَیْمَنَ فَالأَیْمَنَ

''پھر پیالہ آپ نے لے لیا اور نوش فرمایا: بائیں طرف ابوبکر اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا، آپ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا جھوٹا دے دیا، پھر فرمایا کہ پہلے دائیں اور پھر اس کے دائیں والے کا حق ہے۔''

بخاری، الأشربة، باب شوب اللبن بالماء، ۵۶۱۲،

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے پی لیا۔

وَعَنْ یَمِینِهِ غُلاَمٌ أَصْغَرُ القَوْمِ، وَالأَشْیَاخُ عَنْ یَسَارِهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الأَشْيَاخَ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک کمسن لڑکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں طرف معمر اور بوڑھے لوگ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بچے کیا تو اجازت دیتا ہے، کہ میں یہ بوڑھوں کو دے دوں، اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا لینے کیلئے اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ اس بچے کو دیدیا۔''

بخاری، المساقاة، باب فی الشرب، ومن رأی صدقة الماء وهبته ووصيته جائزة، مقسوما كان أو غير مقسوم، ۲۳۵۱،

بستر پر سوتے وقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے ازار کے دامن سے بستر کو جھاڑے کیونکہ وہ جانتا نہیں کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا ہے (کوئی کیڑا وغیرہ) پھر دائیں کروٹ لیٹ جائے اور کہے میرے پروردگار آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور آپ کے نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر آپ نے میری جان روک لی تو آپ اس پر رحم کیجیے اور اگر آپ نے میری جان واپس بھیج دی تو اس کی حفاظت کیجیے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

ابوداود، الأدب، باب ما یقال عند النوم، ۵۰۵۰ ،

فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن فجر کی اذان کہہ کر چپ ہو جاتا تو آپ فجر کے فرض سے پہلے صبح ہوجانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

''پھر اپنے بائیں پہلو پر آرام فرماتے جب موذن اقامت کیلئے آپ کے پاس آتا پھر آپ اٹھ جاتے۔''

بخاری، الأذان، باب من انتظر الإقامة، ٦٢٦ ،

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا:

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھا۔

وَكَانَتْ يَدِى تَطِيشُ فِى الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِى بَعْدُ

''میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لڑکے! اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دائیں ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا، میں اس کے بعد اسی طرح ہی کھاتا تھا۔''

بخاری، الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٥٣٧٦،

بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

''جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما ١٠٥ ㉓ (٢٠٢٠)

بائیں ہاتھ سے کھانے کی سزا:

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلْ بِيَمِينِكَ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

''اپنے دائیں ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کرے) تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔''

مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما ١٠٧ ㉓ (٢٠٢١)

صف میں دائیں جانب کھڑا ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

''اللہ تعالیٰ صف اول میں داہنی جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

ابوداود، الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف وكراهية التأخر، ٦٧٦

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دائیں جانب تو لوگ زیادہ کھڑے ہوں اور بائیں جانب کم کھڑے ہوں بلکہ دونوں طرف برابر ہوں اور امام درمیان میں رہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو لکڑی کو داہنے ہاتھ میں لے کر التفات کرتے ہوئے فرماتے:

اعْتَدِلُوا، سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ، فَقَالَ: اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ

''سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو برابر کرو پھر (اس لکڑی کو) بائیں ہاتھ میں لیتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو درست کرو۔''

ابوداود، الصلاة، باب تسوية الصفوف، ٦٧٠،

دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مسجد کی دیوار میں کچھ بلغم دیکھا تو آپ نے کنکریاں لے کر اسے رگڑ دیا اور فرمایا:

إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ ، فَلاَ يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

''جب تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے نہ اپنی داہنی جانب، بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔''

بخاری، الصلاة، باب لا يبصق عن يمينه فى الصلاة، ٤١٠،

اگر کوئی

حضرت حذیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ،

''جس شخص نے قبلہ رخ تھوک دیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دنوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوگا۔''

ابوداود، الأطعمة، باب فى أكل الثوم، ٣٨٢٤، صحيح

طواف حجر اسود سے دائیں جانب:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ، ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ ، فَرَمَلَ ثَلاَثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو استلام بوسہ کیا پھر اپنی دائیں طرف چلے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چل کر طواف کیا۔''

مسلم، الحج، باب ما جاء أن عرفة كلها موقف ١٥٠ ﴿٣﴾ (١٢١٨)

خوش نصیب کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ (الحاقة: ١٩ تا ٢٤)

''سو جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا لو پکڑو، میرا اعمال نامہ پڑھو میں نے سمجھ لیا تھا کہ بے شک میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔ پس وہ ایک خوشی والی زندگی میں ہوگا۔ ایک بلند جنت میں۔ جس کے میوے قریب ہوں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے، ان اعمال کے عوض جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں آگے بھیجے۔''

انصاف کرنے والے اللہ کے دائیں جانب

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ

''انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب اور اللہ کے نزدیک نور کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منبروں پر ہوں گے۔‘‘

مسلم، الإمارة، باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر، والحث على الرفق بالرعية، والنهى عن إدخال المشقة عليهم ١٨ ﴿٣٣﴾ (١٨٢٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانے اور پینے کے آداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ . [البقرة:١٦٨]

''لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

تمہیدی کلمات

جہاں رسول اکرم ﷺ نے زندگی کے دیگر مسائل مثلا: نماز، روزہ، زکواۃ، حج، لین دین اور معاشرتی مسائل میں امت کی رہنمائی فرمائی وہاں پر آپ ﷺ نے آداب طعام وشراب یعنی کھانے پینے میں بھی اپنی امت کی رہنمائی فرمائی ہے، لہذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنے کھانے اور پینے کے معاملات کو درست رکھے، حصول رزق کے لیے حلال ذریعے استعمال کرے اور سنت کے مطابق اسے استعمال کرے تاکہ اس کے کھانے پینے میں بھی اللہ کی رضا مقصود ہو۔ آج ہم آپ تک چند تعلیمات اسلام جو کھانے کے حوالہ سے ہیں پہنچائیں گے۔

ہمیشہ حلال کھائیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا.....﴾ [البقرة:١٦٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگوں تم زمین سے حلال پاکیزہ چیزیں کھاؤ''

﴿يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ.....﴾ [البقرة:١٧٢]

''اے ایمان والو!تم پاکیزہ اور صاف ستھری چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔''

آپe نے فرمایا:

«لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِحَرَامٍ».

''جنت میں وہ جسم داخل نہیں ہوگا جسے حرام کی غذا دی گئی۔''

البيهقي، في شعب الإيمان، (٥٧٥٩) وصحيح الترغيب والترهيب (١٧٣٠)

اور روز قیامت جو سب سے پہلے سوالات ہونے والے ہیں ان میں سے ایک سوال انسان کے ذرائع معاش کے متعلق بھی ہونے والا ہے کہ وہ کہاں سے کماتا اور کیا کھاتا یعنی حرام یا حلال کھاتا تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلاهُ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ؟ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ».

''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم حرکت بھی نہ کر سکیں گے حتی کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اس کو کہاں فنا کیا؟ اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کر دیا؟ اس کے مال کے متعلق کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے علم کے متعلق کہ اس نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟''

البيهقي في شعب الإيمان (١٨٧٥) وصحيح الترغيب والترهيب ، البيوع(١٧٣٦)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو مشتبہ والی چیزوں سے بچ گیا اسنے اپنے دین اور عزت کو بچالیا۔''

[البخاری، الایمان(۵۰)]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ ، لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلاَلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ» .

''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے کمایا، حلال طریقے سے، یا حرام طریقے سے۔''

[بخاری، البیوع، باب من لم یبال من حیث کسب المال (۲۰۵۹)]

پہلے ہاتھ دھولو

اگر کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو کوئی گندی چیز لگی ہوئی ہے تو پھر کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیں کیونکہ اسلام صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔ اگر صاف ہیں تو دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔''

[البخاری، الاطعمة (۵۳۷۶) مسلم (۲۰۲۲)]

معلوم ہوا کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا لازمی ہے کیونکہ اگر کھانے کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان بھی اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے اچانک ایک لڑکی آگئی گویا اسے دھکیلا جارہا ہے (یعنی بڑی تیزی سے آئی) اور کھانے کے لیے اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو رسول معظم نے اس کا ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پکڑ لیا اور فرمایا: ''یقیناً شیطان اس کھانے کو اپنے لیے حلال اور جائز سمجھ لیتا ہے جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔''

[مسلم (۲۰۱۷)]

ابتداء میں اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ))

''اس کی ابتداء اور انتہا اللہ ہی کے نام سے ہے''

[ابوداؤد (۳۷۲۷)]

دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

''دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ'' [البخاری، الاطعمة (۵۳۷۶)]

دائیں ہاتھ سے کھانا ضروری ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی نبی محترم ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''دائیں ہاتھ سے کھاؤ وہ آدمی کہنے لگا میرے اندر دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کبھی بھی اس کی طاقت نہ رکھے، اس نے نبی کریم ﷺ کا حکم صرف تکبر کی وجہ سے نہیں مانا۔ پھر وہ کبھی بھی دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہیں لے جا سکا۔''

[مسلم (۱۵۹)]

کھانا اپنے آگے سے کھانا چاہیے

فرمان نبوی ﷺ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اپنے آگے سے کھاؤ'' [البخاری، الاطعمة (٥٣٧٦)]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا میرا ہاتھ برتن کے دائیں بائیں آگے پیچھے گھوم رہا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

[البخاری، الاطعمة (٥٣٧٦)]

معلوم ہوا کہ ہمیشہ اپنے آگے سے کھانا چاہیے تاکہ دوسرے ساتھی تنگ نہ ہوں، نیز یہ اس وقت ہے جب کھانا ایک قسم کا ہو۔ اگر کھانا کئی قسم کا ہے تو سبھی جانب سے کھانا کھانے کی اجازت ہے۔

کھانا برتن کے درمیان سے نہیں کھانا چاہیے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے لہذا کناروں سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ''

[ترمذی (١٨٠٥) ابوداؤد (٣٧٧٢)]

اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا لینا چاہیے اور برتن کو صاف کرنا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اس سے گندگی (مٹی) دور کر دے اور کھا لے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم برتن کو چاٹ کر صاف کر لیا کریں اور فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے (لقمے) میں برکت ہے ۔
[مسلم(۲۰۳٤)]

ضرورت سے زائد مت کھاؤ

ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ کیونکہ ضرورت سے زیادہ کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ۔

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [الاعراف :۳۱]

''تم کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو کیونکہ اسراف کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے :

''آدمی نے اپنے پیٹ سے بُرے کسی برتن کو نہیں بھرا ابن آدم کو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں سو اگر اس نے ضروری ہی (زیادہ) کھانا ہے تو ایک حصہ کھانے کیلئے اور ایک حصہ پینے کیلئے اور ایک حصہ سانس کیلئے کرے ۔''

مسند احمد(۱٦٥٥٦) الترمذی ، الزھد(۲۳۰۲)حدیث صحیح

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ شَبْعًا فِى الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''دنیا میں لوگوں میں سے زیادہ کھانے والے قیامت کے دن لمبی بھوک والے ہوں گے ۔''

[سنن ابن ماجه ، الاطعمة(۳۲۷۹) الصحيحة(۳٤۳)]

کھانا کس طرح بیٹھ کر کھایا جائے....؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانا عاجزی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہئے ،رسول اللہ ﷺ کے چند ایک طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

① اپنے دونوں پاؤں پر بیٹھنا اور گھٹنے کھڑے ہوں۔

② پاؤں کے پنجوں اور گھٹنوں پر بیٹھنا۔

③ تشہد والی حالت میں بیٹھنا۔

④ چوکڑی والی صورت۔

⑤ ایک زانو زمین پر بچھانا اور دوسرا کھڑا رکھنا۔

ان طریقوں میں عاجزی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اٰكُلُ كَمَايَأكُلُ الْعَبْدُ اَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ))

''میں اس طرح کھاتا اور بیٹھتا ہوں جس طرح اللہ کا بندہ کھاتا اور بیٹھتا ہے''

صحيح الجامع الصغير (٧)

کھانا اکٹھے کھانا چاہیے

جب چند لوگ اکٹھے ہوں تو مل کر کھانا کھانا چاہئے کیونکہ الگ کھانے سے برکت نہیں ہوتی اور اللہ کو پسند بھی نہیں ہے۔فرمان رسول ﷺ ہے۔

''اکٹھے مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ ہو کر مت کھاؤ'' [ابن ماجه(٣٢٩٥)]

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَانَشْبَعُ قَالَ:فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا:نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوااسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ))

''رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتے .آپ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ ہو کر کھاتے ہو انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم اپنے کھانے کیلئے اکٹھے ہوا کرو اور اس پر اللہ کا نام پڑھا کرو تا کہ تمھارے لئے اس میں برکت ڈالی جائے''

[ابوداؤد، الاطعمة(۳۲۷۳) ابن ماجه(۳۲۷۷)

حسن]

پہلے کھانا پھر نماز

نماز کے وقت کھانا حاضر ہو جائے تو پہلے کھانا کھالیں پھر نماز ادا کریں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((لَا صَلٰوةَ بِحَضرِ الطَّعَامِ))

''کھانا حاضر ہونے کی وجہ سے کوئی نماز نہیں ہے''

[مسلم ، المساجد ومواضع الصلوة(۸٦۹)]

ایک روایت میں ہے۔

((اِذَاأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَالْعَشَاءُ فَابْدَءُ وْابِالْعَشَاءِ)) .

''جب نماز کھڑی ہوجائے اور شام کا کھانا بھی حاضر ہو جائے پہلے تم شام کا کھانا کھاؤ''

[البخاری، الاطعمة(۵۰۴۳)]

کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے ۔ [بخاری(۳۵٦۳)]

تین انگلیوں کے ساتھ کھانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کی مدد سے کھانا تناول فرما رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں چاٹ لیں۔ [مسلم (۲۰۳۲)]

کھانے میں مکھی، مچھر وغیرہ گر جائے تو..!

کھانے یا پینے کی اشیاء میں اگر مکھی وغیرہ گر جائے تو اسے ڈبو کر باہر پھینک دیں اور کھانا کھالیں، اگر طبیعت کھانے کو ناپسند کرے تو نہ کھانے میں گناہ نہیں ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْهُ کُلَّهُ ثُمَّ لِیَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اِحْدٰی جَنَاحَیْهِ شِفَاءً وَفِی الْاٰخَرِ دَاءً))

''جب تمھارے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے سارا ڈبو کر باہر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے دوسرے میں بیماری ہے''

[البخاری، الطب(۵۳۳۶)]

ابو داؤد کی روایت میں ہے:

''جس پر میں بیماری ہوتی ہے اس کے ساتھ وہ اپنا بچاؤ کرتی ہے سو اسے سارے کا سارا ڈبو دے''

[ابو داؤد، الاطعمة(۳۳۴۶)ابن ماجه(۳۴۹۶) صحیح]

مشروب تین سانس میں پینا چاہئے

پانی یا کسی قسم کا مشروب وغیرہ تین سانس میں پینا چاہئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلَاثًا))یَعْنِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ

''رسول اللہ ﷺ پینے والی چیز میں تین سانس لیتے تھے یعنی برتن سے باہر منہ کر سانس لیتے تھے''

[بخاری، الاشربة(۳۷۸۲)]

اور سانس برتن کے اندر لینے سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔

((اَنَّ النَّبِیَّ نَهٰی اَنْ یَّتَنَفَّسَ فِی الْإِنَاءِ))

''نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے''

[مسلم، الطهارة(۳۵٤)]

پانی پلانے والے کے لیے آپ ﷺ کی دُعا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشروب پلانے والے کو یہ دُعا دیتے:

((اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ اسْقَانِیْ))

''اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا''

[صحیح مسلم، الاشربة، باب اکرام الضیف و فضل ایثاره (۲۰۵۵)]

کھانے کے اختتام پر دعا مانگنی چاہیے

کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے جس طرح نبی ﷺ کرتے تھے. فراغت طعام کے بعد آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)).

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے بہت زیادہ پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہو جسے نہ کافی سمجھا گیا ہو نہ چھوڑا گیا ہو اور نہ اس سے بے پرواہی کی گئی ہو، اے ہمارے پروردگار''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[البخاری، الاطعمة(۵۰۳۷)ابوداؤد، الاطعمة(۳۳۵۱)]

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا)).

''ہرقسم کی تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے کھلایا پلایا اسے خوشگوار بنایا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا''

[ابوداؤد، الاطعمة (۳۳۳۵)]صحیح]

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص کھانا کھالے وہ یہ دعا پڑھے۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ))

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھلایا اور مجھے رزق دیا بغیر میری طاقت یا تدبیر اور قوت کے۔'' تو اس کے اگلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

[ابوداؤد، اللباس (۳۳۰۵)(۴۰۲۳)،الترمذی، الدعوات(۳۳۸۰) حسن]

کھانے سے فارغ ہوتے وقت ہاتھ چاٹ لینے چاہیے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے سے فارغ ہوجائے تو اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے بلکہ یا تو آپ چاٹ لے یا کسی دوسرے کو چٹوالے۔'' [البخاری، الاطعمة(۵۴۵۶)]

کھانے سے فارغ ہوکر ہاتھ دھونا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی ہاتھ میں کچھ بچا ہوا کھانا دھوئے بغیر سویا اور اسے کوئی (زہریلی) چیز نقصان دے گئی پھر وہ صرف خود کو ملامت کرے''

[سنن ابن ماجه(۳۲۹۷)ترمذی(۱۸۶۰)]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب مشروب ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔

[ترمذی ،ابواب الاشربة(۱۸۹۵)الحاکم(۱۳۷/٤)]

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز (حلوہ) اور شہد سے محبت کرتے تھے

[صحیح بخاری(٥٤٣١)]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذراع (شانہ ،بازو) کا گوشت پسند کرتے تھے۔ [صحیح بخاری،التفسیر(٤٧١٢)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبزیوں میں سے کدو پسند کرتے تھے۔ [مسند دارمی(۱۰۱/۳)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو بہت پسند کرتے تھے۔ [صحیح بخاری(٥٤١٨)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھیرا اور کھجور ملا کر کھایا کرتے تھے۔ [صحیح مسلم(۲۰٤۳)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کے گوشت کو پسند کیا اور دوستوں کے ساتھ مل کو کھایا۔

[صحیح بخاری(٦۲٥/۲)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرگوش کا گوشت خوشی خوشی کھایا۔[صحیح بخاری(٥٤٧٩)ترمذی(۱۷۸۹)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھونی ہوئی کلیجی بھی کھائی۔ [صحیح مسلم(۱٥۷/۲)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ (اچار) تمام سالنوں سے عمدہ سالن ہے۔

[صحیح مسلم، الاشربہ (۲۰۵۱)]

ممنوعات طعام وشراب

کچا پیاز اور لہسن کھانے کی ممانعت

کچا لہسن اور پیاز کھا کر خصوصًا مسجد میں جانا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی کھالے تو اس کو چاہیے کہ مسجد میں نہ جائے (یعنی عبادات سے دور رہے) جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

[صحیح البخاری، الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاحکام التی متعرف بالدلائل (۷۳۵۹) ترمذی (۱۸۰۶)]

معاویہ بن ضرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درختوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور کہا جو کوئی ان دو درختوں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر تم میں سے کوئی ضروری چاہے ان کو کھانا تو ان کو پکا کر ان کی بو مارے مراد یہی پیاز اور لہسن ہے۔''

[سنن ابی داود، الاطعمة، باب فی اکل الثوم (۳۳۲۱) احمد (۱۵۶۵۸) صحیح]

جو چیزیں کھانا حرام ہیں

۱۔ ''مردار'' جو طبعی موت مرجائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ''خون'' دم مسفوحہ (بہا ہوا خون)

۳۔ ''خنزیر کا گوشت''

۴۔ ''جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔''

۵۔ ''جو جانور گلا گھٹنے سے مرا ہو''

۶۔ ''جسے چھڑی یا لاٹھی ماری جائے اور وہ مر جائے''

۷۔ ''جو بلندی سے گر کر مر جائے''

۸۔ ''جو دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو''

۹۔ ''جسے درندوں نے چیر پھاڑ کر کھایا ہو، (اگر مرنے سے قبل ذبح کر لیا جائے تو کھانا جائز ہے)

۱۰۔ ''جسے آستانوں (مزاروں) پر ذبح کیا گیا ہو۔'' [المائدۃ:۳ ، الانعام:۱۴۵]

نوٹ: اگر عادی یا سرکشی کرنے والا نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں ان سب کو استعمال میں لا سکتا ہے۔

ہر نشہ آور مشروب پینا ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

[البخاری، الوضوء ، باب لا یجوز الوضوء بالنبیذ ولا المکسر (۲۴۲) ومسلم (۲۰۰۱)]

شراب پینا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔'' [مسلم (۲۰۰۱)]

شراب کا سرکہ بنانا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

[مسلم، الأشربة، باب بيان ان كل مسكر.....(۲۰۰۳)]

برتن میں سانس لینے کی ممانعت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی پیئے تو برتن میں سانس مت لے۔''

[البخاری، الاشربة، باب النهى عن التنفس فى الاناء (٥٦٣٠) ومسلم (٢٦٧)]

برتن میں پھونکنے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى اَن يُّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔''

[ابوداد، الاشربة ، باب فى النفخ فى الشراب والتنفس فيه (٣٧٢٨) وابن ماجه (٣٤٢٩)]

سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ کیونکہ دنیا میں یہ کافروں کے لیے ہیں اور آخرت میں تمھارے لیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[البخاری، الاطعمة ، باب الاکل فی اناء مفضض (٥٤٢٦) ومسلم (٢٠٦٧)]

ایک روایت ہے کہ: جو شخص چاندی کے برتنوں میں (کھاتا) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

[البخاری، الاشربة، باب آنیة الفضة (٥٦٣٤) ومسلم (٢٠٦٥) واحمد (٣٠١/٦)]

علاوہ ازیں اتنا ضرور ہے کہ اگر برتنوں میں تھوڑی بہت چاندی لگی ہوئی ہو تو اس کی رخصت ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کی تار لگوالی۔

[البخاری، فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسیفه ..... (٣١٠١)]

کھڑے ہو کر کھانا پینا ممنوع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی کھڑا ہو کر نہ پیئے اور جو بھول جائے وہ قے کر دے۔''

[مسلم، الاشربة، باب کراهیة الشرب قائما (٢٠٢٦)]

کھڑے ہو کر پینے کا جواز

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور کہا: بلا شبہ لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی مثل کیا ہے جو میں نے کیا۔

[ابوداود، الاشربة (٣٧١٨)]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ا وَنَحْنُ نَمْشِيْ))

''ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[ابن ماجه ، الاطعمة، باب الاكل قائما (۳۳۰۱) وصحيح ابن ماجه (۲۶۷۰)]

بظاہر یہ احادیث مخالف محسوس ہوتی ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان میں ایک عمدہ تطبیق دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہیت پر دلالت کرتی ہیں اور جواز کی احادیث کراہیت پر محمول ہونے کا ثبوت ہیں یعنی کھڑے ہوکر پینا حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے اگر وہ کھڑے ہوکر پی لے تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔ [فتح الباری ۲۱۶/۱۱]

علاوہ ازیں آب زم زم رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیا کرتے تھے۔

[البخاری، الاشربة، باب الشرب قائما(٥٦١٧) ومسلم (۲۰۲۷)]

ٹیک لگا کر کھانے کی کراہت

کھاتے اور پیتے وقت ٹیک نہیں لگانی چاہیے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّیْ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا))

''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا''

[البخاری، الاطعمة(٤٩٧٩)الترمذی، الاطعمة(۱۷۵۳)]

اجازت کے بغیر دو دو چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع

اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهٗ))

'' نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دسترخوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[البخاری، الشرکة ، باب القران فی التمرتین الشرکاء حتی یستأذن اصحابه (۲۳۰۹)

[

کیونکہ ایسے کھانے سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور دوسری بات کہ اس سے انسان کی ہوس کاری ثابت ہوتی ہے جو ایک مذموم صفت ہے حالانکہ مومن بہت تحمل اور عاجزی سے کھاتا ہے اور کم کھاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ یَأْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ))

مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

[صحیح البخاری، الاطعمة ، باب المؤمن یأکل فی معی واحد (۵۳۹۶)]

ایسے برتنوں میں پینے کی ممانعت جن میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ سے وصیت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا۔ جن چار چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ برتن ہیں: (ان برتنوں میں یہود و نصاری شراب بناتے تھے اور ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا تھا)

۱۔ کدو سے بنا ہوا مٹکا

۲۔ تارکول سے رنگا ہوا

۳۔ پرانا سبز مٹکا

۴۔ کھجور کے تنے کو چیر کر بنایا ہوا برتن

[البخاری، الزکاة ، باب وجوب الزکاة (۱۳۹۸)]

مشکیزے اور صراحی کو منہ لگا کر پینے کی ممانعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يُّشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَآءِ))

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرما دی تھی۔‘‘

[البخاری، الاشربة، باب الشراب من فم السقاء (٥٦٢٨) والترمذی(٢٧٢)]

مشکیزے اورصراحی وغیرہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اباحت کی روایات بھی موجود ہیں جیسا کہ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اورآپ نے کھڑے ہوکر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پھر میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ (کر بطور تبرک محفوظ کر) لیا۔

[صحیح ابن ماجه للالبانی ، الاشربة ، باب الشرب قائما (٢٧٦٣)]

ان طرفین کی روایات کے متعلق ابن حجر رحمہ اللہ اورامام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پرنہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہیں (یعنی ضرورت کے وقت مشکیزے وغیرہ کے منہ سے بھی پیا جا سکتا ہے)۔

[فتح الباری (٩٢/١٠) وشرح مسلم للنووی (٢١٢/٧) ونیل الاوطار (٢٨١/٥)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید کے انعامات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾[آل عمران ۱۶۹ تا ۱۷۱]

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) اُن میں شامل نہیں ہو سکے اُن کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

تمہیدی کلمات:

جہاد اسلام کی کوہان ہے ارکان اسلام کو برقرار رکھنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کو جاری رکھنا بہت ضروری ہے، جہاد جہاں حکم خداوندی ہے وہاں زمین میں امن وشانتی کو قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس عظیم کام میں شامل لوگوں کے لیے اخروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی کو بہتر بنانے میں اس عمل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں، جس میں شامل انسان دنیا میں رب کی رضا اور روح نکلتے ہی جنتی مہمان بن جاتا ہے۔اسی لیے انبیاء،صلحاء واتقیاء ہمیشہ رب کے لیے جان دینے کے لیے تیار رہتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا شہادت کی تمنا کرنا

شہادت ایک ایسا عظیم اعزاز ہے کہ جس کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ نے خود تمنا کی آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ أَنِّیْ أُغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُغْزُوْ فَأُقْتَلُ))

[مسلم ، الامارة(١٨٧٦)وبخاری(٢٧٩٧)]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں ، پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں پھر لڑوں اور شہید ہو جاؤں''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شہادت کی تمنا کرنا

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِكَ رَسُوْلِكَ))

''اے اللہ! مجھے شہادت کی موت نصیب فرما،اگر چہ تیرے نبی کے شہر مدینے میں ہی کیوں نہ ہو'' بخاری ، فضائل المدینة(١٨٩٠)

حضرت سعد بن ابی وقاص ا کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن جحش ا نے جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احد میں کہا: اے سعد! تم اللہ پاک سے دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس کے بعد یہ دونوں ایک گوشہ میں گئے۔ حضرت سعد نے اس طرح دعا مانگی:

يَا رَبِّ إِذَا لَقِينَا الْقَوْمَ غَدًا، فَلَقِّنِي رَجُلًا شَدِيدًا بَأْسُهُ شَدِيدًا حَرْدُهُ، فَأُقَاتِلُهُ فِيكَ وَيُقَاتِلُنِي، ثُمَّ ارْزُقْنِي عَلَيْهِ الظَّفَرَ حَتَّى أَقْتُلَهُ، وَآخُذَ سَلَبَهُ

اے میرے رب! جب دشمنوں سے مڈ بھیڑ ہو تو میرے سامنے ایک ایسے آدمی کو لا جو سخت حملہ آور ہو اور بہت ہی قتال ہو۔ میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے۔ پھر مجھے اس پر کامیابی کی توفیق عطا فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔

ان کی دعا پر کامیابی کی توفیق عطا فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔ ان کی دعا پر حضرت عبداللہ بن جحش ا نے آمین کہی۔ پھر حضرت عبداللہ بن جحش ا نے دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي غَدًا رَجُلًا شَدِيدًا حَرْدُهُ، شَدِيدًا بَأْسُهُ، أُقَاتِلُهُ فِيكَ وَيُقَاتِلُنِي، ثُمَّ يَأْخُذُنِي فَيَجْدَعُ أَنْفِي وَأُذُنِي، فَإِذَا لَقِيتُكَ غَدًا قُلْتَ :يَا عَبْدَ اللَّهِ فِيمَ جُدِعَ أَنْفُكَ وَأُذُنُكَ؟ فَأَقُولُ :فِيكَ وَفِي رَسُولِكَ، فَيَقُولُ :صَدَقْتَ .قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ :يَا بُنَيَّ كَانَتْ دَعْوَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ خَيْرًا مِنْ دَعْوَتِي

اے میرے اللہ! مجھے ایک ایسے آدمی سے مقابلہ کی توفیق دے جو سخت حملہ آور ہو اور سخت جنگجو بھی۔ میں تیرے لیے اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھے پکڑے میری ناک بھی کاٹ دے میرے کان بھی کاٹ دے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب میں کل روز قیامت تجھ سے ملوں تو پوچھے کہ کس لیے تیری ناک اور کان کاٹے گئے تھے؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کے لیے میرے ناک اور کان کاٹے گئے۔ تو کہے کہ ہاں! تو سچ کہتا ہے۔ حضرت سعد نے آمین کہی۔

حضرت سعد اپنے بیٹے سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آخر میں ان کو دیکھا کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے ایک دھاگے میں لٹکے ہوئے تھے۔

مستدرك حاكم (٢/ ٧٦، ٧٧)۔ حلية اولياء (١/ ١٠٩) صحيح

شہداء کی جان کے بدلے جنت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِيْ التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾(التوبہ:١١١)

”اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں اُن کیلئے جنت (تیار کی) ہے، یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہی بڑی کامیابی ہے۔''

شہیداء کو مرنے کے بعد نئی زندگی

﴿وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ﴾ [البقرة:١٥٤]

''اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے تم اسے مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے لیکن تم شعور نہیں رکھتے''

شہید اللہ کا انعام یافتہ بندہ

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ، وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا، ط ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ط وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا﴾ [النساء: ٦٩۔٧٠]

''اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالی جاننے والا ہے''۔

شہید کے گناہوں کی معافی

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پہلے ہی لمحہ اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔''

شہید عذاب قبر سے محفوظ

وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے

قیامت کی ہولنا کی سے محفوظ

وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ

قیامت کی بڑی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

میدان محشر میں شہید کے سر پر عزت و وقار کا تاج

وَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

''اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا صرف ایک ہی یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے قیمتی ہے۔''

شہید کی ۷۲ حوروں سے شادی

وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ إِنْسَانًا زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

''خوبصورت، بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔''

شہید کی ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں سفارش مقبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

ابن ماجه، الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله (۲۷۹۹) وصحیح الترغیب (۱۳۷۵)وترمذی، فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشهید(۱٦٦۳)

بلاحساب جنتوں کے وارث

سیدنا نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟))

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ افضل شہداء کون ہیں۔؟''

((قَالَ الَّذِينَ إِنْ يُلْقَوْا فِي الصَّفِّ لَايَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ، وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ))

تو آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دشمن کی صف میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اپنے چہروں کو پیچھے نہیں کرتے حتی کہ شہید ہو جاتے ہیں یہی لوگ جنت کے محلات میں رہائش پذیر ہوں گیا، اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر مسکرائے گا اور جب دنیا میں اللہ کسی پر مسکرا دیتا ہے تو ان کا کوئی حساب نہیں ہوگا''

مسند احمد (۲۲٤۷٦)حدیث قوی

جنت کی گرانٹی والے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ: لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَ إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرَسُولِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنهُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَ رِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَ لٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً وَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ) صحيح بخاری (٢٦)و صحيح مسلم (١٨٧٦)(٤٨٥٩)

''اللہ عزوجل نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلے: اسے میرے راستے میں جہاد، ایمان اور میرے رسول کی تصدیق نے ہی نکالا ہو تو میں یہ ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا یا اسے اپنے گھر کی طرف اجر یا مال غنیمت دیتے ہوئے واپس بھیج دوں گا جہاں سے وہ (جہاد کے لیے) نکلا تھا۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اللہ کے راستے میں (مجاہد) کو جو بھی زخم لگتا ہے تو وہ روز قیامت اس زخم والے دن کے زخم کی حالت میں (اس طرح) آئے گا کہ اس رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کستوری کی طرح ہوگی۔ اور اس ذات کی قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ نہ ہوتا کہ میری وجہ سے مسلمان مشقت میں مبتلا ہو جائیں گے تو میں کبھی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کسی جہادی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، لیکن (میں لوگوں کے لیے) وسعت نہیں پاتا اور ان کے لیے یہ تکلیف دہ ہوگا کہ میرے بغیر پیچھے رہ جائیں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں۔''

شہید کا خیمہ عرش کے سائے میں

سیدنا عتبہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتول ہو جانے والے تین لوگ ہیں۔

((رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلَ، ذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحِنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِلَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ))

''① مومن آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ وہ دشمنوں (کافروں) سے قتال کرتا ہے، پھر قتل ہو جاتا ہے، یہ آزمائش میں کامیاب شہید ہے، جو عرش کے نیچے اللہ کے (خاص پیدا کردہ) خیمے میں ہوگا، انبیائے کرام اس صرف درجہ نبوت میں افضل ہوں گے۔''

((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ فَرَقَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتَّى يُقْتَلَ، فَتِلْكَ مَضْمَضَةٌ مَحَّتْ ذُنُوبَهُ وَ خَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَ أُدْخِلَ من أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ وـ بَعْضُهَا أَسْفَلَ مِنْ بَعْضٍ))

② اور وہ مومن آدمی جو اپنے آپ پر گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خوفزدہ ہے، وہ اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ دشمنوں (کافروں) کے سامنے جا کر قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے تو یہ (گویا وضوء کی) کلی ہے جس نے اس کے گناہ اور غلطیاں دھو دی ہیں۔ بے شک تلوار خطاؤں کو ختم کر دیتی ہے۔ وہ جنت کے جن دروازوں سے چاہے گا داخل ہو گا۔ بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں جو اوپر نیچے ہیں۔

((وَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، فَذَلِكَ فِي النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحَقُ النِّفَاقَ))

③ اور منافق آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان مال سے جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ دشمنوں کے سامنے جا کر قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے، تو یہ شخص (جہنم کی) آگ میں ہے، کیونکہ تلوار سے نفاق ختم نہیں ہوتا۔''

كتاب الجهاد لابن لمبارك (٧)و مسند أبي داود الطيالسي (١٢٦٧) صحيح ابن حبان (الموارد: ١٢١٤) كتاب المعرفة والتاريخ ليعقوب بن سفيان الفارسي (٢/ ٣٤٢)و السنن الكبرىٰ للبيهقي (٩/ ١٦٤) و سنده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید کے زخم سے کستوری کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَامِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ مِسْكٌ))

''اللہ کے راستے میں جس کو بھی کوئی زخم آیا روز قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا (جیسا کہ اس کو زخم لگا تھا) اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی آرہی ہوگی''

صحيح مسلم، المغازى، باب فضل الجهاد والخروج فى سبيل الله(٤٨٥٩) (٤٨٦٢)

شہید کو دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى القَاتِلِ، فَيُسْتَشْهَدُ))

دو شخص ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے وہ دو وہ ہیں کہ جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے۔؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ یہ شہید ہوا اور جنت میں چلا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرما دی پھر وہ بھی اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا (ان دونوں کو اکٹھا اللہ جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر مسکراتے ہیں)

صحیح مسلم، الامارة، باب بیان الرجلین یقتل أحدهما. . . . .(۱۲۹)(۱۸۹۰)

شہید بلا حساب جنت میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلا گروہ میری امت کا کون سا جنت میں داخل ہو گا..؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والے قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اس کو کھٹکھٹائیں گے تو جنت کا دربان ان سے پوچھے گا کیا تمہارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں گے۔

((بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسِبُ وَ إِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلَى ذٰلِكَ))

''ہمارا حساب کا ہے کا۔ ہمارا حال تو یہ تھا کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پر رہیں حتی کہ ہمیں موت آ گئی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہ لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے داخل ہو کر اس میں آرام کریں گے۔''

مستدرك حاكم، الجهاد(۲/ ۷۰)

شہداء پر حوروں کا نزول

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ ایک جنگ پر جاتے ہوئے اپنے صحابہ کے ہمراہ ایک جھونپڑی پر سے گزرے۔ ایک دیہاتی جھونپڑی میں سے نکلا اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی ہیں اور جہاد پر جا رہے ہیں اس نے پوچھا کیا دنیا کا بھی کوئی فائدہ ملے گا؟ کہا ہاں مال غنیمت ملے گا جسے مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس نے اپنے اونٹ پر پلان رکھا اور لشکر کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ وہ اپنے اونٹ کو رسول اللہ ﷺ کے قریب کرتا تھا اور صحابہ اس کے اونٹ کو رسول اللہ ﷺ سے دور کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

((دَعُوْا لِیَ النَّجْدِیَّ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہِ اِنَّہُ لَمِنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ))

''دیہاتی کو میرے قریب آنے دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ تو جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر دشمن سے معرکہ ہوا اور یہ آدمی شہید ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ اس کے لاشے پر آئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور مسکرانا شروع کر دیا۔ پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے مسکرانے کی وجہ یہ تھی میں اللہ کی طرف سے ہونے والی رحمت و بخشش کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک جنت سے حور عین نازل ہوئی اور اس کے سرہانے آ کر بیٹھ گئی تو میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

شعب الایمان للبیھقی (٤٣١٧)سندہ حسن

شہید جنت الفردوس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جواں سال حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن شہید ہو گئے۔ ان کی والدہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! حارثہ مجھے کس قدر پیارا تھا، یہ تو آپ کو معلوم ہے، اب اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اجر و ثواب کی امید رکھوں گی، لیکن اگر وہ کسی دوسری جگہ ہے تب آپ دیکھیں گے کہ میں (رونے پیٹنے کا عمل) کیسے کرتی ہوں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْحَكِ اَوَ هَبِلْتِ اَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ وَاِنَّهٗ فِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ))

اللہ تم پر رحم کرے، کیا تم پاگل ہوگئی ہے، وہاں بھلا کوئی ایک جنت ہے؟ جنتیں تو بہت ہیں اور جہاں تک حارثہ کا تعلق ہے، وہ تو (سب سے اعلیٰ جنت) جنت الفردوس میں ہے۔''

بخاری، المغازی، باب فضل من شهد بدرًا (۳۹۸۲)

شہید کو خوبصورت شکل دی جاتی ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سیاہ آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((إِنِّي رَجُلٌ أَسْوَدُ مُنْتِنُ الرِّيحِ، قَبِيحُ الْوَجْهِ، لَا مَالَ لِي، فَإِنْ أَنَا قَاتَلْتُ هَؤُلَاءِ حَتَّى أُقْتَلَ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ))

میں سیاہ رنگ کا ایک بدصورت آدمی ہوں جس سے بد بو آتی ہیاور میرے پاس مال بھی نہیں ہے اگر میں کافروں سے لڑوں گا اور شہید ہو جاؤں گا تو میرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھکانہ کہاں ہوگا۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں'' چنانچہ وہ میدان میں اترا وہ لڑتا ہوا شہید ہو گیا''

رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمانے لگے:

((قَدْ بَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَكَ ، وَطَيَّبَ رِيحَكَ ، وَأَكْثَرَ مَالَكَ))

''اللہ تعالیٰ نے تیرے چہرے کو سفید اور خوبصورت کر دیا ہے اور تیری بد بو کو خوشبو میں بدل دیا ہے اور تیرے مال کو فراوانی عطا کر دی ہے''

پھر آپ ﷺ اسے یا کسی اور کو مخاطب کر کے فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، نَازَعَتْهُ جُبَّةً لَهُ مِنْ صُوفٍ ، تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جُبَّتِهِ))

''کہ میں نے اس کی بیوی حور عین دیکھی ہے کہ وہ اس کا جبہ کو اٹھا کر اس کے جسم اور جبہ کے درمیان داخل ہونا چاہتی ہے۔''

مستدرك حاكم (٢/ ٩٣)(٢٤٦٣) صحيح

شہداء کو فرشتوں کا غسل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حنظلہ بن ابی عامر لڑتے ہوئے ابوسفیان کے پاس جا پہنچے، وہ اسے قتل کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود نے حنظلہ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کر کے انہیں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ سے کہا:

((اِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةُ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَلُوْا صَاحِبَتَهُ))

''تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں، اس کی بیوی سے پوچھو (کہ اس کا سبب کیا ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ جب حنظلہ نے معرکہ آرائی کا سنا تو اس پر غسل واجب تھا لیکن وہ اللہ کے راستے میں اسی حالت میں نکل کھڑا ہوا۔ یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((فَذَاكَ قَدْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''اسی وجہ سے فرشتوں نے حنظلہ کو غسل دیا۔''

ابن حبان(۷۰۲۵۔)ومستدرك حاكم(۳/ ۲۰۴، ۲۰۵)(۴۹۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُغَسِّلُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَحَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ))

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن المطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔'' كنز العمال(۳۳۲۶۱)صحيح الجامع الصغير(۵۱۳۳)

مستدرک حاکم میں ہے:

((قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا جب قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں فرشتوں نے غسل دیا۔''

مستدرك حاكم، معرفة الصحابة، باب ذكر اسلام حمزة بن عبدالمطلب(۳/ ۱۹۵)

شہید پر فرشتوں کا سایہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب میرے والد صاحب احد کی جنگ میں شہید کر دیے گئے تو میں ان کے چہرے سے بار بار کپڑا ہٹا کر دیدار کرتا اور روتا۔ رسول کریم ﷺ کے صحابہ مجھے ایسا کرنے سے روکتے مگر اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے بالکل منع نہیں کیا۔ یہ منظر دیکھ کر میری پھوپھی (فاطمہ) بھی رونے لگیں۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ فرمانے لگے:

((تَبْكِيْنَ اَوْلاَ تَبْكِيْنَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ))

''تم لوگ روؤ یا چپ رہو، جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں فرشتے تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

بخاری، الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت..... الخ (١٢٤٤)

شہید سے اللہ کی براہ راست گفتگو

حضرت جابر بن عبداللہ علیہما السلام کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے پریشان دیکھا تو کہنے لگے:

اے جابر..! ادھر آ، میں تجھے ایک بات بتاؤں اللہ تعالیٰ نے آج تک جس سے بھی بات کی پردے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو سامنے بٹھا کر بات چیت کی۔ اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے: اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تجھے عطا کروں۔ اس پر تیرے والد نے عرض کی: میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیری خاطر دوسری بار قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس دنیا میں نہیں جا سکتے۔ یہ سن کر عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میرے پروردگار! پھر میرے پیچھے جو میرے ساتھی ہیں انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(میری جنت کی خوشحال زندگی کے بارے میں) آگاہ کر دیجیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [آل عمران(۳/ ۱۶۹)]

''جو اللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے بارے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔''

الترمذی، تفسیر القرآن، باب: ومن سورة آل عمران، (۳۰۱۰)۔ مستدرك حاكم(۳/ ۲۰۳، ۲۰۴) (٤٩١٤)۔ حسن

شہید کے جنازہ پر فرشتوں کا نزول

حدیث میں آتا ہے جب ان کا جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جایا گیا تو ان کا وزن ہلکا تھا حالانکہ یہ کڑیل نوجوان تھے بھاری بھرکم تھے۔ مشرکین کو موقع مل گیا کہنے لگے اس (سعد) نے فلاں فلاں موقع پر غلطی کی تھی جس کے نتیجہ میں ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے تو رسول اللہ ﷺ فوراً انہیں نہیں یہ مشرک کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ))

''(اس کا جنازہ ہلکا اس لیے ہے کہ) اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔''

سیر اعلام النبلاء(۱/ ۲۸۷) وترمذی، المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ(۳۸٤۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: (اے صحابہ کرام کیا تمہیں معلوم ہے؟)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((هَذَاالَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ))

''اس سعد کی محبت (کی محبت میں یا موت کے غم میں) عرش لرز اٹھا ہے۔''

((وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابَ السَّمآءِ))

''اور اس سعد کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔''

((وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَا مِنَ الْمَلَائكَهِ))

''اور سعد کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔''

سنن نسائی، الجنائز، باب ضمة القبر وضغطته(۲۰۵۷)وصحیح سنن نسائی(۱۹۴۲)

نبی کریم ﷺ کو ایک دفعہ کسی نے ایک ریشم کا کپڑا تحفہ میں دیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کپڑے کی نرمی اور ملائم پن کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس پر تعجب مت کرو، اللہ تعالیٰ نے جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جنت میں لباس دیا ہے وہ اس سے بھی کئی گنا نرم وملائم ہے۔''

ترمذی، المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ(۳۷۴۷)وقال حدیث حسن صحیح

شہید جنت میں محو پرواز

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ موتہ میں رسول اللہ ﷺ نے لشکر اسلام کا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا:

''اگر زید کو شہید کر دیا گیا تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا، اور اگر جعفر کو شہید کر دیا گیا تو عبداللہ بن رواحہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں بھی اس جنگ میں موجود تھا۔ہم نے تلاش کیا تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہداء میں پڑے تھے،ہم نے اس کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) زخم دیکھے۔''

صحیح بخاری(٤٢٦١)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا،میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔''

المعجم الکبیر طبرانی ، مستدرك حاکم:علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔صحیح الجامع(۳۳۵۸)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے:

''جعفر رضی اللہ عنہ جبرائیل اور مکائیل کے ساتھ پرواز کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے اسے دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا کر دیے ہیں۔'' فتح الباری(۷/ ۹٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا ساتواں مہینہ

رجب

اسلامی مہینے کا ساتواں مہینہ ماہ رجب ہے۔ رجب کے کئی ایک معنی ہیں۔ مثلاً تعظیم کرنا، تیاری کرنا، خوف، کثرت ذکر الٰہی کرنا، وغیرہ۔

ماہ رجب چونکہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اہل عرب اس ماہ کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں لڑائی وغیرہ نہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے اس ماہ کا نام رجب رکھا گیا تھا۔ اس ماہ کے کئی ایک اور نام بھی ہیں مثلا رجب مضر، شہر حرام، شہر اللہ، شہر رجم، شہر الاصب، شہر مصلی، شہر مضر، شہر عتیرہ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ رجب کے خطبات

① رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت

② سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

③ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

④ غزوہ تبوک کی داستان

⑤ پانچ نصیحتیں

⑥ تاجر اور تجارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴾

''مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے' اسی دن سے جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں' یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔'' [التوبة: ٣٦]

تمہیدی کلمات

ماہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو خصوصا خواتین امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے نام پر مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے (کونڈے) حلوہ وغیرہ سے بھر کر گھروں میں تقسیم کرتیں ہیں اور اس کے فیوض وبرکات پر عجیب وغریب داستانیں سناتیں ہیں جبکہ حقیقت میں شریعت میں ماہ رجب میں اس قسم کی بدعات کا کوئی تصور نہیں اور نہ ہی اس طرح کی ماہ رجب میں دیگر رسومات جو موجودہ دور میں ہیں، اسلام نے انکا کوئی تصور پیش کیا ہے۔آج ہم مختصر طور پر کونڈوں کی کہانی اور ماہ رجب میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے جانے والے افعال کا جائزہ لیں گے کہ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

داستانِ عجیب

یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے۔ ان کے دور میں مدینہ منورہ میں ایک تنگ دست لکڑہارا رہا کرتا تھا۔ تنگ دستی کے علاج کے لیے اس نے کسی دوسرے ملک میں جانے کا سوچا اور چل دیا۔

ادھر لکڑہارے کے چلے جانے سے گھر والوں کا واحد سہارا ان سے چھن گیا۔ آخر لکڑہارے کی بیوی وزیر کی بیوی کی خادمہ بن گئی۔ لکڑہارے کی بیوی اسی وزیر کی بیگم کے محل کے صحن میں جھاڑو دے رہی تھی کہ اچانک وہاں سے سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا جب اس محل کے صحن میں پہنچے تو اچانک رک گئے اور اپنے عقیدت مندوں سے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے اور آج کون سی تاریخ ہے۔ عقیدت مندوں میں سے ایک آگے بڑھا۔ اور دست بستہ (ہاتھ باندھے ہوئے) یہ عرض کیا: حضور! یہ رجب کا مہینہ ہے اور رجب کی بائیس تاریخ ہے۔

پھر پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رجب کی بائیس تاریخ کی کیا فضیلت ہے۔؟

عرض کیا: حضور ہی جانتے ہوں گے۔؟

فرمایا: او میرے مریدانِ خاص! آیئے پھر سن لیجیے! اس دن کی فضیلت یہ ہے اگر کوئی شخص مصیبت اور پریشانی میں گرفتار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو میرے نام کے کونڈے بھرے۔

اس کا طریقہ کار کیا ہو گا..؟ وہ بازار سے نئے کونڈے (مٹی کے چھوٹے چھوٹے پیالے) خرید کر لائے انہیں گھی میں تلی ہوئی میٹھی خستہ پوریوں سے بھرے، پھر چادر بچھا کر کونڈوں کو اس چادر پر رکھے اور پورے اعتقاد کے ساتھ میرا ختم دلائے، پھر میرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی وسیلہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرے تو اس کی ہر حاجت اور ہر مشکل حل ہو جائے گی۔ اور پھر اس طرح کے عمل سے کسی کی مراد پوری نہ ہو تو وہ قیامت کے دن میرا دامن پکڑ سکتا ہے اور مجھ سے اس کی باز پرس کر سکتا ہے۔ حضرت نے یہ سب کچھ فرمایا اور پھر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔

لکڑہارے کی خستہ حال بیوی نے تمام کام چھوڑ کر حضرت کے کونڈوں کا اہتمام کیا اور دعا کی: ''اے اللہ! امام صاحب کے صدقے میری تمام مصیبتیں دور کر دے، میرا شوہر خیریت سے گھر لوٹ آئے اور اپنے ساتھ کچھ مال و دولت بھی لائے۔''

جیسے ہی مدینے میں لکڑہارے کی بیوی نے کونڈے بھرے ویسے ہی لکڑہارے کے پردیس میں دن پھر گئے۔ وہ اس طرح کہ وہاں سے ایک شاہی خزانہ مل گیا۔ پھر ایک دن تمام مال و دولت اونٹوں اور گھوڑوں پر لاد کر مدینہ منورہ اپنے مکان پر پہنچا۔ گھر پہنچ کر لکڑہارے نے وزیر کے محل کے سامنے ایک عالی شان محل تعمیر کیا اور نوابوں کی طرح وہاں رہنا شروع کر دیا۔

ایک دن اتفاق سے وزیر کی بیگم اپنے محل کے بالاخانے پر چڑھی تو حیرانی سے لکڑہارے کی بیوی کو بلا بھیجا اور کہنے لگی: اری! کل تک تو تو دو وقت کی روٹی کو ترستی تھی، اور آج یہ ٹھاٹ باٹھ اس کی کیا وجہ ہے..؟

اس نے داستان بیان کر دی۔ وزیر کی بیوی کونڈوں کی فضیلت پر ایمان نہ لائی تو اس کے شوہر پر غیب سے ایک مصیبت نازل ہوئی۔ اس پر ملکی خزانہ لوٹنے اور کرپشن کا الزام لگا اور اسے برطرف کرنے کے ساتھ ساتھ جلاوطن بھی کر دیا گیا۔ جو کل تلک وزیر تھا آج ملک چھوڑ کر جا رہا تھا۔ راستے میں چلتے ہوئے اس نے ایک خربوزہ خرید لیا کہ بھوک کے وقت کھا لیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب دیکھیے ...! جس دن وہ معزول ہوا اسی دن شہزادہ شکار پر گیا اور شام کو گھر نہ آیا۔ مشیروں میں سے کسی نے کہا: عالی جاہ! ہوسکتا ہے کہ اسے معزول وزیر اعظم نے قتل کروا دیا ہو..؟ وہ گرفتار ہو کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ وزیر کے ہاتھ میں رومال میں بندھا ہوا خربوزہ تھا۔ بادشاہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: حضور! خربوزہ ہے۔ لیکن جب رومال کھول کر دیکھا گیا تو خربوزے کی بجائے شہزادے کا خون میں لتھڑا ہوا سر تھا۔ وزیر بھی حیران تھا کہ یہ خربوزہ شہزادے کا سر کیسے بن گیا..؟ حکم ہوا کہ ان دونوں کو جیل میں بھیج دیا جائے اور صبح سویرے انہیں پھانسی دے دی جائے۔ اب جیل میں میاں بیوی نے سوچا ہم سے ضرور کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے جس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ آخر وزیر کی بیگم کو یاد آ گیا کہ کافی دن ہوئے میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈوں کے عقیدے پر ایمان نہ لائی تھی۔ پھر دونوں نے رو رو کر اپنے گناہ کی معافی مانگی اور پختہ عزم کر لیا کہ اگر اس مصیبت سے نجات مل جائے تو ہم ضرور امام صاحب کے کونڈے بھریں گے۔

اب جیسے ہی بیگم نے عقیدت سے کونڈے بھرنے کا ارادہ کیا، حالات نے پلٹا کھایا۔ گم شدہ شہزادہ کونڈوں کی برکت سے صحیح سلامت واپس آ گیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا فوراً قیدیوں کو بلانے کا حکم دیا اور رومال کھول کر دیکھا تو وہاں شہزادے کے سر کی بجائے خربوزہ تھا۔ بادشاہ بڑا متاثر ہوا۔ وزیر کو دوبارہ اس کا عہدہ عطا کر دیا اور مزید خلعت فاخرہ سے نوازا۔ پھر شاہی محلات سے لے کر وزیر کے محل تک بڑی دھوم دھام اور اہتمام کے ساتھ کونڈے بھرنے کی ''رسم'' ادا کی گئی اور وزیر کی بیگم تو زندگی بھر ہر سال عقیدت کے ساتھ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے بھرتی رہی۔

کیا یہ سچ ہے..؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ داستانِ عجیب جس پر کونڈوں کی بنیاد ہے سراسر من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی افسانہ ہے۔اس کذب بیانی پہ ذرا غور کیجیے۔ پوری سمجھ آ جائے گی۔

① ایک لمحہ کے لیے سوچیے! کیا سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے کسی ایسی رسم کے متعلق ایسے الفاظ نکل سکتے ہیں کہ جو ان کے جد اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کی ہو، تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کی ہو، خلفائے راشدین، صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم نے بھی نہ کی ہو..؟

② اتنا شاندار محل بننے میں کئی ماہ صرف ہوئے ہوں گے۔ ایک دو دن کی تو بات ہی نہیں ہے۔لیکن وزیر کی بیوی کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ اتفاقاً بالا خانے پر جاتی ہے۔ حالانکہ محلے یا بستی میں کوئی معمولی سی تعمیر بھی ہو تو پورے محلے والوں کو پتہ ہوتا ہے۔

③ اگر یہ اتنا عظیم الشان کام تھا تو اس واقعہ کا ذکر تاریخ کی کسی بھی کتاب میں ملنا چاہیے تھا لیکن یہ ذکر کسی بھی کتاب میں موجود نہیں نہ تاریخ اسلام میں حتی کہ شیعہ کی مستند کتابیں جن میں بارہ اماموں کا ذکر ہے کسی بھی کتاب میں حضرت سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ضمناً بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

④ ساری داستان بادشاہ اور وزیر کے گرد گھومتی ہے جن کے محلات مدینہ منورہ میں ثابت کیے گئے ہیں اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش شیعہ کتب کے مطابق ۸۳ ہجری اور وفات ۱۴۸ھ ہے۔شیعہ کی معتبر کتاب ''چودہ ستارے'' کے مصنف نجم الحسن کراروی نے لکھا ہے کہ امام صاحب کا عہد عبدالملک بن مروان سے لے کر ابوجعفر منصور تک ہے اور عبدالملک بن مروان اموی خلیفہ ہے جس کے دور میں دار الخلافہ دمشق تھا۔ اور منصور عباسی حکمران ہے اس دور میں بغداد دارالخلافہ رہا، مدینہ منورہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارے عرصہ کے دوران کبھی دار الخلافہ نہیں رہا۔ امویوں کا دار الخلافہ دمشق اور عباسیوں کا بغداد تھا۔ جب مدینہ دار الخلافہ ہی نہیں رہا تو وہاں بادشاہ اور وزیر کے محلات کہاں سے آ گئے اور پھر اس وقت بادشاہت کا تصور ہی نہیں تھا اس دور کے حکمران خود کو خلیفہ کہا کرتے تھے۔ یہ تاریخی حقائق اس داستان کے جھوٹ ہونے کا ثبوت ہیں۔

کونڈوں کی رسم کب شروع ہوئی

کونڈوں کے بارے میں جو من گھڑت قصہ پیش کیا جاتا ہے وہ تو جھوٹا ثابت ہوا پھر ان کونڈوں کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ اور کونڈے بھرنے کی وجہ کیا ہے.؟ آیئے اس کا تھوڑا پس منظر ملاحظہ کیجیے۔

پیر جماعت علی شاہ کے ایک مرید مصطفیٰ علی خان نے ایک کتابچہ لکھا جو ''جواہر المناقب'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کونڈوں کی ابتدا ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور یو۔پی سے ہوئی۔ ایک مشہور شاعر امیر مینائی گزرا ہے، اس کے بیٹے خورشید احمد مینائی نے داستان عجیب کے نام سے کونڈوں کے بارے میں کتاب چھپوا کر ۱۹۰۶ء میں تقسیم کروائی۔ رام پور سے نکل کر یہ رسم لکھنو پہنچی۔ پھر ۱۹۱۱ء میں لکھنو کے قریبی علاقوں اودھ، روہیل کھنڈ اور دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ یہاں سے آہستہ آہستہ گردش کرتی ہوئی مختلف علاقوں میں توہم پرست لوگوں کے درمیان پھیلتی چلی گئی۔

حقیقت کیا ہے...؟

دشمنان صحابہ ہمیشہ سے اپنی دشمنی کا کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ۲۲ رجب کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی کا اظہار کرنے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ''رسم بد'' کو شروع کیا۔ شروع شروع میں کونڈوں کی یہ رسم خفیہ طور پر صرف شیعہ کے اندر ہی تھی، پھر انہوں نے اس رسم میں دوسروں کو شریک کرنے کے لیے نہایت ہوشیاری اور چابک دستی سے اس داستان عجیب کی من گھڑت کرامت کو سنی عوام کے سامنے پیش کیا، چنانچہ دیگر مسلمان بے چارے لاشعوری طور پر ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے جشن میں شریک ہو گئے۔

کیا یہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن ہے.....؟

اب عوام میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن ہے اور بعض ان کی وفات کا دن ٹھہراتے ہیں لیکن حقیقت سے دونوں بے خبر ہیں۔ اس لیے کہ امام صاحب نہ اس دن پیدا ہوئے اور نہ وفات پائی۔

آیئے! شیعہ کتب سے ان کی پیدائش و وفات کو دیکھتے ہیں:

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۵ شوال المکرّم ۱۴۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ کا یوم ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ بمطابق ۲۴ مئی ۶۹۹ء ہے۔

[اسلامی انسائیکلو پیڈیا، ص:۶۲۵]

اعیان شیعہ کے نزدیک ان کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ/۲۴ مئی ۶۹۹ء کو ہوئی۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۱۴۸ھ/ ۷۶۵ء میں ہوئی، انہیں جنت البقیع میں اس روضے میں دفن کیا گیا جس میں ان کے والد باقر، دادا زین العابدین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ مدفون تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی وفات رجب کے مہینہ میں ہوئی نہ پیدائش۔ بلکہ وہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور شوال میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲ رجب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا دن

شیعی جنتریوں اور رسائل میں ۲۲ رجب کو ''یوم ہلاکت معاویہ'' لکھا جاتا ہے اور تاریخ کی معتبر کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رجب کے مہینہ میں ۶۰ھ کو وفات پائی۔

شیعہ کے مدرسہ ''المنتظر'' لاہور کی جانب سے ایک کیلنڈر شائع ہوتا تھا اور ایک کیلنڈر شیعہ کی دکان سیٹھ برادر شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے بھی شائع کیا جاتا تھا یہ کیلنڈر دو رنگے ہوتے ہیں ان میں خوشی کے ایام کو سرخ اور دیگر کو سیاہ رنگ سے شائع کیا گیا ہے اس میں ۲۲ رجب کی تاریخ کو خوشی کے طور پر شائع کیا گیا ہے اور ساتھ لکھا ہے کہ ''مرگ معاویہ''۔

ماہ رجب کی فضلیت

''رجب'' یہ ماخوذ ہے ترجیب سے' ترجیب کہتے ہیں تعظیم کو چونکہ یہ مہینہ عظمت وعزت والا ہے اس لیے اسے رجب کہتے ہیں اس کی جمع ارجاب رجاب اور رجبات ہے۔رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے لہٰذا اس کا احترام ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خاص طور پر گناہوں سے بچنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے خطبے میں ارشاد فرمایا: کہ زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصلیت پر آ گیا ہے سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں جن میں سے چار حرمت وادب والے ہیں۔ تین پے درپے ذوالقعدہ ذوالحجہ' محرم اور چوتھا رجب جو مضر کے ہاں ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴾

''مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے' اسی دن سے جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں' یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔'' [التوبة: ٣٦]

ماہ رجب میں پیش آنے والے اہم واقعات

۱۔رجب 5نبوی میں پہلی ہجرت حبشہ عمل میں آئی جس میں حضرت عثمان ورقیہ،زبیر،عبدالرحمٰن بن عوف،ابن مسعود اور ابوسلمہ وام سلمہ رضی اللہ عنہم بھی شریک تھے۔

۲۔راجح قول کے مطابق رجب 10نبوت/اپریل 619ء میں نبی ﷺ کے چچا ابوطالب نے وفات پائی۔

۳۔رجب2ھ/جنوری624ء میں نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر سریّہ بنا کر 12مہاجرین کے ساتھ ''نخلہ'' کی جانب روانہ کیا۔

۴۔یکم رجب 9ھ/ 14اکتوبر 630ء کو رسول اللہ ﷺ 30000ہزار صحابہ کیساتھ ''تبوک'' کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۔رجب 9ھ/نومبر630ء میں شاہِ حبشہ نجاشی فوت ہوا اور نبی ﷺ نے اسکی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۶۔4رجب 12ھ/ 14ستمبر633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق میں انبار کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقہ فتح کیا۔

۷۔ 11 رجب 12ھ/ 21 ستمبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''عین التمر'' (عراق) پر قبضہ کیا۔

۸۔ 24 رجب 12ھ/ 5 اکتوبر 633ء کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''دُومۃ الجندل'' فتح کیا۔

۹۔ 26 رجب 13ھ/ 25 ستمبر 634ء کو عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر کر دیا۔

۱۰۔ 15 رجب 14ھ/ 5 ستمبر 635ء کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دمشق فتح کیا۔

۱۱۔ 5 رجب 15ھ/ 13 اگست 636ء کو جنگ یرموک کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ اس معرکے میں رومیوں کی تعداد 2 لاکھ اور مسلمانوں کی تعداد 33 ہزار تھی۔ رومیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور 1 لاکھ 24 ہزار سے زائد رومی مارے گئے۔

۱۲۔ 22 رجب 60ھ/ 17 اپریل 680ء بروز جمعرات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر زمامِ حکومت یزید نے سنبھالی۔

۱۳۔ 5 رجب 92ھ/ 28 اپریل 711ء کو طارق بن زیاد اندلس کی فتح کیلئے طنجہ سے اسپین (اندلس) روانہ ہوئے۔

۱۴۔ رجب 141ھ/نومبر 758ء میں عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔ قریباً 8 برس اس شہر کی تعمیر کا کام جاری رہا اور 149ھ/ 766ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔

۱۵۔ بعض کے نزدیک رجب 141ھ/ اگست 765ء میں حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے وفات پائی، لیکن یہ غلط ہے ان کی وفات ۸۳ھ ربیع الاول میں ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔رجب 101ھ/جنوری 720ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے وفات پائی۔

۱۷۔یکم رجب 150ھ/2 اگست 765ء کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فوت ہوئے۔

۱۸۔27 رجب 182ھ/22 مئی 798ء کو قاضی القضاۃ امام ابو یوسف نے،جن کا نام یعقوب تھا،وفات پائی۔

۱۹۔25 رجب 183ھ/اگست 799ء کو بروز جمعۃ المبارک امام موسیٰ کاظم فوت ہوکر بغداد میں مدفون ہوئے۔ان کی اور امام محمد تقی کی قبر ایک گنبد کے نیچے بغداد میں ہے جو کاظمین کے نام سے مشہور ہے۔

۲۰۔رجب 204ھ/دسمبر 819ء میں امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی۔

۲۱۔18 رجب 218ھ/23 جولائی 833ء کو خلیفہ مامون الرشید فوت ہوا اور معتصم باللہ تخت نشین ہوا۔

۲۲۔14 رجب 256ھ/4 جون 870ء کو عباسی خلیفہ مہتدی باللہ ہلاک ہوا اور معتمد علی اللہ خلیفہ بنا۔

۲۳۔20 رجب 279ھ/27 ستمبر 892ء کو خلیفہ معتمد علی اللہ فوت ہوا اور معتضد باللہ تخت نشین ہوا۔

۲۴۔20 رجب 479ھ/10 دسمبر 1086ء کو یوسف بن تاشفین اور الفانسو ششم کے مابین میدانِ زلاقہ میں خونریز جنگ ہوئی۔20 ہزار مسلمانوں نے 60 ہزار عیسائیوں کو شکست دی اور الفانسو اپنی ساری فوج کٹوا کر چند سو آدمیوں کے ساتھ فرار ہوا۔

۲۵۔رجب 1320ھ/اکتوبر 1902ء میں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے وفات پائی۔

۲۶۔18 رجب 1358ھ/3 ستمبر 1939ء کو دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ رجب 1366ھ/3 جون 1947ء کو تقسیمِ ہند کا اعلان ہوا۔

۲۸۔ 4 رجب 1367ھ/14 مئی 1948ء کو یہودیوں نے فلسطین پر غاصبانہ قبضہ جمالیا اور اسرائیل کا قیام عمل میں آیا۔

۲۹۔ رجب 1384ھ/نومبر 1964ء میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز کو سعودی عرب کا بادشاہ مقرر کیا گیا۔

۳۰۔ 22 رجب 1407ھ/23 مارچ 1987ء کو قلعہ لچھمن سنگھ (لاہور) میں ایک بم دھماکے میں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ شدید زخمی ہوگئے اور 29 رجب/30 مارچ کو خالق حقیقی سے جاملے۔ انھیں بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔

بدعاتِ ماہ رجب

① صلاۃ الرغائب

صلاۃ الرغائب کے بارے میں بیان کی جانے والی روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔'' اس کے بعد حدیث میں رجب کے کچھ جھوٹے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، پھر آپ ﷺ کی طرف یہ ارشاد منسوب کیا گیا ہے کہ ''جو شخص رجب کی پہلی جمعرات کے دن کا روزہ رکھے، پھر جمعہ کی رات کو مغرب و عشاء کے درمیان بارہ رکعات دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو مجھ پر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ)) پھر سجدہ میں چلا جائے اور یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)) اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد سر اٹھا کر یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے: ((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اَنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْاَعْظَمُ))بعد ازاں وہ دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے۔اس کے بعد وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اس کی ہر حاجت پوری کی جائے گی۔''

فائدہ

اس جھوٹی روایت کے بارے میں محدثین کے اقوال:

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر گھڑی گئی ہے اور محدثین نے اس کا الزام ابن جہضم پر لگایا ہے جو ان کے نزدیک جھوٹ بولتا تھا۔'' [الموضوعات: ٢/٤٣٨]

ابن رجب رحمہ اللہ کا قول

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں صلاۃ الرغائب پڑھنے کے متعلق جو احادیث مروی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی، باطل اور غیر صحیح ہیں۔ یہ نماز جمہور علماء کے نزدیک بدعت ہے جو چوتھی صدی کے بعد ظاہر ہوئی۔''

[لطائف المعارف فيما لمواسم العالم من الوظائف: ١٢٣]

امام نووي رحمہ اللہ کاقول

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''وہ نماز جو صلاۃ الرغائب کے نام سے معروف ہے اور جس کی بارہ رکعات رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح شعبان کی پندرہویں رات کی سو رکعات نماز یہ دونوں نمازیں بہت بری بدعت ہیں۔ لہٰذا قوت القلوب اور احیاء علوم الدین میں ان کے تذکرہ سے دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اور نہ ہی ان کے بارے میں روایت کی گئی حدیث سے دھوکا کھانا چاہیے کیوں کہ وہ پوری کی پوری باطل ہے۔'' [المجموع للنووی: ۳۷۹/۳]

امام شوکانی رحمہ اللہ کا قول

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''تمام حفاظِ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نماز من گھڑت ہے اور اس کے من گھڑت ہونے میں فن حدیث میں ادنیٰ سا علم رکھنے والے شخص کو بھی شک و شبہ نہیں۔ فیروز آبادی اور اسی طرح مقدسی نے بھی صراحتاً کہا ہے کہ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع (بناوٹی) ہے۔'' [تذکرة الموضوعات، ص:٤٤]

②ماہ رجب کے مخصوص روزے

ماہ رجب کی بدعات میں سے ایک بدعت یہ ہے کہ اس میں روزے کی مخصوص فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے مخصوص روزے رکھنا۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مہینہ کے روزوں کے بارے میں کچھ بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔

حضرت خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں کہ:

'' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ماہ رجب میں روزہ رکھنے والوں کے ہاتھوں پر مارتے تھے حتی کی وہ اپنے ہاتھ کھانے میں داخل کرتے یعنی روزہ توڑ دیتے تھے''

[ارواء الغلیل (۹۵۷) صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک جھوٹی روایت

ماہ رجب میں روزوں کی فضیلت میں جو جھوٹی احادیث بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی رجب میں ایک دن کا روزہ رکھے اور اس میں چار رکعات اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سو مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔''اس کے بارے میں ابن الجوزی کہتے ہیں:

''یہ رسول اللہ ﷺ پر گھڑی ہوئی حدیث ہے۔'' [الموضوعات: ۲/۴۳۵]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا قول

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''ماہ رجب کی فضیلت یا اس کے روزوں کی فضیلت یا اس میں کسی متعین دن کے روزہ کی فضیلت یا اس کی کسی متعین رات کے قیام کی فضیلت کے بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے جو قابل حجت ہو۔ اور مجھ سے پہلے یہی یقینی بات امام ابو اسماعیل الہروی نے بھی کہی ہے۔''

[تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب: ۷۱]

علي بن ابراهيم العطارد رحمہ اللہ کا قول

امام شوکانی رحمہ اللہ نے علی بن ابراہیم العطارد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''رجب کے روزوں کے متعلق جو کچھ بھی روایت کیا گیا ہے وہ سب من گھڑت، ضعیف اور بے بنیاد ہے۔'' [الفوائد المجموعہ: ۳۹۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجب کی ستائیسویں رات کی عبادت اور اگلے دن کا روزہ

لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسراء ومعراج کا جو معجزہ ہے یہ رجب کی ستائیسویں رات کو پیش آیا تھا۔ اسی لیے وہ اس رات میں خصوصی عبادت کے قائل ہیں اور اگلے دن روزہ رکھنا مستحب سمجھتے ہیں۔

کیا رجب کی ستائیسویں کو آپ ﷺ کو معراج ہوا تھا...؟

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ہے کہ واقعہ اسراء ومعراج کی تاریخ کے بارے میں اہل علم کے مابین شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں دس سے زیادہ اقوال نقل کیے ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے ایک سال قبل (ماہ ربیع الاول ۱۲ نبوی) میں پیش آیا۔ یہ ابن سعد وغیرہ کا قول ہے اور یہی بات نووی رحمہ اللہ نے بھی بالیقین کہی ہے، جب کہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ نے بھی اس تاریخ (ہجرت سے ایک سال قبل) کو بالجزم ذکر کیا ہے۔

[شرح العقيدة الطحاوية: ٢٢٤]

اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے آٹھ ماہ قبل (ماہ رجب ۱۲ نبوی) میں پیش آیا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے چھ ماہ قبل اور چوتھا قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے گیارہ ماہ قبل پیش آیا۔ اور کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ کہا۔ [فتح الباری: ٢/٢٥٧]

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''الرحیق المختوم'' میں اہل سیر کے چھ اقوال ذکر کیے ہیں، ان میں سے ایک قول علامہ منصور پوری رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ واقعہ نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب کو پیش آیا، پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اسے اس بنا پر صحیح ماننے سے انکار کیا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے ہوئی، یعنی نبوت کے دسویں ماہ رمضان میں۔ جب کہ نمازیں معراج کی رات فرض کی گئیں۔ لہٰذا معراج کا زمانہ ان کے بقول اس کے بعد کا ہوگا اس سے پہلے کا نہیں۔ اسی طرح انہوں نے وہ دو اقوال بھی غیر صحیح قرار دیئے جو اس سے بھی پہلے کی تاریخ بتاتے ہیں۔ رہے باقی تین اقوال (نبوت کے بارہویں سال ماہ رمضان میں، نبوت کے تیرہویں سال ماہ محرم میں اور نبوت کے تیرہویں سال ماہ ربیع الاول میں) تو ان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ ان میں سے کسی کو کسی پر ترجیح دینے کے لیے کوئی دلیل نہیں مل سکی۔ تاہم ان کے بقول سورہ اسراء کے سیاق سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکی زندگی کے بالکل آخر دور کا ہے۔ [الرحیق المختوم: ۱۹۷]

معلوم ہوا کہ اس میں اہل سیر کا کثیر اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے ۲۷ رجب، بعض نے ماہ رمضان، بعض نے محرم، بعض نے ماہ ربیع الاول کہا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ یہ واقعہ نبی کی مکی زندگی کے اخیر میں پیش آیا۔ واللہ اعلم

خلاصہ کلام:

ماہ رجب میں کونڈوں کا بھرنا مخصوص روزے رکھنا اور دیگر عقائد رکھ کر عبادات کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ یہ بدعتیں ہیں جن کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ کچھ لوگ اپنی سمجھ کے مطابق ایک کام شروع کرتے ہیں اور پھر اسے بطور عبادت وثواب سمجھ کر اس کی ترویج شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ثواب والا عمل وہی ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق فرمائی ہو اللہ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خسارے میں ہیں اور ان کے دنیوی زندگی کے تمام تر کام بے کار ہیں حالانکہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا خیال ہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

[الکھف(۱۰۳.۱۰٤)]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَا لَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِيْ النَّارِ))

''(دین میں) ہر نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہوتی ہے''

[صحیح جامع الصغیر(۱۳۵۳)وابو داؤد(٤٦٠٧) والنسائی (۱۵۷۸)]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ))

''جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے''

بخاری، الاعتصام بالکتاب والسنة، باب اثم من آوی محدثا(۷۳۰٦)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کی پیروی اور بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ التوبہ(100)

''اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

تمہیدی کلمات

عظیم جرنیل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ظہور نبوت سے آٹھ سال قبل پیدا ہوئے، فتح مکہ آٹھ ہجری میں اپنے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ سمیت مسلمان ہوئے۔ امام الہند ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''مورخین کا اتفاق ہے کہ عرب کی سیاست تین سروں میں جمع ہوگئی تھی، معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور زیاد بن ابیہ رحمہ اللہ۔ اتفاق سے یہ تینوں سر مل کر ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگئے تھے انہوں نے سیاسی حکمت عملیوں سے اسلامی سیاست کااس طرف پھیر دیا جدھر وہ پھیرنا چاہتے تھے۔'' انسانیت موت کے دروازے پر:(ص۱۴۲) آج ہم اس ہستی کا تذکرہ کریں گے۔

مختصر تعارف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

معاویہ نام، ابوعبدالرحمٰن کنیت، والد کا نام ابوسفیان تھا۔ ان کی والدہ کا نام ہندہ تھا۔آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ پانچویں پشت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ان کا خاندان ''بنواُمیہ'' زمانہ جاہلیت سے قریش میں معزز وممتاز چلا آتا تھا۔ان کے والد ابوسفیان قریش کے قومی نظام میں ''عقاب'' یعنی علمبرداری کے عہدہ پہ ممتاز تھے فتح مکہ کے دِن ابوسفیان اور معاویہ دونوں مشرف بااسلام ہوئے۔بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں دولت اسلام سے بہرہ ور ہو چکے تھے۔ لیکن باپ کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کیا تھاان کے مشرف با اسلام ہونے کی خوشی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مبارکباد دی، قبول اسلام کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کے مال غنیمت میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سواونٹ اور ۴۰ اوقیہ سونا یا چاندی مرحمت فرمایا تھا۔اسی زمانہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے خاندانی وقار کے لحاظ سے ان کو کتابت وحی کا جلیل القدر منصب ملا۔دور نبوی کے بعدحضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قریب قریب تمام معرکہ آرائیوں میں بہت ممتاز حیثیت سے شریک رہے مگر ان کی تفصیل بہت طویل ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے رجب ۶۰ ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر مبارک تقریباً اسّی سال تھی۔

جمع الجوامع (۲/ ۱۰٤) (٤۲۳۸)و الطبرانی فی الکبیر (۱۹/ ٤۳۹). وتقریب التهذیب (۱/ ۵۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب گھرانہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

((مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ اليَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ :لاَ أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ))

''(ایک وقت تھا کہ) کہ روئے زمین پر مجھے سب سے زیادہ پسند یہ تھا کہ آپ کے خیمے والے (یعنی آپ کے تابع لوگ) ذلیل ہوں لیکن آج مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی بات نہیں کہ آپ کے خیمے کے لوگ غالب رہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے ہاں ایسے ہی؟ مجھے بھی تمہارا گھرانہ محبوب ہے؟ ہند نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے کیا میرے لئے اس بات میں کوئی حرج نہیں، اگر میں اس کے مال میں سے (اس کی اولاد کو) کھلاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بشرطیکہ دستور کے مطابق ہو۔''

بخاری، المناقب، باب ذكر هند بنت عتبة بن ربيعة رضى الله عنها3825ومسلم (1714)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کی نظروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس سے گزر ہوا تو کہا:

((مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا :وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَال أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ :آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا :وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي، أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ))

”تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے انہوں نے کہا ہم اللہ کے ذکر کے لئے بٹھے ہیں انہوں نے کہا تمہیں اللہ کی قسم صرف اسی بات نے بٹھایا ہوا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی لئے بٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ایک حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا تمہیں اب کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے صحابہ نے عرض کا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ کی قسم تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے نہیں بٹھایا صحابہ نے عرض کاٹ اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی بلکہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔''

مسلم، الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر(2701)

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی نبی کریم سے گزارش

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا

((وَمُعَاوِيَةُ، تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ :نَعَمْ))

معاویہ کو اپنے پاس بطور کاتب رکھ لیں تو آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔

مسلم، فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم، باب من فضائل أبى سفيان بن حرب رضى الله عنه (2501)وصحيح ابن حبان7209

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لیے تشریف لائے میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میری کمر پر تھپکی دے کر فرمایا:

((اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ))

''جاؤ معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور وہ یعنی معاویہ کاتب وحی تھے۔''

دلائل النبوه للبيهقى:٦/ ٢٤٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ انسان تھے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا:

((هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ :أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ))

''کیا آپ کو امیر المومنین معاویہ کے بارے میں علم ہے کہ وہ ایک ہی وتر ادا کرتے ہیں تو ابن عباس فرمانے لگے انہوں نے درست کیا ہے وہ فقیہ ہیں۔''

بخاری، المناقب، باب ذكر معاوية رضى الله عنه3765

صحیح بخاری 3764 میں ہے چھوڑیے وہ تو نبی کے صحابی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی:

((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ))

''اے اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے''

ترمذی، المناقب، باب مناقب معاوية بن أبى سفيان رضى الله عنه3842، مسند احمد:17895

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کو سنا آپ نے ہمیں سحری کے لیے بلایا تو فرمایا: بابرکت کھانے کی طرف آؤ پھر آپ نے یہ دعا فرمائی:

((اللهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم سکھا دے اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔''

مسند احمد:(17152)، الصحیحة:(3227)

معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

عمرُ بن اسود عنسی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب کہ وہ ساحل حمص میں اپنے ایک محل میں تھے، اور ان کے ہمراہ ان کی بی بی ام حرام بھی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے ام حرام نے بیان کیا کہ، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا ، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ :أَنْتِ فِيهِمْ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ ، فَقُلْتُ :أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ))

''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ دریا میں جنگ کریں گے ان کے لئے جنت واجب ہے۔ ام حرام کہتی تھیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں انہیں میں سے ہو جاؤں تو فرمایا تم انہیں میں رہو، ام حرام کہتی ہیں، کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر کے شہر میں جنگ کریں گے، وہ مغفور ہیں میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔''

بخاری، الجهاد والسير، باب ما قيل فی قتال الروم 2924

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے روایت کرتے ہس ل، وہ کہتی تھس ا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علہ وآلہ وسلم مرسے ہاں سو رہے تھے آپ صلی اللہ علہے وسلم مسکراتے ہوئے بدوار ہوئے مس انے عرض کی یا رسول اللہ:

((مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ :أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا البَحْرَ الأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ قَالَتْ :فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ :ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ :أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ المُسْلِمُونَ البَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ، فَنَزَلُوا الشَّأْمَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَمَاتَتْ)))

!آپ ﷺ کیوں مسکراتے ہیں فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اس وقت خواب میں میرے سامنے پیش کئے گئے اور وہ اس سبز دریا میں کشتی پر تخت نشین بادشاہوں کی طرح سوار تھے، ام حرام نے عرض کی، آپ صلی اللہ علہپ وسلم اللہ سے دعا کیجئے، کہ وہ مجھے انہیں لوگوں میں کر دے، آپ صلی اللہ علہی وسلم نے میرے لیے دعا کی پھر آپ صلی ﷺ دوبارہ سو رہے اور مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو ام حرام نے اسی قسم کی گفتگو پھر کی، اور آپ ﷺ نے اسی قسم کا جواب دیا، انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے انہیں لوگوں میں سے کردے آپ ﷺ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد میں نکلیں اوروہ سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا جہاد تھا جس میں مسلمان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دریا پار گئے تھے پھر جب وہ لوگ جہاد سے فارغ ہو کر مملکت شام میں م لوٹے تو ، ام حرام ایک جانور سے گر کر وہیں انتقال کر گئیں۔

بخاری ، الجهاد والسير ، باب فضل من يصرع فی سبيل الله فمات فهو منهم (2799)

یہ پیش گوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں پوری ہوئی سب سے پہلے بحی لشکر کی قیادت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی کی تھی رومیوں کے بہت سے علاقے فتح کیے ،جن میں جزیرہ قبرص اور روڈس وغیرہیں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے حکومت کی پیش گوئی

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم کو وضو کروایا کرتے تھے ایک دن بیماری کے باعث یہ خدمت اانجام دینے سے قاصر رہے تو معاویہ نے یہ خدمت انجام دی جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے تو نبی سے دو تین بار سر اٹھایا اور فرمایا:

((يَا مُعَاوِيَةُ ، إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ))

''اے معاویہ اگر تجھے زمام حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے نبی کی بات سنی اس دن سے مجھے یقین ہو گیا کہ زمام حکومت میرے سپرد کی جائے گی حتیٰ کہ میں اس ابتلاء میں ڈال دیا گیا ہوں۔

مسند احمد:(16933)اسناده صحيح

اس سے قبل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تقریبا بیس سال تک شام کے گورنر رہ چکے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ البانی رحمہ اللہ نے طبرانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی رویت کی نقل کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

(أولُ هذا الأ مرِ نبوةٌ ورحمةٌ، ثمَّ يكونُ خلافةٌ ورحمةٌ، ثمّ يكون مُلكاً ورحمةً)

''پہلے نبوت اور رحمت پھر خلافت اور رحمت پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی''

الصحيحة:(3270)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کی روشنی میں فرماتے ہیں:

((فكانت نبوّةُ النبى -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -نبوّة ورحمة، وكانت خلافةُ الخلفاء الراشدين خلافةَ نبوّةٍ ورحمة، وكانت إمارةُ معاوية مُلكًا ورحمة، وبعده وقع مُلكٌ عَضُوض.))

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ،نبوت اور رحمت تھی ۔خلفاء راشدین کی خلافت ،خلافت نبوت ورحمت تھی اورمعاویہ کی امارت وبادشاہت رحمت والی تھی اوراس کے بعدکاٹ کھانے والی بادشاہت شروع ہوئی۔''

جامع المسائل لابن تيميه:154

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے جذبات

حضرت ابوسعیدخدری رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ ایک شخص حضرت علی اورحضرت معاویہ کے بارے میں طعن وتشنیع کرنے لگاتووہ سیدھے ہوکربیٹھ گئے ،پھرفرمایا:ایک اعرابی صحابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں انصارصحابہ کی ہجوکی توانہوں نے فرمایا: اسے رسول اللہ کی شرف صحبت حاصل ہے ،اگر یہ شرف اسے حاصل نہ ہوتا تو میں تمہاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(انصار کی) کی طرف سے دفاع میں اس کے لیے کافی ہوجاتا۔

حافظ ابن حجر نے اس واقعہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اعرابی سے صرف صحابی ہونے کے ناطے درگزر فرمایا ہے۔

الاصابة:۱/ ۸۔

ورنہ وہ اسے صحابہ کی شان میں گستاخی کی سزا دیتے۔ حضرت ابوسعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کپس منظر میں حضرت عمر کا فرمان سنا کر خبردار فرمایا ہے کہ صحابہ کرام کے بارے میں ایسی جسارت بہرنوع باعث مذمت اور مستوجب سزا ہے۔

امام اہل السنہ سے سوال:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تو انہوں نے فرمایا:

((معاوية افضل لسنانقيس باصحاب رسول الله احدا))

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں، ہم کسی کو بھی صحابہ جیسا تصور نہیں کرتے۔''

السنة للخلال:(ص، ٤٣٥، ٤٣٤)

امام احمد رحمہ اللہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہے تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

((لاتجالسه ولاتواكله ولاتشاربه واذامرض فلاتعده))

''نہ اس کے ساتھ بیٹھو، نہ اس کے ساتھ مل کر کھاؤ اور جب بیمار پڑ جائے تو اس کی تیمارداری کے لیے نہ جاؤ۔''

الذيل على طبقات الحنابلة لابن رجب:۱/ ۱۳۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرحد اسلامی کی فکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں اختلافات سے قیصر روم نے فائدہ اٹھانہ چاہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت علاقوں پر قبضہ کرلے ۔اس سوچ سے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حریف ہونے کی وجہ سے کوئی مزاحمت نہیں کریں گے ۔جب اس ناپاک عزم کی خبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے قیصر روم کی طرف ایک خط لکھا جس مضمون یہ تھا:

واللہ لئن لم تنتہ ولم ترجع الیٰ بلادل یالعین -----ولاضیقن علیك الارض بمارحبت

اللہ کی قسم !اے ملعون شخص !اگر تو باز نہ آیا اور اپنے وطن واپس نہ ہوا۔۔۔تو میں زمین کی وسعت کے باوجود اس کو تیرے لیے تنگ کردوں گا۔

البداية والنهاية:٨/ ١١٩

عوامی خدمت کا جذبہ اور حدیث رسول پر عمل

اس عظیم جرنیل کے تقریباً انیس سالہ دور حکومت میں اسلامی سلطنت چھیاسٹھ لاکھ مربع میل تک پھیل چکی تھی لیکن اس سب کے باوجود رعایا کی خبر گیری میں کوئی کمی نہ کرتے تھے ۔اس لیے کہ انہوں نے نبی کریم کا فرمان سن رکھا تھا :

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:'' اے معاویہ ! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

((مَا مِنْ إِمَامٍ أَوْ وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ، وَالْمَسْكَنَةِ، إِلَّا أَغْلَقَ اللهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ، دُونَ حَاجَتِهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَخَلَّتِهِ، وَمَسْكَنَتِهِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ))

جو حکمران یا والی ضرورت مندوں، فقرلوں اور مسکنواں کے سامنے اپنے دروازے بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات اور فقر ومسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا۔''

مسند احمد: (18033) صحیح لغیرہ

وہ شخص مہمان، مسافر، نومولود، حاجت مند وغیرہ کی خبر رکھتا تا کہ اس کی ضرورت پوری کی جاسکے۔

مومنوں کے ماموں

مشہور ثقہ عابد فقیہ امام معافیٰ بن عمران الموصلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۵ھ) سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

((لايقاس بأصحاب رسول الله ﷺ أحد، معاوية صاحبه وصهره وكاتبه وأمينه على وحى الله عزوجل))

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ کوئی بھی برابر نہیں قرار دیا جاسکتا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے صحابی، ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی، کاتب اور اللہ کی وحی (لکھنے) کے امین ہیں۔''

تاریخ بغداد (۱/ ۲۰۹) (ت:۴۸) صحیح

امیر معاویہ رو رو کر نڈھال ہو گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت شُفَیّا اصبحی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں..؟ کہا گیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے قریب ہوگیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو فرمایا: ضرور بیان کروں گا، پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا اس کے بعد ابوہریرہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہوگئے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص اللہ تعالی قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ اللہ تعالی پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق عمل کیا وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالی فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالی اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا، ہاں اے اللہ، اللہ تعالی فرمائیں گے، میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں قرابت داروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا اللہ تعالی فرمائیں گے تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالی فرمائیں گے تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا کیا جا چکا پھر شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالی فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں شہید ہوا، اللہ تعالی فرمائیں گے تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس یہ بات کہی گئی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! '' اللہ تعالی کی مخلوق میں سے سب سے پہلے انہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔''

ولید ابوعثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے پھر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ نے چہرہ صاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیااور فرمایا اللہ تعالی اور اس کے رسول نے سچ فرمایا پھر یہ آیت پڑھی:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

"جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دیدیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہوگیا اور ان کے اعمال باطل ہوگئے۔" (ھود:۱۵.۱۷)

صحیح ترمذی، الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعة(۲۳۸۲)والحاکم(۱/ ٤١٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معراج النبی ﷺ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی بِعَبْدِهِ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهُ لِنُرِیَهُ مِنْ آیَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ البَصِیْرُ﴾

''پاک ہے وہ ذات، جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں سیر کروائی تا کہ اُسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائے، بیشک وہ سننے والا ، دیکھنے والا ہے۔''

[الاسراء:١]

تمہیدی کلمات

مکہ مکرمہ سے فلسطین اور بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف پرواز، آیات کبریٰ کے مشاہدات اور واپسی کا سفر ''اسراء ومعراج'' کہلاتا ہے ہمارے پیارے نبی جناب محمد ﷺ کا عظیم معجزہ ہے، یہ معجزہ کشف، عالم خواب اور روحانی مشاہدہ نہیں بلکہ عالم بیداری میں روح وبدن سمیت آپ کو پہلے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر اور جنت وجہنم کے مشاہدات کروائے گئے، آپ کو معراج کب کروائی گئی اس میں اہل سیر کا کثیر اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے ۲۷ رجب، بعض نے ماہ رمضان، بعض نے محرم، بعض نے ماہ ربیع الاول کہا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ یہ واقعہ نبی کی مکی زندگی کے اخیر میں پیش آیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفر کا آغاز اور سواری براق

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی آسمانوں کی سیر یعنی معراج کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ: میں ام ھانی (جو حضرت علی کی ہمشیرہ ہیں) کے گھر میں تھا ایک آنے والا میرے پاس آیا، وہاں سے مجھے اٹھایا گیا اور حطیم (یا حجر وہ جگہ جو قریش تعمیر بیت اللہ کے وقت رزق حلال کی کمی کی وجہ سے بیت اللہ شامل نہ کر سکے تھے) میں لایا گیا اس نے وہاں مجھے الٹایا اور میرا سینہ حلق سے ناف تک چیر دیا اور میرا دل باہر نکالا پھر ایمان وحکمت سے لبریز سونے کا ایک طشت (تھال) میرے پاس لایا گیا پس میرا دل دھویا پھر وہیں رکھ کر اسے سی دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا جسے براق کہا جاتا تھا وہ اپنے منتہائے نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب براق میرے پاس لایا گیا تو وہ شوخی کرنے لگا جبریل نے اس سے کہا: کیا تو محمد کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے.؟

((فَمَارَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ))

''تجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے تجھ پر کوئی آدمی ایسا سوار نہیں ہوا جو اللہ کے ہاں اس سے زیادہ معزز ہو''

براق یہ بات سن کر پسینے سے شرابور ہو گیا

[ترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة بنی اسرائیل (۳۱۳۱)]

مجھے اس پر سوار کر دیا گیا اور وہ مجھے لے کر اڑا حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ پہنچا (مسجد اقصیٰ جسے بیت المقدس بھی کہتے ہیں یہ فلسطین کے شہر القدس میں ہے جس کا پرانا نام ایلیا ہے، مکہ سے القدس کی مسافت دور نبوی کے اعتبار سے ۴۰ دن کی تھی) وہاں میں نے اس براق کو ایک کھونٹی سے باندھ دیا جہاں دوسرے انبیاء اپنی سواریاں باندھا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔

[مسلم، الایمان، باب الاسراء. . . . (۱۶۲)]

میرے نبی امام انبیاء بن گئے

پھر میں اندر داخل ہوا تو تمام انبیاء موجود تھے میں نے ان کو امامت کروائی اور دو رکعت نماز پڑھائی، جب میں باہر نکلا تو جبریل میرے پاس دو برتن لے آئے، ایک شراب کا اور ایک دودھ کا، میں نے دودھ کا برتن پسند کر لیا جس پر جبریل نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو فطرت والی بات اختیار کرنے کی ہدایت دے دی۔ اور آپ نے فطرت کو پسند کر لیا، اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

[صحیح بخاری، تفسیر سورۃ. . . . . (۴۷۰۹)]

مالک نے سلام میں پہل کر دی

کثیب احمر کے پاس میں نے حضرت موسیٰ کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ....اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ..... اور حضرت ابراہیم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ..... پھر مجھے کہا گیا یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے انہیں آپ سلام کریں، میں اس کی طرف مڑا تو اس نے پہل کر کے مجھے سلام کر دیا۔

[صحیح بخاری، أحادیث الانبیاء(۳۳۹۴) صحیح مسلم(۴۳۰)]

آسمانوں کی طرف سفر

پھر وہاں سے مجھے سیڑھی کے ذریعے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔ میرا ساتھی جبریل مجھے لے کر آسمان دنیا پر آیا اس کا دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا کون ہے...؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: جبریل علیہ السلام۔

پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا، انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید! کتنی بہترین تشریف آوری ہے۔

پھر دروازہ کھول دیا گیا جب اندر پہنچا تو وہاں میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد آدم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا:

اے نبی صالح اور پسر صالح خوش آمدید۔

مزید جبریل کہنے لگے یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں اور بائیں جانب پر چھائیاں، ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ان میں سے دائیں جانب والے جنتی اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں۔جب آدم اپنی دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے (خوش ہوتے) اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو (غم کی وجہ سے) رو پڑتے [صحیح بخاری، الصلاۃ(۳٤۹)]

پھر جبریل علیہ السلام اوپر کو چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟

کہا: جبریل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے۔؟

کہا: ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی مبارک ہے۔

پس دروازہ کھول دیا گیا جب میں اندر پہنچا تو وہاں یحیی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ عیسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے۔؟ کہا: جبریل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے۔؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے۔۔؟

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔

اور دروازہ کھول دیا گیا جب میں اندر پہنچا تو وہاں یوسف علیہ السلام کو دیکھا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید۔

مزید آپ نے فرمایا: میں نے یوسف کو دیکھا، انہیں تو (دنیا کا) آدھا حسن دیا گیا ہے یعنی وہ واقعی بہت حسین تھے[مسلم، الایمان، باب الاسراء برسول الله . . . . (۱۶۲)] پھر جبریل علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے۔۔؟

کہا: جبریل علیہ السلام؛ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔۔؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے۔۔؟

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید، کتنی اچھی تشریف آوری ہے۔ آپ کی۔

پھر دروازہ کھول دیا جب میں اندر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا تو جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟ کہا: جبریل علیہ السلام؛ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں، کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے۔

جب میں اندر پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام ملے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

خوش آمدید برادر صالح اور نبی صالح۔

پھر جبریل لے کر مجھے اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا: جبریل؛ پوچھا؛ تمہارے ساتھ اور کون ہے..؟

کہا: محمد؛ پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

کہا: ہاں؛ کہا گیا: خوش آمدید آپ کا تشریف لانا کتنا مسرت بخش ہے۔

جب میں اندر پہنچا تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ملا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

خوش آمدید برادر صالح اور نبی صالح۔

جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں..؟

”کہنے لگے اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔“

پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے..؟

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے..؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہا: ہاں! کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے۔

جب میں اندر پہنچا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ملے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا:

پسر صالح اور نبی صالح خوش آمدید۔

بیت المعمور پر فرشتوں کی عبادت کا منظر

پھر میرے سامنے بیت معمور پیش کیا گیا۔ میں نے اس کی بابت جبریل سے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ بیت المعمور ہے، فرشتوں کی عبادت گاہ۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، پھر نکلتے ہیں تو دوبارہ ان کی باری نہیں آتی[صحیح بخاری، بدء الخلق(۳۲۰۷)] پھر مجھے شراب دودھ اور شہد (اور پانی) کا ایک ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور اسی پر آپ کی امت رہے گی۔

سدرۃ المنتہیٰ پر چند مشاہدے

پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کا ظاہر کیا گیا تو اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح بڑے تھے اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے کہا جبریل یہ نہریں کیسی ہیں..؟ انہوں نے کہا: دو پوشیدہ نہریں سَیحان اور جَیحان تو جنت کی ہیں اور دو ظاہر نہریں نیل وفرات ہیں۔[صحیح مسلم(۲۸۳۹)] میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب قلموں کے چلنے کی آوازیں بھی سنی، جہاں فرشتے لوح محفوظ سے اللہ کے فیصلے نقل کرتے ہیں اور یہ اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ان کی قلموں کے بیک وقت چلنے سے آوازوں کی ایک کہکشاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سج جاتی ہے[صحیح بخاری، الصلاۃ(۳۴۹)](اسی سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جنت المأوی ہے﴿عند ها جنة المأوٰی﴾آپ نے اسی مقام پر جبریل کو دوسری مرتبہ ان کی اصلی حالت میں دیکھا تھا﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾''تحقیق دیکھا اس کو دوسری مرتبہ (یا) ایک مرتبہ اور بھی اسے اترتے ہوئے دیکھا'' (دونوں ترجمے صحیح ہیں) [صحیح مسلم، الایمان، باب معنی قول اللّٰہ عزوجل، ولقد راہ نزلة اخری وھل رای النبی ﷺ ربه لیلة الاسراء(۱۷٤)]

وہ تو نور ہے اسے میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں

[سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اللہ تعالیٰ نے آپ سے وحی کے ذریعے ملاقات کی ﴿فاوحیٰ الیٰ عبده ما اوحیٰ﴾''پس اللہ نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی(النجم: ۱۰) کچھ لوگ کہ دیتے ہیں کہ آپ نے وہاں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو وہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ حضرت ابو ذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا:

((نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ؟))

''وہ تو نور ہے اسے میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں۔'' [صحیح مسلم (۱۷٤)]

ایک دوسری روایت میں ہے عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ تابعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کس چیز کی بابت پوچھتا؟ عبداللہ بن شقیق نے کہا: میں آپ سے پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت ابو ذر نے فرمایا: یہ بات میں نے آپ سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا تھا:

((رَاَیْتُ نُوْرًا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے ایک نور دیکھا ہے۔''

''نور دیکھا ہے'' کا مطلب ''اللہ کو نہ دیکھنا'' ہے کیوں کہ نورانی شعاعیں ہی دراصل اللہ کے دیکھنے میں حائل ہیں۔ جیسے ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لاَ يَنَامُ وَلاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ))

''اللہ عزوجل سوتا ہے نہ سونا اس کے لائق ہی ہے۔ وہ ترازو کو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے (یعنی اعمال کے مطابق رزق میں کمی بیشی کرتا ہے) اس کی طرف رات کے عمل، دن کے عمل سے پہلے، اور دن کے عمل، رات کے عمل سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے (ایک اور روایت میں ''آگ'' کا لفظ ہے) اگر وہ اس حجاب کو ہٹا دے تو اس کے چہرے کی تجلیات، جہاں تک اس کی نظر پہنچے، اس کی مخلوق کو جلا ڈالے۔''

[صحیح مسلم، الایمان، باب فی قول علیه السلام، ان الله لا ینام.....،(۱۷۹)]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سب سے واضح ہے اور اس میں زیر بحث آیات نجم کی تفسیر بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔ اس لحاظ سے یہ روایت فیصلہ کن ہے۔ حضرت مسروق (تابعی) بیان کرتے ہیں: میں حضرت عائشہ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا: (ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا: سبحان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ! تیرے اس سوال پر تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پھر فرمایا:
اے ابو عائشہ! تین باتیں ہیں۔ ان میں سے کوئی کسی بھی بات کا دعویٰ کرتا ہے تو اس نے یقیناً اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ میں نے کہا: وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے یقیناً اللہ پر بڑا بہتان باندھا۔

مسروق کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہا: ام المومنین ٹھہریں اور جلدی نہ کریں کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِينِ﴾(التکویر:۳۲)''اور اس نے اسے آسمان کے کھلے کناروں پر دیکھا ہے'' اور ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرَى﴾النجم:۱۳)''اور اس سے اسے دوسری مرتبہ دیکھا'' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس امت میں ہی وہ پہلی ہوں جس نے ان آیات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: پس آپ نے فرمایا تھا: ان آیات میں صرف جبریل علیہ السلام کا دیکھنا مراد ہے۔ میں نے انہیں ان دو مرتبہ دیکھنے کے علاوہ اس اصلی صورت میں کبھی نہیں دیکھا جس پر انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے ہیں۔ ان کے پیدائشی وجود کے حجم نے آسمان و زمین کے مابین تمام فضا کو بھر دیا ہے۔''

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے مسروق! کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ نے فرمایا ہے:
﴿لَّا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾
''نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر لیتا ہے اور وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔'' الانعام(۶/ ۱۰۳).....دوسری یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی کتاب سے کچھ چھپا لیا ہے تو اس نے بھی اللہ پر بہتان باندھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے.....اور تیسری یہ بات کہ جو کہے رسول اللہ ﷺ کل کی بات جانتے ہیں اس نے بھی اللہ پر بہتان باندھا ہے.....[صحیح مسلم، الایمان(۱۷۷)]

معراج کے تین تحفے

نیز سدرۃ المنتہیٰ پر آپ کو کئی ایک تحائف سے نوازا۔جن میں سے تین اہم یہ ہیں آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے' جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے وہ یہیں تک ہی پہنچتی ہے اور یہاں سے ہی لے جائی جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے نازل ہوتی ہے وہ بھی یہیں تک پہنچتی ہے' پھر یہاں سے آگے لے جائی جاتی ہے اور اسے سونے کی ٹڈیاں ڈھکے ہوئے تھیں۔

((فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ))

''وہاں آپ ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں، پانچ وقت کی نمازیں' سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیتیں اور توحید والوں کے تمام گناہوں کی بخشش''

[صحیح مسلم، الإیمان، باب فی ذکر سدرة المنتهی، (۱۷۳)]

جنت اور جہنم کے چند مشاہدات

پھر آپ کو جنت اور جہنم کے چند مشاہدات کرائے گئے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتیوں کے قبے ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔'' [صحیح مسلم، الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ (۱۶۳)]

میں نے کوثر نہر کا مشاہدہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں آپ ﷺ نے کوثر نہر کا مشاہدہ بھی فرمایا:

((أَتَیْتُ عَلَی نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هَذَا یَا جِبْرِیلُ قَالَ هَذَا الْکَوْثَرُ))

[صحیح البخاری، التفسیر، باب تفسیر سورة الکوثر (٤٩٦٤)]

''میں ایک نہر پر آیا اس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبوں سے تھے، میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ کوثر ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دوسری روایت میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

''میں ایک وقت جنت کی سیر کر رہا تھا کہ میں نے وہاں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے جوف دار موتیوں کے قبے تھے۔ میں نے پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے، اس کی مٹی خوشبودار کستوری ہے۔

[صحیح البخاری، الرقاق، باب فی الحوض (٦٥٨١)]

اے بلال! میں نے تیرے قدموں کی آواز سنی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے بلال! مجھے اپنا اسلام میں کیا ہوا کوئی سب سے زیادہ پُر امید عمل بتاؤ۔ بلاشبہ میں نے جنت میں اپنے سامنے (معراج کی رات) تمہارے جوتوں کی آہٹ (حرکت) سنی ہے۔''

تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پرامید ہو کہ میں نے رات اور دِن کے اوقات میں جب بھی وضوء کیا اس کے ساتھ لازماً اس قدر نماز پڑھی جتنی کہ میرے لیے پہلے سے لکھ دی گئی تھی (یعنی میں ہر وضوء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں)۔

[صحیح بخاری، الجمعة، باب فضل الطهور بالليل والنها..... (١١٤٩)وأحمد (٢٣٢٤)]

جبریل یہ خوشبو کیسی ہے..؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''معراج کی رات میں نے ایک بڑی پاکیزہ خوشبو محسوس کی تو میں نے پوچھا: جبریل یہ خوشبو کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ مشاطہ اس کا خاوند اور اس کی بیٹی ہے۔''

الاسراء والمعراج للالبانی (ص/ ٥٦)

فرعون نے اپنے اہل خانہ کی خدمت کے لیے مشاطہ (جسے آج کل کی اصطلاح میں بیوٹی میکر کہا جا سکتا ہے) رکھی ہوئی تھی۔ یہ فرعون کو نہیں بلکہ اللہ کو رب ماننے والی تھی۔ یہ ایک مرتبہ فرعون کی بیٹی کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی تو اس کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل گئے ''فرعون ہلاک ہو۔'' تو بیٹی نے یہ بات اپنے باپ فرعون کو بتلا دی جس پر اس نے اسے قتل کروا دیا، اللہ نے اسے جنت عطاء فرما دی۔

وہ خشیت الٰہی سے کانپ رہا تھا

معراج کے موقع پر اللہ کے نبی نے حضرت جبریل علیہ السلام کا ایک اور منظر بھی ملاحظہ فرمایا اور یہ وہ منظر تھا جب جبریل علیہ السلام پر اللہ کی خشیت طاری تھی اس خشیت الٰہی نے انہیں ایسے کر دیا تھا جیسے پرانا بوسیدہ ٹاٹ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں شب معراج کو ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی مجلس) میں جبریل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اللہ عزوجل کے خوف سے ایسے تھے جیسے پرانا بوسیدہ ٹاٹ ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔‘‘

[الصحيحة(٣٦٢/٥)(٢٢٨٩)]

پیتل کے ناخنوں والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’معراج کے موقع پر میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔‘‘

لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے، یعنی پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرنا، اس غیبت کو قرآن کریم میں اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾

’’اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے‘‘ الحجرات:٤٩:١٢)

[ابو داؤد، الأدب، باب فی الغيبة(٤٨٧٨)]

یہ اونٹنی کا قاتل ہے

معراج میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی ایک جھلک دیکھی تو اس میں آپ نے اس قاتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بھی مشاہدہ کیا۔ آپ نے ایک سرخ رنگ نیلگوں آنکھوں والا، گھونگریالے بالوں والا، پراگندہ حال شخص دیکھا۔ آپ نے پوچھا جبریل! یہ کون شخص ہے؟ جبریل نے کہا: یہ اونٹنی کا قاتل ہے۔

[الفتح الربانی (۲۰ / ۲۵۵) حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔]

حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی قوم کے مطالبے پر معجزے کے طور پر ایک اونٹنی دی گئی تھی اور ان سے کہا گیا تھا کہ اس کو کچھ نہ کہنا۔ علاوہ ازیں پانی کی باری مقرر کر دی گئی تھی ایک دن اونٹنی کے لیے ایک دن قوم کے لیے۔ لیکن ان ظالموں نے اس اونٹنی کا بھی کوئی احترام نہیں کیا، جس کو اللہ نے اپنی اونٹنی قرار دیا تھا اور اس کو مار ڈالا۔

بے عمل خطباء کا انجام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ، يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ، وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ))

''میں نے معراج کی رات کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے منہ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو تو بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور خود ان پر عمل نہیں کرتے، حالانکہ وہ کتاب بھی پڑھتے ہیں، پس وہ نہیں سمجھتے۔''

[ابو داود الطیالسی (۲۰۶۰) وأحمد (۳/ ۱۸۰) (۱۲۸۸۷) والصحیحة (۲۹۱)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراھیم علیہ السلام کا امت محمدیہ کے نام خصوصی پیغام

جب آپ واپسی سفر کرنے لگے تو ابراہیم نے انہیں روکا اور امت محمدیہ کے نام خصوصی پیغام دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب معراج کو میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو بتلائیے کہ جنت کی مٹی بڑی عمدہ ہے، پانی میٹھا ہے، لیکن وہ چٹیل میدان ہے (اس میں کاشت کرنے کی ضرورت ہے) اس کی کاشت کاری ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ہے۔''

[جامع الترمذی، الدعوات، باب ان غراس الجنة..... (٣٤٦٢)]

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

''اپنی امت سے کہیں کہ وہ جنت میں خوب کاشت کاری کریں، اس لیے کہ اس کی مٹی بڑی عمد ہے اور اس کی زمین فراخ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جنت کی کاشت کاری کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ((لا حول ولا قوة الا بالله))''

[مسند احمد (٤١٨/٥) والصحيحة، (١٦٥/١، ١٦٦.) (١٠٥)]

پانچ نمازیں پچاس کا ثواب

آپ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کو کیا حکم ملا ہے..؟ میں نے کہا: یومیہ پچاس نمازوں کا حکم ملا ہے حضرت موسیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام نے کہا آپ کی امت یومیہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکتی۔ بخدا میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے لہذا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ میں واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے (پہلے پانچ پھر دوسری مرتبہ اور پانچ یعنی کل) دس نمازیں معاف فرما دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے (دو مرتبہ میں) دس نمازیں پھر معاف فرما دیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ میں دس نمازیں معاف فرما دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں اور مجھے یومیہ دس نمازوں کا حکم ہوا، پھر واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو (پانچ نمازیں پھر معاف ہوئی حتیٰ کہ اب) مجھے یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔

میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازوں کا انہوں نے کہا آپ کی امت یومیہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ سخت برتاؤ کیا ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنی (زیادہ) درخواست کی کہ اب مجھے (مزید درخواست سے) شرم آتی ہے لہذا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ: میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔ یعنی نمازیں پانچ پڑھنے والے کو اللہ پچاس کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری، مباقب الأنصار،،باب المعراج(۳۸۸۷)ومسلم(٤١٦)والنسائی(٤٤٨)]

بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ جانے کے لیے کہا اور آپ گئے تو رب نے کہا یہ پانچ ہیں ثواب پچاس کا ملے گا اب بات میں تبدیلی نہیں ہوگی ۔میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، کہنے لگے رب کے پاس دوبارہ جاؤ میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے۔

[صحیح بخاری(۳٤۹)]

اللہ نے بیت المقدس میرے سامنے کردیا

پھر آپ کو واپسی بیت المقدس لایا گیا وہاں سے براق پر بیٹھا کر مکہ میں چھوڑا گیا،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے میرے معراج پر جانے کے بارے میں سوال کر رہے تھے تو قریش نے مجھ سے بیت المقدس کی چند ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں دوسری اہم چیزوں میں مشغولیت کے باعث محفوظ نہ رکھ سکا تھا، مجھے اس کا اتنا زیادہ افسوس ہوا کہ اتنا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اس کے بعد'' اللہ تعالی نے بیت المقدس کے درمیان پردے اٹھا کر میرے سامنے کردیا میں نے اسے دیکھ کر جس کے بارے میں سوال کرتے وہ انہیں بتلا دیتا''

اور حضرت موسیٰ کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا گویا کہ وہ گٹھے ہوئے جسم اور گھنگریالے بالوں والے آدمی ہیں گویا کہ وہ قبیلہ شنوء کے ایک آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو لوگوں میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابراہیم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا لوگوں میں سے سے زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب ہیں اس کے بعد نماز کا وقت آیا تو میں امام بنا پھر میرے نماز سے فارغ ہونے پر ایک کہنے والے نے کہا کہ اے محمد ﷺ یہ مالک داروغہ جہنم ہے اس پر سلام کیجئے میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو پہلے اس نے مجھے سلام کیا۔

[بخاری(۳۸۸٦)وصحیح مسلم، الایمان،باب ذکر المسیح ابن مریم والمسیح الدجال(٤۳۰)]

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کر دی

نبی ﷺ نے جب صبح واپسی آ کر جب یہ بیان کیا کہ وہ رات کو اس اس طرح مسجد اقصیٰ گئے اور وہاں سے آسمانوں پر گئے تو بہت سے لوگوں نے اس پر یقین نہیں کیا حتی کہ بعض نئے نئے ایمان لانے والے بھی یہ واقعہ سن کر ایمان سے پھر گئے اور دوڑے دوڑے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا تم نے سنا،تمہارے ساتھی (پیغمبر) نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ آج کی رات بیت المقدس کی سیر کر کے آئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ایسا کہا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہا: اگر انہوں نے کہا ہے تو واقعی سچ ہی ہو گا۔ لوگوں نے کہا: کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے ہی واپس بھی آ گئے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں تو ان کی اس سے بھی زیادہ بڑی باتوں کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں ان کی صبح و شام ان کی باتوں کی تصدیق کرتا ہوں جو آسمان سے ان کے پاس آتی ہیں، چنانچہ اسی وجہ سے ابو بکر کا نام الصدیق رکھ دیا گیا۔

الصحیحة للالبانی (۲/ ٦۱٥)(۳۰٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ تبوک کی داستان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَاتِلُواْ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِيْنُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾

''اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو جو نہ تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کو مانتے ہیں اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام) نے ان پر حرام کیا تھا اور نہ اب اس دینِ حق (اسلام) کو اپنا دین ماننے پر تیار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے خلاف اس وقت تک برسرِ پیکار رہو جب تک کہ یہ لوگ اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں اور ماتحت بن کر زندگی نہ گزارنے لگیں۔''

(التوبہ: ۹/ ۲۹)

تمہیدی کلمات

جمادی الاولی ۸ہجری میں جنگ موتہ سے صلیبیوں کو جو نقصان ہوا (یعنی مسلمان ۳ ہزار اور ہرقل کا لشکر ایک لاکھ تھا مگر عزت و فتح مسلمانوں کو ملی) اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازالے اور بدلے کی ہوس لیے ہرقل ایک بار بھر پور تیاری کر کے آرہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ جعفر کی شہادت کا بدلہ لینے کے لیے بے تاب تے۔ آپ ﷺ نے ۹ ھ ماہ رجب میں لگ بھگ تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک پہنچ گئے۔ تبوک کی طرف روانگی ان دنوں میں ہوئی جبکہ فصلیں تیار تھیں اور کٹائی شروع تھی۔صحابہ پر امتحان کی گھڑی تھی مگر اہل ایمان نے کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر رخت سفر باندھا چونکہ فصلیں ابھی کاٹی نہیں گئیں تھیں لشکر کی تیاری میں کافی دشواری آئی آج ہم رب کے مہینے میں صحابہ کرام کے ایمانی اور جہادی ولولے کا آغاز غزوہ تبوک سے کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ بھی کرتے ہیں۔

جنگ کا واضح اعلان

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''آپ ﷺ جب بھی کسی جنگی مہم کے لیے نکلتے تو اپنے ہدف کے بارے میں مبہم الفاظ استعمال فرماتے لیکن اب کے آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔وجہ واضح تھی کہ گرمی انتہائی شدید تھی ،سفر بہت لمبا تھا ،راستہ بیابانوں ،صحراؤں اور جنگلوں پر مشتمل تھا اور دشمن کی فوجی تعداد اور استعداد بہت زیادہ سپر میسی کے حامل تھی ،لہذا آپ ﷺ نے دشمن کے بارے میں واضح طور پر تعین فرما دیا تا کہ مجاہدین اپنی تیاری بخوبی کر لیں۔

(بخاری ، المغازی ، باب حدیث کعب بن مالك رضی اللہ عنہ:٤٤١٨)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

''ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے۔ جب تک دِن نہ چڑھ جائے تم وہاں نہیں پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمے پر پہنچے، جب تک میں نہ پہنچ جاؤں وہ چشمے کے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر جب اگلے روز (دِن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی اس چشمے کے پاس پہنچ چکے تھے، چشمے کے پانی کا حال یہ تھا کہ جوتے کے تسمے کی طرح پانی کی باریک دھار ٹپک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا:

''تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟''

انہوں نے کہا: ''جی ہاں! لگایا ہے''۔

اس پر آپ ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا ان دونوں کو برا بھلا کہا (انہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے)۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھوئے۔ پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پینا اور پلانا شروع کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

((يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَىٰ مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا))

''اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے''۔

صحيح مسلم، الفضائل، باب فی معجزات النبی ﷺ ... (۷۰۶۔۲۲۸۱).

یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ البتہ سعودی حکومت نے یہاں ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں۔ اس پانی کا اس دِن سے سلسلہ جاری و ساری ہے جس کی بدولت تبوک میں ہر جانب باغات ہی باغات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبوک مدینہ منورہ سے ۷۷۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے قریب تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس میں فتح نصیب فرمائی۔

طبقات ابن سعد (۲/ ۱۲۵)

جہاد فنڈ کی اپیل

عبدالرحمٰن بن عوف نے تبوک کے لیے چار ہزار درہم پیش کیے اور یہ ان کا نصف مال تھا۔

تفسیر الطبری ۱۰/ ۱۹٤

صحابیات نے اپنے کنگن، پازیبیں، انگوٹھیاں اور بالیاں اسلامی لشکر کے لیے عائشہ کے گھر میں ایک کپڑا بچھا کر جمع کرنی شروع کر دیں۔

المغازی للواقدی ۳/ ۹۹

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سو اوقیہ (چار ہزار درہم) صدقہ کیا۔

تاریخ دمشق ابن عساکر ۱/ ۱۰۸

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جہاد فنڈ کا اعلان کیا تو میرے پاس اس وقت مال کافی تھا میں نے سمجھا کہ آج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے اپنا نصف مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اسی کے مثل۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پورا مال لا کر آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔

آپ نے ان سے پوچھا: اپنے بچوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟

فرمایا: ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: میں کبھی کسی چیز میں آپ سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔

أبوداود، الزكاة :١٦٧٨، حسن عندالألبانی

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جب ہمیں جہاد فنڈ دینے کا حکم ہوا تو ہم بوجھ اٹھا کر مزدوری کرنے لگے، چنانچہ حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ نصف صاع (ایک کلو کے قریب) کھجوریں لے کر آئے، جبکہ ایک اور صحابی جو مال دار تھا وہ کہیں زیادہ لے کر آئے۔ دونوں کے جہاد فنڈ کا یہ منظر منافقوں نے دیکھا تو دوسرے صحابی کے بارے میں کہنے لگے: ''اس صدمے کی بھلا اللہ کو کیا ضرورت تھی؟'' اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہنے لگے: ''اس نے اتنا بڑا صدقہ کر کے دکھلاوا کرنا چاہا ہے۔'' اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ . (التوبة: ٧٩)

'' جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو (بیچارے غریب) صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے (اور سا تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے) ہیں میں ان پر جو (منافق) طعن کرتے اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

(بخاری، الفسیر، باب قوله (الذین یلمزون المطوعین --:٤٦٦٨)

ایک انصاری صحابی ابوخیثمہ ایک صاع کھجوریں لے کر آئے اور کہنے لگے میرے پاس صرف دو صاع کھجوریں ہیں یہ ایک صاع اپنے رب کے لیے اور دوسرا صاع میرے بال بچوں کے لیے۔ منافقین نے اس پر طنز کیا اور کہا ابن عوف

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(ابوخیثمہ) تو صرف دکھلاوے لیے یہ مال لے کر آیا ہے بھلا اس ایک صاع کی اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی اس پر یہ آیت اتری۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ . (التوبة: ٧٩)

'' جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو (بیچارے غریب) صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے (اور سا تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے) ہیں میں ان پر جو (منافق) طعن کرتے اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

تفسیر طبری ١٤/ ٤٨٦۔ ١٧٠١٠ حسن لغیرہ

عُلبہ بن زید بن حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ وخیرات یعنی تبوک میں جہاد فنڈ دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گئے انھوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔

اے اللہ! میرے پاس کچھ نہیں جس کا صدقہ کروں اے اللہ! میں اپنی عزت کا صدقہ کرتا ہوں تیری مخلوق میں سے جو اسے لینا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے پکار لگائی۔

رب کو اپنی عزت کا صدقہ کرنے والا کہا ہے؟

علبہ کھڑے ہو گئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ قُبِلَتْ صَدَقَتُكَ .

''تمھارا صدقہ قبول ہو گیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاصابة ۲/ ۵۰۰ صحیح عند الالبانی، فقه السیرة للغزالی ص ۴۳۹

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا جاچکا تھا تو انہوں نے اوپر سے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، اور میں اللہ کا واسطہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کر دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((من حضر بئر رومة فله الجنة))

''جو شخص بئر رومہ نامی کنواں خریدے گا (جو کہ یہودی کی ملکیت تھا) تو اس کے لیے جنت ہوگی۔''

پھر وہ کنواں میں نے خریدا تھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

((من جهز جيش العسرة فله الجنة))

''جو شخص جنگ تبوک کا لشکر (مال دے کر) تیار کرے گا، تو اسے جنت ملے گی۔'' پھر وہ لشکر بھی میں نے تیار کیا تھا۔

روای کہتا ہے: کہ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی باتوں کی تصدیق کی۔

صحیح بخاری، الوصایه، باب اذا وقف ارضاء ..... (۲۷۷۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِي بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ))

''غزوہ تبوک کی تیاری کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار اپنی آستین میں چھپا کر لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں بکھیر دیئے۔''

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ))

''آپ ﷺ نے دینا روں کو اپنی جھولی میں الٹاتے پلٹاتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہ دے گا۔''

احمد (٥/ ٦٣) حسن و اسد الغابه(٣/ ٤٥٠)

ایک روایت میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں لشکر اسلام کیلئے نوسو چالیس (۹۴۰) اونٹ اور ساٹھ گھوڑے فراہم کیے، ایک ہزار کی گنتی کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دس ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) نبی کریم ﷺ کی آغوش میں بکھیر دیے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں الٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے:

((ماضر عثمان ماعمل بعد اليوم))

''آج کے بعد عثمان جو بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔''

سنن الترمذی(٣٧٨٥)صحيح التوثيق(ص:٢٦)

اس غزوہ میں انفاق کرنے میں عثمان رضی اللہ عنہ سب سے آگے رہے۔

السيرة النبوية فی ضوء المصادر الأصلية(ص:٦١٥)

تبوک کی تیاری میں کمزور مسلمانوں کا جذبہ

کچھ غریب لوگ آپ کے پاس سواری کا مطالبہ لے کر آئے تو آپ نے معذرت کی وہ سچے مسلمان نہ جانے کے غم میں روتے ہوئے واپس ہو گئے تو اللہ نے قرآن نازل کر دیا۔

﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ مَا عَلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ص تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ۞. (التوبة:۹۱، ۹۲)

''نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جن کے پاس خرچ موجود نہیں (کہ شریکِ جہاد نہ ہوں یعنی) جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر اندیش (اور دل سے ان کے ساتھ) ہوں نیکوکاروں پر کسی طرح کا ارزام نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ ان (بے سروسامان) لوگوں پر (الزام) ہے کہ تمہارے پاس ی ئے کہ ان کو سواری دو اور تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں تو وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ موجود نہ تھا ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''

مدینہ منورہ میں بہت سے ایسے لوگ باقی ہیں کہ تم یہاں بھی چلو اور جس وادی سے بھی گزرو وہ تمھارے ہاتھ ہوتے ہیں۔ صحابہ نے تعجب سے پوچھا، مدینہ میں ہونے کے باوجود فرمایا:

''مدینہ میں ہونے کے باوجود انھیں کسی نہ کسی عذر نے روک رکھا ہے۔''

صحيح البخاری، المغازی: ٤٤٢٣

منافقین نے اجازت مانگی

یہ منافق جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے، ان کا اپنا حال تو یہ تھا کہ اللہ کے رسول سے آ آ کر کہتے تھے: ہمیں اجازت دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی، ارشاد ہوتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ م بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ . (التوبة: ٤٩)

''اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو اجازت ہی دیجئے اور آفت میں نہ ڈالئے دیکھو یہ آفت میں پڑ گئے ہیں اور دوزخ سب کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔''

منافقین جھوٹے اور جعلی عذر پیش کر رہے تھے آپ نے اجازت دے دی اس پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا:

﴿عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ﴾ . (التوبة: ٤٣)

''اللہ تمہیں معاف کرے تم نے پیشتر اس کے کہ تم پر وہ لوگ بھی ظاہر ہو جاتے جو سچے ہیں اور وہ بھی تمہیں معلوم ہو جاتے جو جھوٹے ہیں ان کو اجازت کیوں دی؟''

منافقین کا مزید تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾ . (التوبة:٤٢)

''اگر مالِ غنیمت سہل الحصول اور سفر بھی ہلکا سا ہوتا تو تمہارے ساتھ (شوق) سے چل دیتے لیکن مسافت ان کو دُور (دراز) نظر آئی (تو عذر کریں گے) اور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ (ایسے عذروں سے) اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد پر نہ نکلنے کا مشورہ دیتے اور حوصلہ شکنی کرتے ہوئے کہتے :

﴿لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ﴾(التوبہ:۹/ ۸۱)

''گرمی بڑی ہے جہاد کے لیے مت نکلو۔''

جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا﴾(التوبہ:۹/ ۸۱)

''جہنم کی آگ اس گرمی سے کہیں زیادہ سخت ہے۔''

الغرض ،ان منافقوں کا ایک اور رخ یوں تھا کہ جو مسلمان جہاد فنڈ دے رہے ہیں ، نکلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں، یہ ان کا مذاق اڑاتے ،پھر یہ منافق اپنے اس طرز عمل کو بڑی دانائی خیال کرتے ،روشن خیالی سے تعبیر کرتے ،وہ سمجھتے کہ یہ نادان اور جذباتی مسلمان کیا کر رہے ہیں ۔؟ کہاں یہ کلو کلو کھجوریں اکٹھی کرنے والے نادار مزدور اور کہاں دنیا کی مالدار ترین سپر پاور؟ ہم بڑے سمجھدار ہیں جو کمال دانائی کے ساتھ اپنی دنیا اور زندگانی کو محفوظ بنائے ہوئے ہیں ۔اپنے اس روشن خیالی والے طرز عمل پر وہ اللہ کے بقول: ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ﴾ بڑے خوش ہوتے ہیں ۔

تبوک کی طرف سفر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن مدینہ منورہ سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن نکلنا پسند فرمایا کرتے تھے۔'' صحیح بخاری (۲۹۵۰)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ان لوگوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں جو جہاد پر نکلنے کے بجائے پیچھے بیٹھ رہنا پسند کرتے ہیں۔'' صحیح ہی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: ''آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جاؤ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ جس طرح موسیٰ نے کوہ طور پر جاتے ہوئے ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تھا اسی طرح میں تمہیں اپنا جانشین بنا کر جا رہا ہوں۔ فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(بخاری، المغازی، باب غزوہ تبوك۔۔الخ :٤٤١٦)مسند احمد (١/ ١٧٠، ١٤٦٧: اسناده حسن لذاته

کاش یہ ابوخیثمہ ہو..!

ابوخیثمہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا میں اپنے باغ میں داخل ہوا وہاں میں نے (انگوروں کا) ایک چھپر دیکھا جس پانی کا چھڑکاؤ ہو چکا تھا بیویاں بیٹھی تھیں میں نے دل میں کہا یہ تو انصاف نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو شدید گرمی میں لو کے تھپیڑت کھا رہے ہیں اور میں یہاں ٹھنڈی چھاؤں اور نعمتوں میں مست بیٹھا رہوں چنانچہ میں فورا اپنے اونٹ کی طرف بڑھا کچھ کھجوریں لیں اور نکل کھڑا ہوا جب میں لشکر کے قریب پہنچا تو لوگ مجھے پہنچاننے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ» .

''اللہ کرے ابوخیثمہ ہو۔''

میں پہنچا تو آپ نے مجھے دعا دی۔

السيرة النبوية لابن هشام ٤/ ٢٢٢۔

کاش یہ ابوذر ہو..!

ایک روایت میں ہے کہ راستے میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا اونٹ سست ہو گیا انھوں نے اپنا سامان اتارا پشت پر ڈالا اور پیدل ہی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل دیے۔ رسول اللہ ﷺ کسی منزل پر فروکش ہوئے تو ایک مسلمان نے دور سے دیکھا کہ ایک شخص اکیلا پیدل چلا آرہا ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا:

كُنْ أَبَاذَرٍّ .

اللہ کرے ابوذر ہو۔

جب وہ قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ ابوذر ہی ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوذر پر رحم کرے یہ اکیلا چلتا ہے اکیلا ہی فوت ہو گا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔

المستدرك للحاكم ٣/ ٨٠ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

تبوک میں پیچھے رہنے والے

کعب والی روایت

لشکر اسلام تبوک میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام تبوک سے آپ نے دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر کی طرف خالد بن ولید کو روانہ کیا وہ اپنے قلعے کے باہر نیل گائے کا شکار کر رہا تھا خالد اسے گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے آپ ﷺ نے اس سے جزیہ کی شرط سے صلح کر لی۔

السیرۃ النبویۃ ٤/ ٢٣٢

مسلمانوں نے اکیدر کی بنی ہوئی قبا (لمبی قمیص) دیکھی تو اس کی خوبصورتی پر تعجب کیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے اس کی قبا رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی تھی تو آپ نے فرمایا: تم اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہو۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

السیرۃ النبویۃ ٤/ ٢٣١، حسن

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے چار سو بیس سوار دے کر اکیدر کی طرف بھیجا تھا۔ اس دستے نے آٹھ سو قیدی، ہزار اونٹ، اور چار سو زرہیں اور چار سو نیزے بطور مال غنیمت حاصل کیے۔

البدایۃ والنہایۃ ٥/ ٢٠

تبوک کے میدان میں آپ ﷺ کو ایلہ کے بادشاہ نے تحفے میں آپ کو سفید خچر بھیجی آپ نے بھی اسے ایک چادر تحفہ دیا اور جزیہ پر صلح ہوئی۔

البخاری، الجزیۃ والموادعۃ: ٣١٦١

قیام تبوک کے دوران کسی وجہ سے آپ نماز سے پیچھے رہ گئے تو صحابہ کرام نے عبدالرحمٰن بن عوف کی اطاعت میں نماز شروع کر دی تھی رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی اور بقیہ نماز پوری فرمائی۔

صحیح مسلم، الطہارۃ، ٢٧٤، أبوداود: ١٤٩ وأحمد ٣/ ٢٩٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اس سفر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی کر لیتے تھے، اسی طرح مغرب اور عشاء اکٹھی کر لیتے تھے۔

(مسلم ، صلاة المسافرين ، باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر :٧٠٦)

تبوک کے قیام کے دوران ذوالبجادین اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کا نام عبداللہ بن عبدنہم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں خود اترے ۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے میت پکڑائی ، جب آپ نے انھیں قبر میں اتارا تو فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ رَاضِيًا عَنْهُ فَارْضَ عَنْهُ» .

''اے اللہ! میں (اس کی وفات تک) اس سے راضی تھا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔''

راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کاش یہ میری قبر ہوتی۔

موارد الظمآن ص ١٤٥ والسيرة النبوية : ٤/ ٢٣٣۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے دِن جب لوگوں کو بھوک نے پریشان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجیے اور پھر اس توشہ پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت اچھا''۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھوایا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لیے کہا گیا۔ چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں۔ کوئی مٹھی بھر چنے لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آیا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا۔ اس طرح دسترخوان پر سب سے تھوڑی تھوڑی چیزیں جمع کی گئیں:

((فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پھر رسول اللہ ﷺ نے دعائے برکت فرمائی''۔

اور پھر سب لوگوں سے فرمایا:

''جس کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا برتن بھر لے''۔

چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے برتن میں لینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا گیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے خوب پیٹ بھر کر کھایا (اس کی تقریباً تعداد ابن سعد (۲/۱۲۵) نے تیس ہزار لکھی ہے)، اور پھر بھی بہت سارا کھانا بچ گیا۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں (لہٰذا یاد رکھو) ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہوں کے ساتھ کہ جن میں اس کو کوئی شک و شبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے اور پھر اس کو جنت میں جانے سے روکا جائے''

صحیح مسلم (۴۵ ــ ۲۷) ومسند احمد (۳/ ۱۱).

تبوک سے واپسی

دشمن سے جنگ لڑے بغیر آپ بیس دن ٹھہرنے کے بعد فتح یاب ہوکر واپس تشریف لے آئے۔

موارد الظمآن ص ۱۴۵، صحیح

واپسی پر مسلمانوں کا گزر ثمود کے علاقے حجر سے ہوا جن کی نافرمانی اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ذبح کر دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے غضبناک ہوکر اس علاقے پر عذاب نازل فرمایا تھا۔

البخاری، أحادیث الأنبیاء: ۳۳۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب لوگ ان کے گھروں میں داخل ہونے کے لیے چلے تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور فرمایا:

ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا ایسا نہ ہو کہ تمھیں بھی وہ عذاب آئے جو ان پر نازل ہوا تھا۔ ہاں یہ کہ داخل ہوتے وقت تم رو رہے ہو پھر آپ نے اپنا سر اور چہرہ ڈھانپ لیا اور سواری تیز کر کے اس وادی سے گزر گئے۔

مسند أحمد: ٤/ ٢٣١، صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء: ٣٣٧٨

جب لوگ حجر میں اترے تو انھوں نے اس کے کنووں سے پانی لیا اور اس پانی سے آٹا بھی گوندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع کر دیا اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کے سامنے ڈالنے اور پانی بہا دینے کا حکم دیا اور تاکید کی کہ وہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔

البخاري، أحاديث الأنبياء: ٣٣٧٩

آپ ﷺ مدینہ فتح کی خوشخبری کے ساتھ داخل ہوئے تو بچے آپ کے استقبال کو باہر ثنیۃ الوداع آ پہنچے اور اشعار پڑھنے شروع کر دیے جو ہجرت کے وقت آمد رسول پر پڑھے تھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

''ہم پر کوہ وداع کی گھائیوں سے چودھویں کا چاند چڑھ آیا''

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَادَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

''ہم پر اللہ کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں''

أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی بھیجنے والا ہے تیرا کبریا‘‘

ابن هشام(۱/ ٤٩٤)ورحمة للعا لمين(۱/ ۱۰٦)وزاد المعاد(۳/ ۱۰)

تبوک کی کہانی عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی زبانی

عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔یہ(عبداللہ) حضرت کعب کے بیٹوں میں سے ان کا رہبر تھاجب وہ نابینا ہوگئے تھے یہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے باپ) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کووہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سناہے جب وہ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے (بیان) فرمایا:

جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی غزوہ (جہاد) کیامیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہاسوائے غزوہ تبوک کے البتہ غزوۂ بدرمیں بھی پیچھے رہاتھالیکن غزوہ بدرمیں پیچھے رہنے والوں پرناراضی کااظہار نہیں کیا گیاتھا۔اس غزوہ میں تودراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اورمسلمان قافلہ قریش کے تعاقب میں نکلے تھے(یعنی ابتداء جہاد کی نیت نہیں تھی)یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اوران کے دشمنوں کوبغیروعدے(بغیرارادہ واعلان قتال)کے ایک دوسرے کے مقابل جمع (صف آرا) کردیااورعقبہ کی رات(منیٰ میں)میں حاضرتھاجب ہم نے اسلام پرنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد وفاباندھا تھا۔اگرچہ واقعہ بدرکاچرچا لوگوں میں عقبہ کی رات سے زیادہ ہے لیکن مجھے بدرکی حاضری سے اس رات کی حاضری زیادہ محبوب ہے (کیونکہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے)اورمیرے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہنے کاواقعہ اس طرح ہے کہ میں اتنازیادہ قوی اوراتنا زیادہ خوش حال کبھی نہیں تھاجتنا اس وقت تھاجب میں غزوہ تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہا۔اللہ کی قسم میرے پاس کبھی اکٹھی دوسواریاں نہیں ہوئی تھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اس موقع پر مجھے بیک وقت دو سواریاں میسر تھیں (مطلب یہ ہے کہ اسباب ووسائل کے اعتبار سے میرے پیچھے رہنے کا کوئی جواز نہیں تھا) اور رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرماتے (یعنی سفر کی اصل سمت چھوڑ کر عام طور پر دوسری سمت کا ذکر فرماتے تاکہ دشمن سے اصل حقیقت مخفی رہے) تا آں کہ یہ غزوۂ تبوک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی کے موسم میں یہ غزوہ فرمایا۔ سفر دور کا اور جنگل بیابانوں کا تھا اور مدمقابل دشمن بھی بہت بڑی تعداد میں تھا اس لئے آپ نے (توریے کی بجائے) مسلمانوں کے معاملے (یعنی اس محاذ جنگ) کو مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان فرمادیا تاکہ وہ اس کے مطابق بھرپور تیاری کرلیں پس آپ ﷺ نے انہیں وہ سمت بھی بتلا دی جس کا آپ ﷺ ارادہ فرمارہے تھے۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑی تعداد میں تھے اور کوئی یادداشت کی کتاب ایسی نہیں تھی جس میں ان کے نام درج ہوتے۔ اس سے ان کی مراد رجسٹر تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس لئے اگر کوئی شخص جنگ سے غیر حاضر رہتا تو وہ یہی گمان کرتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مخفی رہے گا اور وحی الٰہی کے بغیر اس کی غیر حاضری آپ ﷺ کے علم میں نہیں آئے گی اور یہ غزوہ بھی رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ عمدہ اور خوشگوار تھا اور انہی (پھلوں اور سایوں) کی طرف میلان رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کیساتھ مسلمانوں نے تیاری کی۔ (اور میرا یہ حال تھا کہ) صبح کو آتا تاکہ آپ ﷺ کے ساتھ تیاری کروں، لیکن بغیر کوئی فیصلہ کئے لوٹ جاتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میں جب چاہوں گا (چلا جاؤں گا کیونکہ) میں پوری طرح اس پر قادر (وسائل سے بہرور) ہوں۔ میری یہی (گومگو کی) حالت رہی اور لوگ جہاد کی تیاری میں لگے رہے۔ پھر رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان ایک صبح کو جہاد پر روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کوئی فیصلہ ہی نہ کر پایا، پھر میں صبح کے وقت آیا اور لوٹ گیا اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ پس میری کیفیت یہی رہی حتی کہ مجاہدین تیزی سے آگے چلتے گئے اور جہاد کا معاملہ بھی آگے بڑھ گیا، میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی سفر پر روانہ ہو جاؤں اور ان کو جاملوں، اے کاش! کہ میں ایسا کر لیتا۔ لیکن یہ میرے مقدر میں نہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ بات میرے لئے حزن وملال کا باعث بنتی کہ میرے سامنے اب کوئی نمونہ ہے تو صرف ایسے شخص کا جو نفاق سے مطعون ہے (بانفاق کی وجہ سے لوگوں میں حقیر ہے) یا ایسے کمزور لوگوں کا جن کو اللہ نے معذور قرار دیا۔ (سارے راستے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچ گئے تبوک میں جب آپ لوگوں میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا اس کو ان کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا ہے (یعنی رات اور اس کے عجب اور تکبر نے اسے نہیں آنے دیا) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو نے ٹھیک نہیں کہا۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ہم نے اس (کعب) کے اندر خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ آپ نے ایک سفید پوش آدمی کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوخیثمہ ہو۔ اور واقعی وہ ابوخیثمہ انصاری تھے اور یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے (ایک مرتبہ) ایک صاع کھجور (ڈھائی کلو تقریباً) کھجور کا صدقہ کیا تو منافقین نے انہیں طعنہ دیا تھا (یعنی اس کے تھوڑے ہونے کا) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کا سفر شروع فرما دیا ہے تو مجھ پر غم کی کیفیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھا گئی اور جھوٹے بہانے گھڑنے کا سوچنے لگا اور (دل میں) کہتا کہ کل (جب آپ واپس تشریف لائیں گے تو) آپ ﷺ کی ناراضگی سے میں کیسے بچوں گا؟ اور اس معاملے میں میں اپنے گھر کے ہر سمجھدار آدمی سے بھی مدد طلب کرتا رہا۔ جب مجھے بتلایا گیا کہ اب رسول اللہ ﷺ آنے ہی والے ہیں تو (جھوٹے بہانے گھڑنے کا) باطل خیال میرے دل سے دور ہو گیا اور میری سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ بلاشبہ میں جھوٹ سے کبھی بھی بچاؤ حاصل نہیں کر سکوں گا چنانچہ میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے سامنے بیٹھ جاتے (اس سفر سے واپسی پر) جب آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تو منافقین نے آ کر عذر پیش کرنے اور حلف اٹھانے شروع کر دیئے اور یہ کچھ اسی (۸۰) سے اوپر آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرما لیا ان کی باطنی کیفیت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے ناراض آدمی والا تبسم فرمایا پھر فرمایا آگے آ جاؤ! میں آگے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تمہیں کس چیز نے (جہاد سے) پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! میں آپ کے علاوہ کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں کوئی (جھوٹ موٹ) عذر کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا مجھے بحث وتکرار کا بڑا ملکہ حاصل ہے۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے جھوٹ بول کر سرخ رو ہو جاؤں اور آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ (وحی کے ذریعے سے مطلع فرما کر) آپ ﷺ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ ﷺ سے سچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات عرض کردوں گا تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہوں گے لیکن اس میں مجھے اللہ سے اچھے انجام کی امید ہے ۔(اس لئے سچ سچ عرض کرتا ہوں)اللہ کی قسم !(آپ ﷺ کے ساتھ جانے میں) مجھے کوئی عذر نہیں تھا اللہ کی قسم میں اتنا طاقتور اور خوش حال کبھی نہیں رہا جتنا میں اس وقت تھا جب آپ ﷺ سے پیچھے رہا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے یقیناً سچ کہا ہے پس تم (یہاں سے) کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ تمہاری بابت اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے۔میرے پیچھے بنوسلمہ کے کچھ لوگ آئے اور مجھے سے کہا اللہ کی قسم !ہمیں نہیں معلوم کہ اس سے قبل تم نے کوئی گناہ کیا ہے تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی ایسا عذر پیش کرنے سے کیوں قاصر رہے ،جیسا دوسرے پیچھے رہنے والوں نے پیش کیا؟تمہارے گناہ(کی معافی) کے لئے یہی کافی تھا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرماتے ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم !مجھے وہ (میری سچائی پر)ملامت کرتے اور ڈانٹتے رہے یہاں تک کہ میرے جی میں آیا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو کر اپنی پہلی بات کی تکذیب کردوں گا(کوئی جھوٹا عذر پیش کردوں)لیکن پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میرے ساتھ والا معاملہ کسی اور کو بھی پیش آیا ہے ؟انہوں نے کہا ہاں تمہارے جیسا معاملہ دو اور آدمیوں کو بھی پیش آیا ہے اور انہوں نے بھی وہی بات کہی ہے جو تم نے کہی ہے اور انہیں بھی (بارگاہ رسالت سے)وہی کچھ کہا گیا ہے جو تمہیں کہا گیا ہے ۔میں نے ان سے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں ؟انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ الواقفی ۔یہ دونوں آدمی جن کا انہوں نے میرے سامنے ذکر کیا تھا اور یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان میں میرے لئے نمونہ تھا۔جس وقت انہوں نے ان دونو ں آدمیوں کا میرے سامنے ذکر کیا تو میں اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابقہ مؤقف پر جم گیا۔رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں سے لوگوں کو گفتگو کرنے سے روک دیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، لوگ ہم سے کنارہ کش ہوگئے یا یہ کہا کہ لوگ ہمارے لئے بدل گئے ،حتیٰ کہ زمین میں بھی میرے لئے تنگ ہوگئی ،یہ زمین میرے لئے وہ نہ رہی جو میری جانی پہچانی تھی ۔اس طرح پچاس راتیں ہم نے گزاریں ۔میرے دوسرے دوساتھی تو عاجز آگئے اورگھروں میں بیٹھے روتے رہے ۔لیکن میں بالکل جوان اورنہایت قوی وتوانا تھا،پس میں گھر سے باہرنکلتامسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتااور بازاروں میں گھومتا پھرتا،لیکن مجھ سے کلام کوئی نہ کرتا،میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اورآپ ﷺ نماز کے بعدتشریف فرماہوتے توآپ ﷺ کوسلام عرض کرتااوراپنے دل میں کہتاکہ سلام کے جواب میں آپ ﷺ اپنے مبارک لبوں کوجنبش دیتے ہیں یانہیں؟ پھرآپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھتااورڈزدیدہ رترچھی نظروں سے آپ ﷺ کودیکھتا (تومیں نے دیکھاکہ)جب میں نماز پرمتوجہ ہوتاتو آپ ﷺ میری طرف نظرفرماتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف رخ کرتاتو آپ ﷺ مجھ سے اعراض فرمالیتے۔یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی (میرے ساتھ)سختی اوربے رخی زیادہ درازہوگئی توایک روز میں ابوقتادہ کے باغ کی دیوارپھاند کراندرچلاگیااوروہ میراچچازادبھائی اورلوگوں میں مجھے محبوب ترین تھا۔میں نے اسے سلام کیالیکن اللہ کی قسم !اس نے میرے سلام کاجواب نہیں دیا میں نے اس سے کہاکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ !میں تجھے اللہ کی قسم دے کرپوچھتاہوں کیاتومیری بابت جانتاہے کہ میں اللہ سے اوراس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتاہوں ؟وہ خاموش رہا میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھاتوبھی وہ خاموش رہا،حتیٰ کہ تیسری مرتبہ قسم دے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال دہرایا تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتا ہے۔ جس پر میری آنکھوں سے (بے اختیار) آنسو جاری ہو گئے اور میں (جیسے گیا تھا ویسے ہی) دیوار پھاند کر واپس آ گیا۔

اسی ثناء میں (ایک روز) مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ اچانک اہل شام کے قبطیوں میں ایک قبطی کو جو مدینے میں غلہ بیچنے کے لئے آیا تھا کہتے ہوئے (میں نے سنا) کہ کون ہے جو کعب بن مالک کی طرف میری رہنمائی کرے؟ لوگ اسے میری طرف اشارہ کرنے لگے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آ گیا اور اس نے مجھے شاہ غسان کا ایک خط دیا، میں پڑھا لکھا تو تھا ہی میں نے اسے پڑھا اس میں اس نے لکھا تھا۔ امابعد! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تم پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت کے گھر میں رہنے یا ضائع کرنے کے لئے نہیں بنایا ہے ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تم سے پوری ہمدردی کریں گے جس وقت میں نے یہ پڑھا تو میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے، میں نے اسے تنور میں ڈال کر جلا ڈالا حتیٰ کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے اور (میرے بارے میں) وحی کا سلسلہ بھی (ابھی تک) موقوف ہی تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک قاصد کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھا اس نے آ کر کہا رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے (بھی) علیحدگی اختیار کر لو! میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا (طلاق) نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرو۔ پس اس کے قریب مت جاؤ! اور میرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی آپ نے یہی پیغام بھجوایا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور انہیں کے پاس رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرما دے، (میرے ایک ساتھی) ہلال بن امیہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے فرمایا کہ ہلال بہت بوڑھے ہیں ان کے لئے کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کروں تو آپ کو ناپسند ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ،لیکن وہ تم سے قربت (صحبت) نہ کریں، بیوی نے کہا اللہ کی قسم !اب ان میں کسی چیز کی طرف حرکت کی طاقت ہی نہیں ہے ،علاوہ ازیں اللہ کی قسم !جب یہ معاملہ ہوا ہے اس وقت سے اب تک ان کا سارا وقت روتے ہوئے گزرتا ہے (حضرت کعب فرماتے ہیں)مجھ سے (بھی) میرے بعض گھر والوں نے کہا اگر تم بھی رسو ل اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کرلو (تو اچھا ہے)آپ نے (اجازت طلب کرنے پر)ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی تو ان کی خدمت کرنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ میں نے کہا میں اس کی بابت رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا مجھے نہیں معلوم جب آپ ﷺ سے اجازت مانگوں گا تو آپ ﷺ کیا جواب دیں گے کیونکہ میں تو نوجوان آدمی ہوں (جب کہ ہلال بالکل بوڑھے ہیں)پس اس طرح دس راتیں (مزید) گزر گئیں اور جب سے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے روکا گیا تھا اب تک ہماری پچاس راتیں مکمل ہوگئی تھیں۔ میں نے پچاسویں رات کو صبح اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز پڑھی، پس میں (نماز پڑھ کر)ابھی اسی (افسردگی) حالت میں بیٹھا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ہماری بابت فرمایا ہے کہ میرا دل مجھ سے تنگ ہوگیا اور زمین باوجود فراخی کے مجھ سے تنگ ہوگئی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا وہ بہ آواز بلند کہہ رہا تھا اے کعب بن مالک! خوش ہوجاؤ میں اسی وقت (فرط خوشی میں)سجدے میں گر پڑا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ (اللہ کی طرف سے)کشادگی (معافی) آگئی ہے ،رسول اللہ ﷺ نے جس وقت فجر کی نماز پڑھ لی لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بتلایا کہ اللہ عزوجل نے ہماری (تینوں کی) توبہ قبول فرمالی ہے ،پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے آنے شروع ہوگئے،میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے والے گئے ،ایک شخص نے نہایت تیزی سے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور پہاڑ پر چڑھ گیا پس اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیز رفتار تھی ،آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اس کی خوشخبری کے بدلے میں اپنے جسم کے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے۔اللہ کی قسم !اس روز ان کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مالک بھی نہیں تھا اور میں نے خود دو کپڑے عاریۃً لے کر پہنے۔(پھر) میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا قصد کر کے چلا (راستے میں) لوگ مجھے گروہ کے گروہ ملتے اور قبول توبہ کی مبارک باد دیتے اور مجھ سے کہتے کہ تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔حتیٰ کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوگیا (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے گرد لوگ ہیں پس طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ لپکتے ہوئے کھڑے ہوئے ،حتیٰ کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد پیش کی ۔اللہ کی قسم !مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔پس کعب طلحہ کی اس بات کو کبھی فراموش نہ کرتے ۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا تمہیں یہ دن مبارک ہو جو تمہاری زندگی کا جب سے تمہیں ماں نے جنا ہے سب سے بہترین دن ہے ۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ !یہ خوشخبری آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالی کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (میری طرف سے) نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اس طرح گلنار ہوتا گویا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ ﷺ کی (خوشی کو) پہچان لیتے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا کہ میں اپنا (سارا) مال اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے لئے رکھ لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے میں نے کہا اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے اور میں نے (یہ بھی کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نجات سچائی کی بدولت عطا فرمائی ہے اس لئے یہ بھی میری توبہ کا ایک حصہ ہے کہ (میں عہد کرتا ہوں کہ) جب تک میری زندگی ہے میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ پس اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (اس عہد صدق کا) ذکر کیا میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے صلے میں وہ بہتر انعام فرمایا ہو جس سے اللہ نے مجھے نوازا۔ اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکا ذکر کیا ہے آج تک میں نے جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں ہمارے بارے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ حسب ذیل ہیں۔

﴿لَقَد تَّابَ اللّٰه عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ، وَعَلَى الثَّلاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُواْ حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّواْ أَن لاَّ مَلْجَأَ مِنَ اللّٰه إِلاَّ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُواْ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰه وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پراوران مہاجرین وانصار پر رجوع فرمایا جنہوں نے تنگی کے وقت میں اس پیغمبر کی پیروی کی بعداس کے کہ قریب تھاان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ،پھر رجوع کیااللہ نے ان پر، بے شک وہ بہت شفیق اورنہایت مہربان ہے اوران تین شخصوں پر بھی رجوع فرمایا(یعنی ان کی توبہ قبول فرمائی)جو پیچھے رہ گئے ، یہاں تک کہ جب ان پرزمین باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اورخودان کے اپنے نفس بھی ان پر تنگ ہوگئے اورانہیں یقین ہوگیا کہ ان کواللہ سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں پھراللہ نے ان پر رجوع فرمایا تا کہ وہ توبہ کریں ،یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رجوع کرنے والا،نہایت مہربان ہے ۔اے ایمان والو!اللہ سے ڈرو!اورسچوں کے ساتھ ہوجاؤ''

[سورۃ التوبۃ:۱۱۵)]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ،اللہ کی قسم!جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت سے نوازا اسکے بعداللہ نے جوانعامات مجھ پر فرمائے ان میں سب سے بڑاانعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولا اورجھوٹ بولنے سے گریز کیا۔اگرمیں جھوٹ بول دیتاتواسی طرح ہلاک ہوجاتا جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کوجس طرح برا بھلا کہا،اس طرح کسی کو بھی نہیں کہا،چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت فرمایا۔

﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُواْ عَنْهُمْ فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ، يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْاْ عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْاْ عَنْهُمْ فَإِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ﴾ [سورة التوبة:۹۵-۹۶]

''جب تم ان کی طرف لوٹ کر آؤ گے ،تو یہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض کرلو پس (واقعی) ان سے اعراض فرماؤ یہ پلید ہیں اوران کا ٹھکانا جہنم ہے بہ سبب اس کے جو یہ کمائی کرتے رہے، یہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہوجاؤ پس اگران سے راضی بھی ہوگئے تو بیشک اللہ نافرمانوں سے (کبھی) راضی نہیں ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تینوں پیچھے رکھے گئے ان لوگوں کے معاملے سے جن کی (جھوٹی) قسموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لاعلمی کی وجہ سے) قبول فرمالیا تھا اوران سے بیعت لی اوران کے لئے مغفرت کی دعا بھی فرمائی اور ہمارے معاملے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤخر فرمادیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس کا فیصلہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! (اورتینوں شخصوں پر رجوع فرمایا جو پیچھے رکھے گئے تھے) یہ پیچھے رکھے جانے کا ذکر ہے تو اس سے مراد ہمارا غزوہ میں پیچھے رہنا نہیں بلکہ اس کا مطلب ہمیں پیچھے چھوڑ دینا اور ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے مؤخر کردینا ہے۔ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حلف اٹھایا اورعذر پیش کیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے قبول فرمالیا۔

اورایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔ ایک اورروایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن کو، چاشت کے وقت ہی واپس آتے (یعنی رات کو نہ آتے) اورآکر سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دورکعتیں پڑھتے اور پھر وہاں بیٹھ جاتے (اور کچھ دیر کے بعد گھر تشریف لے جاتے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحيح مسلم ، التوبه ،باب توبة كعب من مالك(٢٧٦٩)وصحيح بخارى، المغازى،باب حديث كعب من مالك(٤٤١٨)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچ نصیحتیں

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ يَأْخُذُ عَنِّی هَؤُلَاءِ الكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَخَذَ بِيَدِی فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ: اتَّقِ المَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ القَلْبَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سیکھتا ہوں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اس سے تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہو جاؤ گے زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے‘‘

الترمذی أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ: مَنْ اتَّقَى المَحَارِمَ فَهُوَ أَعْبَدُ النَّاسِ ۲۳۰۵ حسن

تمہیدی کلمات:

آج کے خطبہ میں پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کی ایک پانچ نصیحتوں پر مشتمل سنہری حدیث کا ذکر کریں گے‘اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ اللہ ہمیں آپ ﷺ کے فرامین پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔وہ پانچ کلمات بترتیب یہ ہیں:

۱.....حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

۲.....اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔

۳.....اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مومن ہو جاؤ گے۔

۴.....لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اس سے تم مسلمان ہو جاؤ گے۔

۵.....زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

۱۔حرام سے اجتناب کا نتیجہ

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳)

’’اس نے تم صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔‘‘

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (الأعراف :٣٣)

''کہہ دے کہ میرے رب نے تو صرف بے حیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں ،اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم اسے شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔''

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (الأنعام: ١٥١)

''کہہ دو آؤ! میں پڑھوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے (اس نے تاکیدی حکم دیا ہے) کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ کے ساتھ خوب احسان کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں ،اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ۔ یہ ہے تاکیدی حکم اس نے تمہیں دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا

''اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں حرام کردی ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اور اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری، الحَجّ بَابُ الخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى ۱۷۴۲۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لاَ يُبَالِي المَرْءُ بِمَا أَخَذَ المَالَ، أَمِنْ حَلاَلٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب آدمی اس کی پرواہ نہیں کرے گا حلال یا حرام کس ذریعے سے اس نے مال حاصل کیا ہے۔

بخاری البُيُوعِ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (آل عمران: ۱۳۰) ۲۰۸۳۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہتی ہیں کہ جب سورہ بقرہ کے آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور فرمایا:

حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الخَمْرِ

''شراب کی تجارت حرام کردی گئی ہے۔''

بخاری البُيُوعِ بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الخَمْرِ ۲۰۲۶۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَامَ الفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ، وَالمَيْتَةِ وَالخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے سال جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب مردار سور اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام کیا ہے

بخاری البُيُوعِ بابُ بَيْعِ المَيْتَةِ وَالأَصْنَامِ ۲۲۳۶۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ

اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، اور بیٹیوں کا زندہ درگور کرنا اور کسی کو نہ دینا لیکن خود مانگنا حرام کیا ہے، اور تمہارے لئے قیل و قال (فضول بک بک کرنا) بہت سوال کرنے اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

بخاری ،الِاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ، بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ المَالِ ٢٤٠٨۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ المُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ کوئی مومن حرام فعل کرے (اللہ کو وہ برا معلوم ہوتا ہے)۔

بخاری، النِّكَاحِ، بَابُ الغَيْرَةِ ٥٢٢٣۔

۲۔اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنے کا فائدہ؛ بے نیازی

وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ

''اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جا تو سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائے گا۔''

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا قول:

يَا سَفِيهُ مَا أَجْهَلَكَ، أَلَا تَرْضَى أَنْ تَقُولَ أَنَا مُؤْمِنٌ حَتَّى تَقُولَ أَنَا مُسْتَكْمِلُ الْإِيمَانِ؟ لَا وَاللَّهِ لَا يَسْتَكْمِلُ الْعَبْدُ حَتَّى يُؤَدِّيَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَجْتَنِبَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَرْضَى بِمَا قَسَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ثُمَّ يَخَافُ مَعَ ذَلِكَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُ

''اے بیوقوف! تو کس قدر جاہل ہے! کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو کہے کہ میں مومن ہوں، اور یہ کہے کہ میں کامل ایمان والا ہوں؟ اللہ کی قسم! بندہ اس وقت تک کامل (ایمان والا) نہیں ہوسکتا جب تک اللہ کے فرائض جو اس کے ذمے ہیں ادا نہ کرے اور جو اس پر اللہ نے حرام کیا ہے اسے اجتناب نہ کرے، اور اس چیز پر راضی نہ ہو جائے جو اللہ نے کے لیے تقسیم کی ہے۔ پھر اس کے ساتھ ڈرتا بھی ہے کہ مبادہ کہ اسکا یہ عمل قبول نہ ہو۔''

السنة ،لعبد الله بن احمد، سُئِلَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالرَّدِّ عَلَى الْمُرْجِئَةِ ١/ ٣٤٣ (٧٧٢)

بنوسلیم کے ایک صحابی سے مروی ہے (کہ نبی ﷺ نے فرمایا) کہ:

أَنَّ اللهَ يَبْتَلِي عَبْدَهُ بِمَا أَعْطَاهُ، فَمَنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَهُ، بَارَكَ اللهُ لَهُ فِيهِ، وَوَسَّعَهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو جو کچھ دے رکھا ہوتا ہے وہ اس میں اس کا امتحان لیتا ہے سو جو شخص اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جائے اللہ اسے برکت اور وسعت دے دیتا ہے اور جو راضی نہ ہو اس کو برکت نہیں ملتی۔

مسند احمد مُسْنَدِ الْبَصْرِيِّينَ حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيمٍ إسناده صحيح (٢٠٢٧٩)

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ؛ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى بَعْضِ الزُّهَّادِ: أَنَا أَكْرَمَكَ اللهُ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِكَ، قَدْ أَوْبَقَتْنِي ذُنُوبِي وَكَثُرَتْ عُيُوبِي؛ فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ يَقِفُ ذُو اللُّبِّ عَلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا يَنْفَعُهُ، وَكَيْفَ يَجْتَنِبُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَضُرُّهُ؟

''محمد بن حسین رحمہ اللہ نے کسی زاہد کی طرف خط لکھا اور کہا کہ اللہ تجھے عزت دے میں تیرا بھائی ہی ہوں، مجھے میرے گناہوں نے برباد کر دیا، اور میرے عیوب زیادہ ہو گئے ہیں، مجھے بتلایئے کہ عقل مند آدمی نفع بخش چیز پر کیسے مطلع ہو سکتا ہے؟ اور دنیا میں نقصان دہ چیز سے کیسے بچ سکتا ہے۔؟

فَكَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اعْلَمْ أَيُّهَا الرَّجُلُ أَنَّهُ مَنْ أَبْصَرَ عَيْبَ نَفْسِهِ شُغِلَ عَنْ عَيْبِ غَيْرِهِ، وَمَنْ تَعَرَّى عَنْ لِبَاسِ التَّقْوَى لَمْ يَسْتَتِرْ بِشَيْءٍ مِنَ اللِّبَاسِ، وَمَنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَهُ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَمَنْ هَتَكَ جِلْبَابَ غَيْرِهِ انْكَشَفَتْ عَوْرَاتُ بَيْتِهِ، وَمَنْ نَسِيَ زَلَلَهُ اسْتَعْظَمَ زَلَلَ غَيْرِهِ

''تو اس نے جواب میں اسے یہ تحریر کیا، اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے شخص آگاہ ہو جاؤ جو اپنے عیوب پر نگاہ رکھتا ہے وہ دوسروں کے عیوب کی تاک میں نہیں رہتا، جو تقویٰ کا لباس اتار پھینکے وہ کسی بھی لباس سے چھپ نہیں سکتا، جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس پر غمزدہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے پاس ہے، جو دوسرے کی پردہ دری کرتا ہے تو اس کے گھر کے پردے فاش ہو جاتے ہیں، جو اپنے لغزشیں بھول جاتا ہے اسے دوسروں کی لغزشیں بڑی نظر آتی ہیں

المجالسة وجواهر العلم ٦/ ٤٠٣۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ سے امر مروّت سے متعلقہ اشیاء کے بارے میں سوال کیا: پوچھا غنی کیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِضَى النَّفْسِ بِمَا قَسَمَ اللهُ تَعَالَى لَهَا وَإِنْ قَلَّ ، وَإِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ- قَالَ: فَمَا الْفَقْرُ؟ قَالَ: شَرَهُ النَّفْسِ فِي كُلِّ شَيْءٍ-

دل کو اللہ کی تقسیم پر راضی کر لینا اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔غنی صرف دل کا غنیٰ ہے۔پوچھا فقر کیا ہے؟ تو جواب دیا: دل کا ہر چیز کی حرص کرنا فقر ہے۔''

المعجم الكبير للطبراني بَابُ الْحاءِ بَقِيَّةُ أَخْبَارِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ٢٦٨٨

شقیق بلخی رحمہ اللہ کا قول ہے:

مَنْ عَمِلَ بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَعْطَاهُ اللهُ الْجَنَّةَ: أَوَّلُهَا مَعْرِفَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَسَمْعِهِ وَجَمِيعِ جَوَارِحِهِ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ بِمَا فِي يَدِ اللهِ أَوْثَقُ مِمَّا فِي يَدَيْهِ وَالثَّالِثُ يَرْضَى بِمَا قَسَمَ اللهُ لَهُ وَهُوَ مُسْتَيْقِنٌ أَنَّ اللهَ تَعَالَى مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ

''جس آدمی نے تین کام کر لیے اللہ تعالیٰ اسے جنت دے دے گا۔

۱۔دل،زبان،کان اور اپنے تمام جوارح کے ساتھ اللہ کی معرفت حاصل کر لے۔

۲۔اس بات کا یقین کر لے جو اللہ کے پاس ہے وہ زیادہ محفوظ ہے اس سے جو اس کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔جو اللہ نے اس کے لیے تقسیم کیا ہے اس پر راضی ہو جائے اور وہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہے۔

الحلية الاولياء، شقِيق الْبَلْخِيّ وَمِنْهُمُ الرَّائِدُ الْعَقِيقُ الزَّاهِدُ الْحَقِيقُ أَبُو عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ شَقِيقٌ٨/ ٦١-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسد، بغض، کینہ اور نا شکری سے نجات مل جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں جھگڑوں کا باعث ہیں مال تھوڑا ملے یا زیادہ صرف بیٹیاں ملیں یا بیٹے یا کچھ بھی نہ ملے یہ اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔

۳۔ پڑوسی سے حسن سلوک تکمیل ایمان کا سبب

وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا

اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مومن ہو جاؤ گے

برے پڑوسی سے نجات کی دعا کرنے کا حکم ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ، مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِي دَارِ الْمُقَامِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ

تم لوگ برے پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو ہٹ جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوس اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوس ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)۔

نسائی، الاستعاذة الاستعاذة من جار السوء ۵۵۰۲ حسن صحیح

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) (الفرقان٦٨) الآيَةَ

بخاری، الأَدَبِ، بَابُ قَتْلِ الوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ ۶۰۰۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا حالانکہ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا ہے، پوچھا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے بچے کو اپنے ساتھ کھانے کے خوف سے قتل کردے، پوچھا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا، تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے قول کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارًا يُؤْذِينِي، فَقَالَ: (انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ) فانطلقَ فأخرجَ مَتَاعَهُ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لِي جَارٌ يُؤْذِينِي فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: (انْطَلِقْ فأخرِج مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ) فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ العَنْه اللَّهُمَّ اخْزِه فَبَلَغَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ: ارجع الى منزلك فوالله لا أؤذيك

ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ایک ہمسایہ ہے جو مجھے تکلیف دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جا اپنا سامان راستے میں پھینک دے۔ وہ شخص گیا اور اس نے اپنا سامان باہر نکال دیا، لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے تیرا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگا میرا ہمسایہ ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا سامان باہر راستے میں پھینک دے۔ تو لوگ یہ کہنا شروع ہو گئے اے اللہ اس پر لعنت فرما، اسے ذلیل ورسوا کردے۔ اس ہمسائے کو یہ بات پہنچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آ کر کہنے لگا اپنے گھر واپس ہو جاؤ میں کبھی بھی آپ کو تکلیف نہیں دوں گا۔''

الادب المفرد ، باب شكاية الجار ١٢٤۔ الصحيحة (٥١٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ نے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِى جَارَهُ ،

''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔''

بخاری ، النِّكَاح ، بَابُ الوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ ٥١٨٥۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا:

وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِى لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ

''اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا ،اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا ،اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا ،پوچھا گیا کون اے اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کہ جس کا ہمسایہ اس کی تکلیف سے محفوظ نہیں ہے۔''

بخاری الأَدَبِ ﷺ بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ ٦٠١٦۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِى يَشْبَعُ وجارهُ جَائِع

''مومن وہ نہیں جو سیر ہو کر کھاتا ہے اور اس کا ہمسائیہ بھوکا رہتا ہے۔''

الادب المفرد باب لا يشبع دون جاره ٢ ١ ١ صحيح ٣٣الصحيحة (١٤٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے زنا کے متعلق سوال فرمایا:

قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: لِأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ، وَسَأَلَهُمْ عَنِ السَّرِقَةِ؟ قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: لِأَنْ يَسْرِقَ مِنْ عَشَرَةِ أَهْلِ أَبْيَاتٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ بَيْتِ جَارِهِ

''تو وہ کہنے لگے کہ وہ حرام ہے اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا دس عورتوں سے زنا کا ارتکاب کرنا کم جرم ہے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے سے۔ اور آپ ﷺ نے ان سے چوری کی بابت پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ حرام ہے اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس گھروں سے چوری کر لینے کا گناہ ہمسائے کے گھر سے چوری کر لینے کے مقابلے میں کم ہے۔''

الادب المفرد، بَابُ حَقِّ الْجَارِ صحيح

۴۔ تکمیل اسلام کا سبب

وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا

''اور لوگوں کے لیے وہ پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اپنے بھائی کے لیے پسند نہ کرلے۔''

بخاری الإیمان بَابٌ: مِنَ الإِیمَانِ أَنْ یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۱۳۔

۵۔زیادہ روؤ کم ہنسو

یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

''اے امت محمد ﷺ! اللہ کی قسم! اگر تم جان لو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔''

﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (التوبة: ۸۲)

''پس وہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں، اس کے بدلے جو وہ کمائی کرتے رہے۔''

چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْكِيَ فَلْيَبْكِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكَ))

''تم میں سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے، پس اسے (خشیت الٰہی سے) رونا چاہیے اور جو رونے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی رونا رو لے۔''

[الزهد للامام وكيع(۲۹)الزهد لابن المبارك(٤٢)الزهد للامام أحمد(٦٥٠)الزهد لابن أبی شيبة(۱۳/ ۲٦۱) صحيح

ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَوِّدُوْا أَعْيُنَكُمُ الْبُكَاءَ وَقُلُوْبَكُمُ التَّفَكُّرَ))

''آنکھوں کو رونے،اور دل کو فکر کرنے کی عادت ڈالو۔''

احياء العلوم للغزالی(٤/ ٤٢٥)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالی سے فریاد کرتے ہوئے۔(ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔ سنن ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء(٤١٩٠)حسن

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو وعظ کرتے ہوئے یہی فرمایا:

((طُوْبٰى لِمَنْ بَلٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهِ وَخَزَنَ لِسَانَهُ وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ))

''جنت میں اس شخص کیلئے طوبی(درخت کا سایہ)ہے جو اپنی خطاؤں پر ندامت کے آنسو بہائے،اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اسکا گھر اسکو وسیع ہوجائے۔''

حسن السمت فی الصمت(٦٥)الزهد لابن أحمد(٣٠٣)الزهد للامام وكيع(٣١، ٢٥٥) صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاجر اور تجارت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾. [البقرة:١٦٨]

''لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

تمہیدی کلمات:

رسول اللہ ﷺ خود ایک بہترین تاجر تھے جب تک نبوت کی ذمہ داری نہ سونپی گئی تو اس وقت تک تجارت کے پیشہ کو اختیار کیے رکھا اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ اور صالحین اسی پیشہ کو اپنائے ہوئے تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ اسی کی تلقین کرتے تھے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگنے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس کے گھریلو سامان (ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ) منگوا کر اسے دو درہم میں فروخت کر دیا پھر وہ درہم اسے دے کر کہا جاؤ ایک درہم سے کھانا خرید کر گھر والوں کو دے دو اور دوسرے سے کلہاڑا خرید کر میرے پاس آؤ (کچھ دیر بعد) وہ کلہاڑا لے آیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں لکڑی کا دستہ ٹھونس دیا اور انصاری سے کہا جاؤ اس سے لکڑیاں کاٹو اور لے جا کر بازار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیچو اور پندرہ دن تک میں تجھے (مانگتا ہوا ادھر) نہ دیکھوں وہ آدمی (جنگل کی طرف) چلا گیا وہ (روزانہ) لکڑیاں کاٹتا اورانھیں لے جا کر (بازار میں) بیچ دیتا پھر جب وہ واپس آیا تو اس نے دس درہم کما لیے تھے وہ بازار گیا اور اس نے کچھ درہموں سے اناج خرید لیا اور کچھ سے کپڑا، پھر آپ ﷺ نے (اسے مخاطب کر کے) فرمایا:

''یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو روز قیامت آئے اور یہ سوال تیری پیشانی پر داغ بنا ہوا ہو۔''

جامع الترمذی، (٦٠٣) ابن ماجه (٢١٩٨) احمد (٣/ ١١٤) صحیح الترغیب والترهیب (٨٣٤) ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام ترمذی نے حسن کہا ہے فتح الباری (٤/ ٣٥٤)

تاجر اگر امانت ودیانت اور نیکی کے راستے پر چل کر ایسے پیشے کو اپنائے گا تو اللہ کے ہاں انبیاء کے برابر مقام پائے گا لیکن اگر خیانت، دھوکہ دہی اور جھوٹ فریب سے کام لے گا تو اللہ کی جنت سے محروم کر دیا جائے گا اس مقام پر ہم اپنے تاجر بھائیوں کے لیے قرآن وسنت سے چند نصیحتیں پیش کریں گے جن پر عمل پیرا ہو کر تاجر دنیا وآخرت کی کامیابیاں سمیٹ سکتا ہے۔

ذریعہ معاش طریقہ حلال تلاش کریں

تاجروں کو چاہئے کہ وہ تجارت کریں جس سے آمدن حلال آئے اسی کی تلقین اللہ عز وجل نے کی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾.[البقرة:١٧٢]

''اے اہلِ ایمان! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اُن کو کھاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اللہ ہی کے بندے ہو تو اُس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔''

﴿فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾.[النحل:١١٤]

''پس اللہ نے جو تم کو حلال طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کھانے کا حکم دیا ہے یعنی حرام سے بچنے کا حکم بھی اسی ضمن میں شامل ہے بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا،''جب حرام کھاتا ہے اللہ اسے جنت میں داخل نہیں کرے گا:

«لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِحَرَامٍ».

''جنت میں وہ جسم داخل نہیں ہوگا جسے حرام کی غذا دی گئی۔''

البيهقي، في شعب الإيمان، (٥٧٥٩) وصحيح الترغيب والترهيب (١٧٣٠)

اور روز قیامت جو سب سے پہلے سوالات ہونے والے ہیں ان میں سے ایک سوال انسان کے ذرائع معاش کے متعلق بھی ہونے والا ہے کہ وہ کہاں سے کماتا اور کیا کھاتا یعنی حرام یا حلال کھاتا تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ خِصَالٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ؟ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ».

''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم حرکت بھی نہ کر سکیں گے حتی کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اس کو کہاں فنا کیا؟ اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کر دیا؟ اس کے مال کے متعلق کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خرچ کیا اور اس کے علم کے متعلق کہ اس نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟''

البیهقی فی شعب الإیمان (۱۸۷۵) وصحیح الترغیب والترهیب ، البیوع(۱۷۳۶)

جب رزق حلال کمانے اور کھانے کا حکم ہے تو پھر ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ذرائع معاش اور رزق حاصل کرنے کے طریقے کو دیکھیں کہ کہیں وہ حرام تو نہیں کیونکہ حرام سے دیا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور حرام سے پلا جسم جنت میں نہیں جائے گا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«یَأتی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ ، لاَ یُبَالِی الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلاَلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ» .

''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے کمایا، حلال طریقے سے، یا حرام طریقے سے۔''

[بخاری ، البیوع ، باب من لم یبال من حیث کسب المال (۲۰۵۹)]

لہٰذا انسان کو ہمیشہ اپنی روزی ،روٹی کے لیے ایسے ذرائع معاش کو اختیار کرنا چاہیے جو حلال ہوں اور اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کے متعلق شبہ ہے تو اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

[ترمذی، الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق (۲۴۲۸) صحیح]

تجارت کا آغاز صبح سویرے کریں

ہمارے ہاں یورپین ممالک کی دیکھا دیکھی دوپہر کے وقت دوکان کھولی جاتی ہے خرید وفروخت کا آغاز ہوتا ہے اور رات گئے تک جاری رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام اور دن کو کام کاج کرنے کے لیے بنایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ترغیب دی ہے کہ خرید وفروخت اور تجارتی قافلوں کی روانگی صبح صبح کی جائے کیونکہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے بلکہ اس وقت کو بابرکت بتانے کے لیے خود رسول اکرم ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ہے آپ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا»

''اے اللہ! میری امت کی صبحوں میں برکت عطا فرما۔''

ابوداود، البیوع (۲۶۰۶) صحیح

اسی طرح جامع الترمذی (۱۲۱۲) میں ہے کہ آپ جب بھی کوئی لشکر یا دستہ کسی جانب روانہ فرماتے تو دن کے ابتدائی حصے میں اسے روانہ فرماتے حضرت صخر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک صحابی ہیں جن کے متعلق ہے:

«كَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے وہ اپنی تجارت (کا سامان) دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے تو وہ امیر ہو گئے اوران کے مال میں اضافہ ہو گیا۔''

صحيح ابن حبان (٢٧٣٥)، صحيح الترغيب (١٦٨٣)

۴۔ لین دین میں نرمی اور فیاضی سے کام لیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَدْخَلَ اللّٰهُ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ»

''اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں صرف اس وجہ سے داخل کر دیا کہ وہ خریدتے وقت ،فروخت کرتے وقت، فیصلہ کرتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی سے کام لیتا تھا۔''

سنن ابن ماجه، البيوع (٢٢٠٢) صحيح الترغيب (١٧٤٣) حسن

اللہ تعالیٰ نے ایسے خوش نصیب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا إِذَا بَاعَ ، وَإِذَا اشْتَرَى ، وَإِذَا اقْتَضَى»

اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی سے کام لیتا ہے۔

البخاری، البیوع ، باب السهولة والسماحة فی الاشتراء والبیع ومن طلب حقا فلیطلبه فی عفاف (٢٠٧٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانہ کے ایک شخص کے پاس موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا میت سے پوچھا گیا:

((هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ))

''کیا تو نے زندگی بھر کوئی نیک عمل بھی کیا تھا؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا کہ مجھے تو اپنا کوئی نیک عمل نظر نہیں آتا۔ اسے کہا گیا، سوچ لے۔ چنانچہ اس نے سوچ کر کہا کہ مجھے اور تو کوئی نیکی نظر نہیں آ رہی البتہ یہ ہے کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا اور میں اپنی رقم کا مطالبہ کرتا (اگر اس کے پاس پیسے نہیں ہوتے تھے تو) اگر وہ شخص مال دار ہوتا تھا تو اسے مہلت دے دیا کرتا تھا اور اگر وہ غریب ہوتا تھا تو اسے معاف کر دیا کرتا تھا۔

[اللہ نے فرمایا تو بندہ ہو کر معاف کرتا رہا تو میں رب ہو کر تجھے معاف کیوں نہ کر دوں

((فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ))

''پھر اللہ نے اسے معافی دے کر جنت میں داخل کر دیا۔''

بخاری، احادیث، الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل (۳٤٥١)

ہمیشہ جھوٹ سے بچیں

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اشیاء خورد و نوش فروخت کرنے والے بہت زیادہ جھوٹ بولتے ہیں بن پوچھے ہی کہہ دیں گے اللہ کی قسم مجھے اتنے کی پڑی ہے میں آپ کو اتنے کی دیتا ہوں حالانکہ بسا اوقات اس کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی ایسے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے خصوصی طور پر جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی ہے جیسا کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تجارت پیشہ لوگ تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرما رہے تھے:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ»

''اے تاجروں کی جماعت! جھوٹ سے بچو۔''

صحیح الترغیب والترھیب، البیوع (۱۷۹۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ ؟

''بلاشبہ تاجر گناہگار لوگ ہیں، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال نہیں کی، آپ ﷺ نے فرمایا:

«بَلَى، وَلَكِنَّهُمْ، يُحَدِّثُونَ، فَيَكْذِبُونَ، وَيَحْلِفُونَ، وَيَأْثَمُونَ».

''کیوں نہیں لیکن یہ لوگ بات کرتے وقت جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں۔''

مسند احمد (٤/ ٤٢٨) صحيح الترغيب ، البيوع (١٧٨٦)

قسمیں اٹھانے سے بچیں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے ساز وسامان دیا اور وہ اسے خریدتے اور فروخت کرتے وقت قسم کھاتا ہے۔''

صحيح الترغيب ، البيوع، باب ترغيب التجار فى الصدق(١٧٨٨) وصحيح الجامع الصغير (٣٠٧٢)

معلوم ہوا دوکاندار، تاجر اور ہر قسم کی چیز فروش کرنے والے اور خریدنے والے کو قسمیں نہیں کھانی چاہیے بلکہ بہت زیادہ قسمیں کھانے والے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ نیز آپ ﷺ نے بہت زیادہ قسمیں کھانے سے منع بھی فرمایا ہے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحِلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ»

''تجارت میں بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ زیادہ قسمیں کھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سودا تو بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

صحیح مسلم، البیوع، (۱۶۰۷) ابن ماجه (۲۲۰۹)

ایک دوسری روایت یں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

«أربعة يبغضهم الله .....»

چار بندوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتے ہیں بہت زیادہ قسمیں کھا کر خرید وفروخت کرنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظلم حکمران۔''

البيهقي في شعب الإيمان (٤٥٣) ابن حبان (٥٥٣٢) صحيح الترغيب والترهيب (١٧٩٠)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بازار میں سامان دکھا کر قسم اٹھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا.....﴾

[آل عمران: ۷۷]

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلے بیچتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

البخاري، البيوع، باب ما يكره من الحلف في البيع (٢٠٨٨)

ہمیشہ صاف گوئی سے کام لیں

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

«الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا»

''فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کو جدا ہونے تک سودا فسخ کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار ہے اگر دونوں صاف گوئی سے کام لیں (یعنی سوچ بولیں) اور مال کے عیب کو واضح کر دیں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں یا عیب چھپائیں تو ان کے سودے سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔''

صحیح البخاری، البیوع، باب البیعان بالخیار ما لم یتفرقا (۲۱۱۰)

تجارتی وعدے معاہدے پورے کریں

خرید وفروخت ہو یا شعبہ ہائے زندگی کا کوئی بھی کام اگر اس میں کوئی عہد و پیمان کر لیا جائے تو پورا کرنا ضروری ہے خصوصاً کاروبار میں لین دین کے معاملات میں صاف گوئی، پکا عہد ووعدہ کامیاب تاجر کی نشانی ہے ورنہ شریعت نے وعدے سے پھرنے والے اور وعدوں کی خلاف ورزی کرنے والے کو منافق کہا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾[المائدة:۱]

''اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔''

﴿ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾

[الاسراء:۳٤]

''اور تم عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارے پوچھا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ))

''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں ہے جو امانت دار نہیں ہے''۔

((وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو اپنے وعدے کا پکا نہیں ہے''۔

مسند احمد:(۱۱۹۳۵)، صحیح الجامع الصغیر(۷۱۷۹)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ))

''مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''

(۱) اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ — جب بات کرو سچ بولو

(۲) وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ — وعدہ کرو تو پورا کرو

(۳) وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ — امانت کو لٹاؤ جب امانت رکھی جائے

(٤) وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ — شرم گاہوں کی حفاظت کرو

(٥) وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ — نگاہیں نیچی رکھو

(٦) وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ — تکلیف دینے سے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

مسند احمد(٥/ ۳۲۳)وابن حبان (۲۷۱)والحاکم فی المستدرك(٤/ ۳٥۹)وقال هذاحدیث صحیح الاسناد

ماپ تول میں کمی مت کریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ، الَّذِينَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ، وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ، اَلاَ يَظُنُّ اُوْلٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ، لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ، يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾.

[المطففین:۱-٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ناپ اورتول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جولوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا کریں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے؟ (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں ،جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

﴿وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ﴾.[هود: ٨٤]

''اور ماپ اورتول میں کمی نہ کیا کرو۔''

ماپ تول میں کمی کرنے والی قوم قوم شعیب کی طرح ذلیل ورسوا کر دی جاتی ہے اوران پر مالی بحران مسلط کر دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِيْنِ».

''جوقوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط سالی سے دوچار کر دی جاتی ہے۔''

ابن ماجه ، (٤٠١٩) صحيح ترغيب ، البيوع (٧١٦١)

نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندے ماپ تول میں شدید غلط کاریوں میں ملوث تھے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین کے احکام نازل فرمائے ابن عباس فرماتے ہیں:

«فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ».

''اس کے بعد لوگوں نے ماپ تول انتہائی اچھا کر دیا۔''

البيهقى فى شعب الايمان (٥٢٨٦) صحيح الترغيب (١٧٦٠)

حدیث مبارکہ میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

«وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قَطَعَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّزْقَ».

''جوقوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے رزق کو کاٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں۔‘‘

سنن ابن ماجه، البيوع (٤٠١٩) صحيح الترغيب (١٧٦١)

سودے میں عیب ہو تو واضح کر دیا کریں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ إِلَّا بَيَّنَهُ».

’’مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لیے حلال و جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو کوئی عیب دار چیز فروخت کرے سوائے اس کے کہ وہ عیب بیان کرے۔‘‘

سنن ابن ماجه، البيوع (٢٢٤٦) صحيح ترغيب (١٧٧٥)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا))

’’دونوں سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ پس اگر دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کر دیں (یعنی کوئی عیب وغیرہ ہو تو بتلا دیں) تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔‘‘

بخاری، البيوع، باب اذابين البيعان ولم يكتما . . . . (٢٠٨٢)

امام مالک رحمہ اللہ اپنی مؤطا میں ایک روایت لائے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آٹھ سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درھم میں بیچا جو کہ بالکل بے عیب تھا کچھ دنوں کے بعد غلام میں کوئی عیب آ گیا خریدار نے سیدنا عثمان کی عدالت میں مقدمہ کر دیا کہ انہوں نے مجھے عیب دار غلام فروخت کر دیا تھا اور بتایا نہیں تھا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور کہا کہ یہ کیا ماجرہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسے بے عیب غلام دیا تھا جب خریدار نے انکار کیا تو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دینے کا کہا مگر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حلف (قسم) دینے کی بجائے اسی قیمت پر غلام واپس رکھ لیا چند دنکے بعد غلام بالکل درست ہو گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پندرہ سو درہم میں فروخت کر دیا۔

المؤطا لامام مالك رحمہ اللہ، البیوع (۲۲۷۱)

کسی کے ساتھ دھوکہ مت کریں

تاجر، دوکاندار اور خرید وفروخت کرنے والے ہر شخص کو دھوکہ دہی سے دور رہنا چاہیے ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برات کا اظہار کر دیں گے اگر محبوب ہی روٹھ گیا تو روز قیامت کون پرسان حال ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ»

''اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟''

اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی (جس کی وجہ سے اندر تری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ»

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

صحيح مسلم، الإيمان، باب قول النبى من غشنا فليس منا (١٠٢)والترمذى (١٣١٥)

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِى النَّارِ»

''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں اور چالبازی ودھوکہ دہی جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے۔''

صحيح ابن حبان (١١٠٧) والصحيحة (١٠٥٨)

حرام اشیاء کی تجارت مت کریں

ہر وہ چیز جس کا کھانا حرام ہے اس کی تجارت اورخرید وفروخت سب حرام ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انھوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھالی پھر آپ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ إِذَا حَرَّمَ عَلٰى قَوْمٍ أَكْلَ شَىْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ»

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام کر دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتے ہیں۔''

ابوداود، البيوع، باب فى ثمن الخمر والميتة (٣٤٨٨) صحيح

مثلاً شراب پینا اور اس کا کاروبار سب حرام ہے اسی طرح جو چیزیں نشہ آور ہیں وہ اوران کی خرید وفروخت اوران کی قیمت کھانا سب حرام ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجارت میں نمازیں ضائع نہ کریں

دنیا اور دنیا کے مال ومتاع کی حقیقت اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے بھی حقیر ہے لیکن افسوس اللہ کی بندگی اور عبادت چھوڑ دیتا ہے رب کو بھی ناراض کر بیٹھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ شاید اذان نماز کے اوقات میں دوکانداری زیادہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بندہ اللہ کے امتحان میں ناکام ہوگیا ہے اور اللہ ایسے بندے سے رحمتوں، برکتوں کو اٹھا لیتا ہے۔

تاجر اور خرید وفروخت سے منسلک لوگ نماز جمعہ کا خصوصی خیال رکھا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾.

[الجمعة:٩]

''مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔''

سودی کاروبار نہ کریں

سود حرام ہے کوئی بھی کام جس کے متعلق سود کا شائبہ ہو اس کو نہ کیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾[البقرة:٢٧٥]

''اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾.

[البقرة:٢٧٨، ٢٧٩]

''مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سُود باقی رہ گیا ہے اُس کو چھوڑ دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کیلئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

«لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ ، وَقَالَ : هُمْ سَوَآءٌ».

رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، دینے والے، اس کے تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا (گناہ کے اعتبار سے) یہ سب برابر ہیں۔''

صحيح البخاري، البيوع (٢٠٨٦) مسلم (٥٩٨)أبوداود (٣٣٣)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس قوم میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے وہ اپنے نفسوں پر اللہ کا عذاب حلال کر لیتے ہیں۔''

صحيح الترغيب والترهيب ، البيوع (١٨٦٠)

کسی کے سودے پر سودے نہ کریں

اگر ایک آدمی نے سودا پکا کر لیا ہے تو دوسرا پھر اس پر سودا نہ کرے اسے بیع پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیع کہا جاتا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے:

«اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أن يَّبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ».

مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اور کسی بھی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔''

صحيح مسلم، النكاح (١٤١٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ».

''آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع مت کرے۔''

البخاری، البیوع، (٥١٤٣) ومسلم (١٤١٣)

بولی لگا کر بھاؤ نہ چڑھائیں

کوئی شخص محض سودے کی قیمت میں اضافہ کرنے، مارکیٹ خراب کرنے یا کسی کو اس میں پھنسانے کے چکر میں بولی لگانا شروع کر دیتا ہے اور بولی بڑھاتا جاتا ہے جبکہ اس نے خود خریدنا نہیں ہوتا ایسا کرنا گناہ ہے اور وہ شریعت میں مجرم ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

«نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّجَشِ»

''رسول اللہ ﷺ نے بولی بڑھانے سے منع فرمایا ہے۔''

ایسی بیع کو بیع نجش کیا جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔

اے تاجروں کی جماعت! صدقے کو لازم پکڑیں

حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے تاجرو کی جماعت! بلاشبہ خرید وفروخت میں فضول باتیں اور قسمیں اٹھائی جاتی ہیں تمھیں چاہیے کہ صدقہ وخیرات کیا کرو۔''

ابوداود، البیوع، باب فی التجارۃ یخالطھا الحلف واللغو (۳۳۲۶) صحیح

ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ».

''اے تاجرو کی جماعت! بلاشبہ خرید وفروخت میں شیطان اور گناہ بھی موجود ہوتے ہیں اس لیے تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات بھی کرتے رہا کرو۔''

جامع الترمذی، البیوع (۱۲۰۸) صحیح

تاجروں کو اپنے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نمونہ بنانا چاہیے جس نے تبوک میں سارا گھر کا مال لاکر میدان جہاد کے لیے رکھ دیا تھا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جس نے آدھا گھر کا مال صدقہ کر دیا تھا، عثمان کو جس نے اس قدر گھوڑے اور اونٹ سامان سے لاد کر دیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہہ دیا:

«مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ».

آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے وہ اسے نقصان نہیں دے گا۔''

الترمذی، (۳۷۰۱) حسن

تاجروں کو بازار سے واپسی پر تلاوت کی تلقین نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَارِ! أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوقِهِ أَنْ يَقْرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً».

''اے تاجرو! کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وہ بازار سے واپس لوٹے تو دس آیات کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر آیت کے بدلہ میں نیکی لکھ دیں۔''

مجمع الزوائد الأذكار، باب ما يقول إذا دخل السوق واذا رجع منه (۱۰/ ۱۲۹) رجاله موثقون.

یہ نصیحت رسول اللہ ﷺ نے شاید اس لیے فرمائی کہ بازار میں ہونے والی چھوٹی موٹی غلطیوں کا ازالہ ہو جائے اور آدمی کی سارے دن کی تھکان تلاوت قرآن سے ملنے والی نیکیوں کے سبب حاصل ہونے والی خوشی سے دور ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ

شعبان

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان ہے جس کا معنی ہے جمع کرنا اور جدا کرنا ۔ شعبان نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینے میں عرب لوگ پانیوں کی طلب کے لیے باہر نکل جاتے تھے اور پھیل جاتے تھے اور ملک کے اطراف واکناف میں جا کر سامان تجارت تلاش کرتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس مہینے میں وہ لوٹ مار کے لیے نکلتے تھے۔

لغات الحدیث ۳/ ٤٨٣ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ شعبان کے خطبات

① ماہ شعبان اور شب برأت

② زکوٰۃ وعشر وصدقہ فطر

③ نیکی اور اسکے فوائد

④ نیکی پر تعاون کیجئے

⑤ گناہوں کے نقصانات

⑥ تقویٰ کے فوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ شعبان اور شب برأت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ﴾ (الدخان:٣۔٤)

''ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عرب حرمت والے مہینہ رجب کی وجہ سے ہر قسم کی لڑائی جھگڑا اور لوٹ مار روک دیتے تھے جونہی یہ مہینہ گزر جاتا تو دوبارہ لوٹ مار کے لیے نکل جاتے۔ شعبان کا معنیٰ گروہوں میں تقسیم ہونا چونکہ اس مہینہ میں مختلف قبیلے اور جماعتیں مختلف مقاصد کے لیے نکل کھڑی ہوتی تھیں، کوئی تجارت کے لیے، کوئی لوٹ مار کے لیے اسی مناسبت سے اس ماہ کو شعبان کہا جاتا ہے۔ اس کے اور دوسرے نام بھی ہیں، جیسے عاذل، وعل اور موہب بھی ہیں، اور اس کو شعبان المعظم بھی کہا جاتا ہے۔

یہ تو لوگوں کے نظریات ہیں اللہ تعالیٰ نے شروع دن سے ہی مہینوں کی تعداد بارہ رکھی ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ ان کے نام بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبان کے روزوں کے فضائل:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزوں کے بارے فرمایا:

كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ، أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا

''آپ روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار کرتے تو ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار ہی کرتے رہیں گے اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں اتنی کثرت سے روزے رکھے ہوں آپ شعبان کے تھوڑے روزوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔''

مسلم: الصيام باب صيام النبى صلى الله عليه وسلم فى غير رمضان، واستحباب أن لا يخلى شهرا عن صوم (①①⑤⑥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے:

كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ: شَعْبَانُ، ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

''رسول اللہ روزہ رکھنے کے لئے شعبان کو بہت پسند فرماتے تھے پھر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے۔''

ابوداود: الصوم باب فى صوم شعبان ①③④②صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ میں اس طریقہ سے (یعنی پابندی سے) روزہ رکھتا ہوا نہیں دیکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

''یہ مہینہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں اور ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال خداوند قدوس کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو جس وقت میرا روزہ ہو۔''

نسائی:الصیام صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بأبی ھو وأمی ⑦⑤③②حسن

استقبالیہ روزہ کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ

''تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر وہ شخص جو اس دن برابر روزہ رکھتا تھا تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔''

بخاری:الصوم باب لا یتقدم رمضان بصوم یوم و لا یومین④①⑨①

شب برات، پندرہ شعبان، کی حقیقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پندرہ شعبان کی فضیلت میں سورہ دخان کی ابتدائی آیات پیش کی جاتی ہیں۔ حالانکہ ان کا تعلق لیلۃ القدر سے ہے۔ ان آیات میں بھی قرآن کے نزول کا ذکر ہے اور یہ بات واضح ہے کہ قرآن رمضان کے مہینہ میں لیلۃ القدر کو نازل ہوا۔

﴿شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن..﴾

﴿اناانزلناه فی لیلة القدر وماادراك ما..﴾

اور پھر یہ بات بھی دونوں یعنی سورہ دخان کی ابتدائی آیات اور سورہ قدر میں یکساں ہے کہ اس رات قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں۔ لہذا اس آیت کو پندرہ شعبان کی فضیلت میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ تمام تر جرائد واخبارات اور میڈیا پر پورے زوروشور سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس عظیم الشان قرآن کریم کو بابرکت رات یعنی لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے۔ جیسے ارشاد ہے آیت ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ﴾ ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے۔ اور یہ رات رمضان المبارک میں ہے۔ جیسے اور آیت میں ہے ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔ سورہ بقرہ میں اس کی پوری تفسیر گذر چکی ہے اس لئے یہاں دوبارہ نہیں لکھتے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ لیلہ مبارکہ جس مے قرآن شریف ہوا وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے یہ قول سراسر بیدلیل ہے۔ اس لئے کہ نص قرآن سے قرآن کا رمضان میں نازل ہونا ثابت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو کچھ واعظین اور صوفی حضرات بہت اہمیت دیتے ہیں اور اسکی فضیلت میں بہت سی من گھڑت باتیں بیان کرتے ہیں ۔مثلاً کہ اللہ کے عرش کے نیچے ایک درخت ہے جس کے ہر پتے پر ہر انسان کا نام لکھا ہوا ہے ۔پندرہ شعبان سے لیکر ایک سال تک جنہوں نے مرنا ہوتا ہے ان کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور جنہوں نے پیدا ہونا ہوتا ہے ان کے پتے اگ آتے ہیں ۔پھر اس دن اور رات کو خصوصی نماز وظائف اور کئی بدعات کرتے اور اسکی ترویج میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔حالانکہ ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں اور نہ ہی ان کا اسلام سے کچھ تعلق ہے۔

صلاۃ الفیہ

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ الموضاعات میں یہ روایت لائے ہیں :

جو شخص نصف شعبان کی رات سو رکعت نما زادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوجاتی ہیں۔

اگر بد بخت ہو تو نیک بخت لکھ دیا جاتا ہے ستر ہزار فرشتے اس کی نیکیاں لکھنے اور گناہ مٹانے کے لیے اور درجات میں اضافہ کے لیے مقرر کردیے جاتے ہیں جنت عدن میں ستر ہزار یا سات لاکھ فرشتے محل تعمیر کرنے یا درخت لگانے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اسی رات مرجائے تو شہید کہلائے گا۔ سورہ اخلاص کے ہر ہر حرف کے بدلے نوے حوریں ملیں گی ہر حور کے لیے ایک نوکر اور ایک نوکرانی ہوگی۔۔۔

الموضاعات:۲۵۱۰

اسی طرح چودہ رکعت پڑھنے والے کو مقبول حج کا ثواب اور بیس سال کیروزوں کا ثواب جیسی روایات بھی موضوع ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کی جہنم سے آزادی کی روایت بھی ضعیف ہے۔

ابن ماجہ:۱۳۸۹

اللہ تعالیٰ کا ہر رات آسمان دنیا پر اترنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

''ہمارا بابرکت اور بلند پروردگار ہر رات کو آسمان دنیا پر اترتا ہے جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے، پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کو قبول کروں؟ اور کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کو بخش دوں؟۔''

بخاری: التوحید باب قول اللہ تعالیٰ: (یریدون أن یبدلوا کلام اللہ) ۷۴۹۴

بدعات شعبان:

آتش بازی

شعبان کی پندرہ تاریخ بعض لوگ آتشبازی، چراغاں اور پہاڑیاں بنا کر بتیاں روشن کرتے ہیں اور اس کو دین، ثواب سمجھتے ہیں جبکہ اس کا دین اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ یہ سب سے پہلے اہل مصر اور شام کے آتش پرستوں نے کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروعکیا۔صاحب تحفۃ الأحوذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''اصل میں یہ رسم بد برامکہ اور ہنود کی ہے جو آتش پرست تھے۔اسلام لانے کے بعد یہ لوگ اپنی رسوم جاہلیت پر قائم رہے ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان بھی اس رسم بد میں ملوث ہو گے۔

اصل میں آتش کدوں کی آگ روشن کرنے والوں کو''برمک'' کے نام سے یاد کیا جا تا تھا مجوسیوں کے ہاں ان کا سب سے بڑا مذہبی عمدہ یہی تھا۔نصف صدی کے بعد وزارت کے عہدے پر خالد برمکی فائز ہوا۔۱۶۳ھ میں خالد برمکی کا انتقال ہوگیا تو خلیفہ ہارون الرشید نے خالد کے بیٹے یحییٰ برمکی کو وزارت کے عہدے پر بیٹھا دیا۔ چونکہ یہ سابقہ آتش پرست تھے اور اب اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے لیکن دل میں آگ کی محبت مکمل موجود تھی جس کے ظہور کے لیے اس یحییٰ برمکی نے سب سے پہلے شعبان کی پندرہ تاریخ کو مساجد اور گھروں میں چراغاں کرنے کی رسم کو شروع کیا'اور اس کی نسبت اسلام کی طرف کر دی حالانکہ اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

تحفة الأحوذی(۳/۵۰۵)[طبع دار الضیاء ،الکویت]

قارئین کرام ! اسلام تو وہ دین ہے کہ جب ابتدائے اسلام میں فرضیت نماز کا حکم ہوا تو نماز کی ادائیگی کے لیے بغیر اطلاع کے جمع ہونا مشکل ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے مجلس شوریٰ قائم کی اس پریشانی کا حل کیا کیا جائے اس پر کئی مشورے آئے۔

۱۔عیسائیوں کی طرح ناقوس بجایا جائے۔

۲۔یہودیوں کی طرح بگل،سنکھ بجایا جائے۔

۳۔مجوسیوں کی طرح آگ کو روشن کیا جائے۔

آپ ﷺ نے تمام گفتگو کو سماعت کرنے کے بعد فرمایا: اسلام ہمیں کسی غیر کی نقالی کی اجازت نہیں دیتا' حتی کہ خود اللہ نے نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔بخاری(٦٠٤)

غور کیجئے! جب اسلام اہم ترین فریضہ نماز کے لیے بطور اطلاع بھی آگ کو روشن کرنا پسند نہیں کرتا تو بناوٹی خوشیوں کے موقعوں پر اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔شب برأت کو چراغاں کرنا ،قندیلیں روشن کرنااور اسے کارثواب تصور کرنا سراسر گمراہی اور بدعت ہے۔

اور یہ فضول خرچی بھی ہے فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾.(الاسراء :27)

''فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا نافرمان ہے۔''

حلوہ خوری

شب برات کی بدعات اوررسومات میں سے ایک حلوہ خوری بھی ہے۔اس کااہتمام اس قدرکہ اتنافسوس فرائض وسنن کے ترک پرنہیں جتنااس کے ترک پرہوتاہے۔جواس کااہتمام نہ کرے وہ کنجوس اوربخیل سمجھا جاتاہے۔قرون اولیٰ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حلوہ خوری کے ثبوت کے لیے یہ کہاجاتاہے کہ جنگ احدمیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہیدہوئے توحلوہ شریف تناول فرمایا۔ جب کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ کے دانت غزوہ احدمیں شہیدہوئے اورغزوہ احدشوال تین ہجری میں ہوا۔

کچھ لوگ حضرت حمزہ کی شہادت کی نیاز میں حلوہ پکاتے اورتقسیم کرتے ہیں حالانکہ آپ کی شہادت بھی جنگ احدمیں شوال میں ہوئی۔اورکچھ لوگ اسے اویس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرنی رحمہ اللہ کی نیاز کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے سارے دانت توڑ لیے تھے جب انہیں پتہ چلا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے تھے۔

غیر اللہ کی نیاز دینا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (البقرة:173)

''اس نے تو صرف تم پر مردار خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا ہے اور ہر وہ چیز بھی جو غیر اللہ کے نام سے مشہور کردی جائے۔ پھر جو شخص ایسی چیز کھانے پر مجبور ہو جائے درآنحالیکہ وہ نہ تو قانون شکنی کرنے والا ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ کھانے والا ہو، تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ یقیناً بڑا بخشنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔''

علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

'' رجب اور شعبان میں ہونے والے سبھی کام (نماز، حلوہ، آتشبازی وغیرہ) بدعات میں سے ہیں''

آثار مرفوعہ (ص/ ۱۰۸، ۱۰۹) وفتاوی عبد الحی حنفی (ص/ ۱۱۰/ مترجم)

برتنوں کا بدلنا اور گھروں کی لیپاپوتی کرنا

بعض لوگ شب برات کو گھروں کی لیپاپوتی کرتے ہیں مٹی کے پرانے برتن تبدیل کرتے ہیں حالانکہ یہ ہندوؤں کی رسم ہے جسے دیوالی کہتے ہیں مسلمان ان کی دیکھا دیکھی یہ سارے کام کرتے ہیں۔

روحوں کی حاضری کا عقیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور حاضر میں دین سے دور ایک طبقے کا خیال ہے کہ ہر جمعرات اور شب برأت کو روحوں کی آمد ہوتی ہے حالانکہ مردے برزخی زندگی سے وابستہ ہیں،ان کا عالم دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴾

''ان (مردوں) کے پیچھے ایک پردہ ہے جو قیامت تک رہے گا''

سورة المومنون(۲۳ / ۱۰۰)

سورۃ القدر میں ﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ﴾ سے بعض لوگ روحوں کا اترنا مراد لیتے ہیں؛حالانکہ اس ''روح'' سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر اس کی صراحت موجود ہے۔

﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ﴾ سورة النحل (۱۰۲/۱۶)

''کہہ دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو جبرائیل نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے''

اگر کوئی اس سے روحوں کی آمد کا دعوی کرتا ہے تو وہ تحریف قرآن کا مرتکب ہو چکا ہے ۔اسے جلد توبہ کر لینی چاہیے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَمَّا تَقْسِيْمُ اَنْوَاعِ الْاَطْعِمَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ خَاصَّةٌ فَلَمْ يَرْوِ فِيْهِ حَدِيْثٌ وَلَا مَوْقُوْفٌ وَلَا ضَعِيْفٌ وَاَمَّا اِعْتِقَادُ حُضُوْرِ اَرْوَاحِ الْاَمْوَاتِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَتَنْظِيْفِ الْبُيُوْتِ وَتَطْيِيْنِ جُدَارَانِهَا لِتَكْرِيْمِهَا وَزِيَادَةُ السِّرَجِ وَالْقَنَادِيْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْحَاجَةِ فِيْهَا فَهِيَ مِنَ الْبِدْعِ وَالضَّلَالَاتِ بِلَا شَكٍّ))

''اس رات خاص طور سے فقراء کے لیے انواع واقسام کے کھانے تقسیم کرنا، اس بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں نہ مرفوع نہ موقوف نہ صحیح اور نہ ضعیف اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس رات مردوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور ان کی تکریم کے لیے گھروں کو صاف کرنا اور دیواروں (اور قبروں) کی لیپائی کرنا اور ضرورت سے زیادہ چراغوں اور قندیلوں کو روشن کرنا تمام بدعات' گمراہی کے کاموں میں سے ہے''

مرقاة شرح مشكوٰة(٢/ ٢٣٨-٢٣٩)

ابوبکر العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((وَلَيْسَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَدِيْثٌ يُعَوَّلُ عَلَيْهِ لَا فِيْ فَضْلِهَا وَلَا فِيْ نَسْخِ الْآجَالِ فِيْهَا، فَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهَا))

''نصف شعبان کی رات اور اس کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث بھی قابل اعتماد نہیں اور نہ ہی اس رات موت کے فیصلے کی منسوخی کے متعلق کوئی (صحیح) روایت ہے۔ لہذا آپ ان ناقابل اعتماد روایات کی طرف ذرہ بھی التفات نہ کریں''

احكام القرآن لابن العربی(٤/ ١٦٩٠)

حضرت مسروق سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا جنہیں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سرسبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں ان کے لئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحیں جنت میں پھرتی رہتی ہیں جہاں چاہیں پھر انہیں قندیلوں میں واپس آ جاتی ہیں ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے:

أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ، نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا

''کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے اس طرح تین مرتبہ فرماتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں اے رب ہم چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں یہاں تک کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کئے جائیں جب اللہ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔''

مسلم، الإمارة، باب بيان أن أرواح الشهداء فى الجنة، وأنهم أحياء عند ربهم يرزقون (۷۸۸۰)

بدعات سے بچ جاؤ

معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرہ تاریخ (شب براء ت) کو قبرستان جانا، ساری رات مخصوص عبادت میں مشغول رہنا، چراغاں کرنا، قبروں اور گھروں کی خاص اس دن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے لیپائی کرنا، آتش بازی کرنا اور روحوں کی آمد کا عقیدہ رکھنا سب باطل اور بے بنیاد ہے ان تمام چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی صریح صحیح حدیث موجود ہے۔اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں وارد ہونے والی تمام روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں ۔اس کے باوجود اگر کوئی ثواب کی نیت سے اس رات مذکورہ بالا افعال میں سے کچھ کرتا ہے تو وہ بدعت کا مرتکب ہے اور بدعتی کا دین میں کچھ حصہ نہیں :

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَا لَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِيْ النَّارِ))

’’ (دین میں) ہر نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوذخ میں لے جانے والی ہوتی ہے‘‘

صحيح جامع الصغير(١٣٥٣)وابو داؤد(٤٦٠٧) والنسائی (١٥٧٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ))

’’ جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے‘‘

بخاری، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب اثم من آوى محدثا(٧٣٠٦)

کچھ لوگ اپنی سمجھ کے مطابق ایک کام شروع کرتے ہیں اور پھر اسے بطور عبادت وثواب سمجھ کر اس کی ترویج شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ثواب والا عمل وہی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے تصدیق فرمائی ہو اللہ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو خسارے میں ہیں اور ان کے دنیوی زندگی کے تمام تر کام بے کار ہیں حالانکہ ان کا خیال ہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ الکھف(۱۰۳۔۱۰٤)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کی پیروی اور بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ وعشر وصدقہ فطر

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾.

''جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اُس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں (وہ اچھا نہیں) بلکہ اُن کیلئے بُرا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر اُن کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔''

[آل عمران: ۱۸۰]

تمہیدی کلمات:

لغت میں زکوٰۃ کے معنی پاک ہونا، بڑھنا، نشوونما پانا اور اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد کہ سال گزرنے پر ہر صاحبِ نصاب مسلمان اپنے مال میں سے شریعت کی مقرر کی ہوئی مقدار کے مطابق زکوٰۃ نکالے اور مستحق لوگوں میں دے دے۔ زکوٰۃ مال پاک کرتی ہے اور اللہ اپنے فضل سے اس میں خیر و برکت عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب سے نوازتا ہے۔

اس مقام پر ہم زکوۃ کے متعلق تین چیزیں بیان کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱.....زکوۃ دینے کے فوائد

۲.....زکوۃ نہ دینے کے نقصانات

۳.....زکوۃ کے چند اہم مسائل

زکوۃ کی ادائیگی کے چند فوائد

جنت میں لے جانے والا عمل ہے

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

«أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَبٌ مَالَهُ، تَعْبُدُ اللّٰهَ، وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ»

''ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ یہ آخر کیا چاہتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (تو یاد رکھو) اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔''

بخاری، الزکوۃ، باب وجوب الزکاۃ (۱۳۹۶) ومسلم (۱۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو جنت میں داخلے کا یہ فارمولا بتایا تو اس نے کہا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَأَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَذَا»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان عملوں پر کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

بخاری، الزکوۃ، باب وجوب الزکاۃ (۱۳۹۷) ومسلم (۱٤) ابن منده (۱۲۸) أحمد (۸۵۲۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ

«اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ»

''اپنے رب سے ڈرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

ترمذی، الجمعة، باب منه (٦١٦) مسندأحمد (٥/ ٢٥١) مستدرك حاكم (١/ ٩١) الصحيحة (٨٦٧) صحيح

زکوۃ وخیرات مال اور اجروثواب میں اضافے کا باعث ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾

[الروم: ۳۹]

''اور جو تم زکوۃ دیتے ہو اور اس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجبِ برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔‘‘

صدقہ وزکوۃ سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ».

’’صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتے ہیں۔‘‘

مسلم، البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع (٢٥٨٨)و الترمذی (٢٠٢٩)و ابن خزيمة (٢٤٣٨) وابن حبان (٣٢٤٩٨) دارمی (١٦٧٦)

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ»

’’تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمھیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد کر لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقے سے بندے کے مال میں کمی نہیں آتی اور جس بندے پر بھی ظلم کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت وشرف میں مزید بڑھا دیں گے اور جس بندے نے بھی سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیں گے۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحيح الترغيب، الصدقات، باب الترغيب فى الصدقة والحث عليها وما جاء فى جهد المقل ومن تصدق بما لا يحب(٨٦٩)و الترمذى(٢٣٢٥) صحيح

زکوۃ مال کا شر ختم کر دیتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

«قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أَدَّى الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ»

''ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے اگر آدمی اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو یقیناً اس سے اس (مال) کا شر چلا گیا۔''

مستدرک حاکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ»

''جب تو اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دے تو یقیناً تو نے خود سے اس کا شر دور کر دیا۔''

صحيح الترغيب (٧٤٣) ابن خزيمة (٤/ ١٣) حاكم (١/ ٣٩٠) حسن لغيره

زکوۃ اموال کی حفاظت کا باعث ہے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ»

''زکوۃ کے ذریعے اپنے اموال محفوظ کرو۔''

صحيح ترغيب ، الصدقات، باب الترغيب فى أداء الزكوة وتأكيد وجوبها (٧٤٤) شعب الإيمان (٣٥٥٧) حسن لغيره

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکوۃ ادا کرنے والا صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

«جَآءَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّیْ شَهِدْتُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ»

''قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا، بلاشبہ میں نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں نے پانچوں نمازیں ادا کیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا اور زکوۃ ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسی عمل پر فوت ہوا وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

صحيح الترغيب ، الصدقات، باب الترغيب فى أداء الزكوة وتأكيد وجوبها (٧٤٩) وابن خزيمة (٢٢١٢)و ابن حبان (٣٤٢٩) صحيح

زکوۃ وخیرات گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

«قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ . قَالَ : إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِیْءٌ فَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَ جَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ» .

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آپ لوگوں میں کس کو یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا میں اس طرح یاد رکھتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے بیان پر جرأت ہے۔ اچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) انسان کی آزمائش (فتنہ) اس کے خاندان اولاد اور پڑوسیوں میں ہوتی ہے اور نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا اس فتنے کا کفارہ بن جاتی ہیں۔''

بخاری، الزکوة ، باب الصدقة تكفر الخطيئة (١٤٣٥)و مسلم (١٤٤)و ترمذی (٢٢٥٨) وابن ماجه (٣٩٥٥) وابن حبان (٥٩٦٦)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا تُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ» .

''صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو مٹا دیتا ہے۔''

ترمذی ، الإيمان، باب ماجاء فی حرمة الصدقة (٢٦١٦) صحيح

صدقہ وخیرات سے رب کا غضب ختم ہو جاتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ»

''بلاشبہ صدقہ پروردگار کا غضب ختم کر دیتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلسلة الصحيحة (١٩٠٨) صحيح

صدقہ روز قیامت مومن پر سایہ کرے گا

مرثد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

«إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ»

''بلاشبہ روز قیامت مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا۔''

أحمد (٤/ ٢٣٣) صحيح

زکوۃ نہ دینے کے نقصانات

زکوۃ ادا نہ کرنے والے کو اس کے مال کا طوق پہنایا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾.

[آل عمران: ١٨٠]

'' جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اُس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں (وہ اچھا نہیں) بلکہ اُن کیلئے بُرا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر اُن کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِلِهْزِمَتَيْه ـ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ـ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ ، أَنَا كَنْزُكَ»

''جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ جیسے سانپ کے ہوتے ہیں پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔''

بخاری، الزکوة ، باب إثم مانع الزکوة (۱٤۰۳)والنسائی (۲٤۸٤) ومسندأحمد (۹۹۵۱)

مانع زکوۃ کو روز قیامت اسی کے خزانے سے داغا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ * يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾. [التوبة: ۳٤۔۳۵]

''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذابِ الیم کی خوشخبری سنا دو۔۳۴۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔''

زکوۃ روک لینا علامت کفر وشرک اور موجب ہلاکت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾. [حم سجدة: ٦۔٧]

''اور مشرکوں پر افسوس ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل نہیں۔''

زکوۃ ادا نہ کرنے والے ملعون ہیں

مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«آكِلُ الرِّبَا وَمُوْكِلُهُ وَشَاهِدَاهُ إِذَا عَلِمَاهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُؤْتَشِمَةُ وَ لَاوِي الصَّدَقَةِ..... مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''سود کھانے والا، اس کا کھلانے والا، اس کے دونوں گواہ جبکہ انھیں اس کا علم ہو، بال گوندھنے والی، بال گندوانے والی اور صدقہ وزکوۃ کو ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا..... زبان محمد کے مطابق روز قیامت ملعون ہوں گے۔''

صحيح الترغيب ، الصدقات، باب الترهيب من منع الزكوة وم جاء فى زكاة الحلى (٧٥٧)و ابن خزيمة (٤/ ٩)وابن حبان (٣٢٤١) حسن

زکوۃ روکنے والوں کے لیے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى النَّارِ» .

''زکوۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔''

صحيح الجامع الصغير (٥٨٠٧)و صحيح الترغيب والترهيب، الصدقات، باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الترهيب من منع الزكاة وما جاء فی زكاة الحلی (٧٦٢) حسن صحيح

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کو قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ»

''جن لوگوں نے اپنے اموال کی زکوۃ روک لی ان کے لیے آسمان سے بارش روک دی گئی۔''

صحيح الترغيب والترهيب، الصدقات، باب الترهيب من منع الزكاة وما جاء فی زكاة الحلی (٧٦٤) حسن صحيح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَلَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ».

''جنھوں نے زکوۃ روک لی ان سے بارش روک دی گئی۔''

صحيح الترغيب والترهيب، الصدقات، باب الترهيب من منع الزكاة وما جاء فی زكاة الحلی (٧٦٥) صحيح

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ»

''زکوۃ روکنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی سے دوچار کر دیتے ہیں۔''

صحيح الترغيب والترهيب، الصدقات، باب الترهيب من منع الزكاة وما جاء فی زكاة الحلی (٧٦٣)و مستدرك حاكم (٢/ ١٢٦) صحيح

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قتال کیا جائے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد زکوۃ کا انکار کرنے والوں کا کہنا تھا کہ زکوۃ لینا صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص تھا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾. [التوبہ:۱۰۳]

''اُن کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم اُن کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا اُن کیلئے موجبِ تسکین ہے۔''

اور تطہیر، تزکیہ اور دعا جو پیغمبر کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس دوراز کار تاویل کی تردید کی اور ان کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔

اسی طرح بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهِ »

''جو شخص حصول ثواب کی نیت سے زکوۃ ادا کرے گا س کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے زکوۃ روک لی تو ہم زبردستی وصول کریں گے اور اس کا مزید کچھ مال بھی (جرمانے کے طور پر ضبط کرلیں گے)۔''

صحيح أبي داود، الزكوة، باب زكاة السائمة (۱۳۹۳) ونسائي (۲٤٤٤) حسن

زکوہ کے چند اہم مسائل

زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط

1 مسلمان ہونا: غیر مسلم پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

2 نصاب کا مالک ہونا: یعنی اتنے مال و اسباب کا مالک ہونا جس پر شریعت نے زکوٰۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب قرار دی ہے۔

3 **عاقل ہونا:** یعنی انسان عقل مند ہو اور جو عقل اور سمجھ سے محروم ہو، دیوانہ اور مجنون ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

4 **بالغ ہونا:** زکوٰۃ کے وجوب کی ایک شرط بالغ ہونا بھی ہے اس لیے نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

5 **مقروض نہ ہونا:** کسی شخص کے پاس بقدر نصاب مال ہے لیکن اس پر دوسروں کا قرضہ بھی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ البتہ اگر قرض کی مقدار منہا کرنے کے بعد بھی بقدر نصاب مال باقی رہے تو اس صورت میں باقی مال میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

6 **مال پہ پورا سال گزرنا:** بقدر نصاب مال کا مالک ہونے کے ساتھ ہی زکوٰۃ واجب نہیں ہو جاتی بلکہ اس پر ایک پورا سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

7 **نصاب کا ضرورت اصلیہ سے زائد ہونا:** وجوب زکوٰۃ کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آدمی کے پاس جو مال ہے وہ اس کی بنیادی ضروریات سے زائد ہو۔ جیسے کھانا پینا، لباس، رہنے کا مکان، پیشہ ور آدمی کے اوزار اور مشینیں وغیرہ، سواری کا گھوڑا، سائیکل، موٹر سائیکل وغیرہ اور گھرداری کا سامان یہ ساری چیزیں ضرورت اصلیہ میں شمار ہوں گی اور ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کی شرائط

زکوٰۃ صحیح طور پر ادا ہونے کی چند شرائط ہیں۔ یہ شرائط موجود ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔

1 **مسلمان ہونا:** زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے والا مسلمان ہو اگر کوئی غیر مسلم زکوٰۃ ادا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کرنا: یعنی زکوٰۃ نکالتے وقت یا مستحق کو دیتے وقت یہ نیت اور ارادہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ دی جارہی ہے لیکن جسے دی جارہی ہے اسے بتانا ضروری نہیں ہے۔

3 مالک بنانا: زکوٰۃ ادا کرتے وقت، زکوٰۃ لینے والے کو اس کا مالک بنانا۔

4 مقررہ مدّوں میں خرچ کرنا: زکوٰۃ صرف ان مدّوں میں خرچ کی جائے جو قرآن میں بیان کی گئی ہیں۔ان کے سوا کسی دوسری مدّ میں زکوٰۃ خرچ کی گئی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سونے چاندی اور زیورات کی زکوٰۃ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تیرے پاس دوسو (۲۰۰) درہم ہوں اور ان پر پورا سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جب تیرے پاس بیس (۲۰) دینار نہ ہوں یا ان پر پورا سال نہ گزرا ہو تو تجھ پر کوئی چیز نہیں، جب بیس دینار ہوں تو نصف دینار زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ (سونا یا چاندی) ہوگا تو اسی حساب سے زکوٰۃ ہوگی یعنی ان میں سے بھی چالیسواں حصہ نکال لیا جائے گا۔خواہ ایک درہم یا ایک دینار ہی زیادہ ہوا ہو۔'' صحیح ابی داؤد (۱۳۹۱)

فائدہ:

موجودہ وزن کے مطابق بیس دینار ساڑھے سات (۷:۵۰) تولے یعنی ستاسی (۸۷) گرام اور دوسو درہم ساڑھے باون (۵۲:۵۰) تولے یعنی چھ سو بارہ (۶۱۲) گرام کے برابر ہے۔معلوم ہوا کہ سونا اگر ساڑھے سات تولہ سے کم ہو تو کوئی زکوٰۃ نہیں اگر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ ہے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر کسی کے پاس سونا ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ دیتے وقت فی تولہ سونے کی قیمت معلوم کر لی جائے اور جتنی رقم ہو اس میں سے اڑھائی فیصد (فی ہزار ۲۵ روپے) کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دے۔ اسی طرح چاندی اگر ساڑھے باون تولہ سے کم ہے تو زکوٰۃ نہیں اتنی یا زیادہ ہے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ روپوں کی صورت میں بھی اڑھائی فیصد ادا کرنا ہوگی۔

موجودہ کاغذی کرنسی کی زکوٰۃ

عہد رسالت میں سونا، چاندی ہی کرنسی تھی جب کہ عصر حاضر میں کاغذی روپے بطور کرنسی استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا روپے کی تمام مالیت کو چاندی کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کریں گے کیونکہ اس سے غرباء و مساکین کو زیادہ نفع ہوتا ہے یعنی جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس سے زیادہ کے برابر رقم موجود ہے اس پر اڑھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہے۔

مالِ تجارت کی زکوٰۃ

آلات تجارت پر کوئی زکوٰۃ نہیں جب کہ سامانِ تجارت پر زکوٰۃ ہے۔ جس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو چاہیے کہ اس کے پاس جتنا بھی سامانِ تجارت موجود ہے اس کی قیمت لگا لے پھر اپنی نقدی کو اس میں جمع کر لے۔ اگر کسی کو کچھ بطور قرض دی ہو اور اس کے ملنے کی بھی امید ہو تو اسے بھی شمار کر لے اور اگر کسی کا قرض دینا ہو تو بقدر قرض رقم الگ کرے پھر جو باقی ہو اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے (۴۰واں) حصہ زکوٰۃ ادا کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کی زکوٰۃ

دوسرے اموال کی طرح جانوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جو ان کی زکاۃ نہیں دیتا روز قیامت یہ جانور اس کو اپنے پاؤں تلے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے۔

صحیح بخاری،الزکاۃ(١٤٦٠)

وہ جانور جن پر زکوٰۃ ہے وہ اونٹ، گائے،بھینس اور بکری،بھیڑاور دنبہ ہیں۔مویشیوں میں زکوٰۃ کی دوشرطیں ہیں۔

١....نصاب کو پہنچنے کے بعد سال گزر جائے۔

٢....سال کا اکثر حصہ ان کی پرورش جنگلوں، پہاڑوں،صحراوں اور سبزے کے میدانوں میں چرنے سے ہوتی ہو۔اگر ان کی پرورش چارہ ڈال کر ہوتی ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ہاں اگر یہ جانور بطور تجارت استعمال ہوتے ہوں تو ہر سال ان کی قیمت کا اندازہ کر کے اڑھائی فیصد زکاۃ ادا کی جائے گی۔یہی طریقہ جانوروں کے فارموں وغیرہ کی زکاۃ کا ہوگا۔نیز گھوڑوں،گدھوں اور خچروں ..وغیرہ میں زکاۃ نہیں ہے۔

اونٹوں کی زکوٰۃ

پانچ سے کم اونٹوں میں زکاۃ نہیں ہے۔پانچ سے نو اونٹوں تک ایک بکری زکاۃ ہے۔ اسی طرح دس سے چودہ تک دو بکریاں۔پندرہ سے انیس تک تین بکریاں۔اور بیس سے چوبیس اونٹوں تک چار بکریاں زکاۃ میں لی جائیں گی۔

٢٥ سے ٣٥ اونٹوں تک (ایک سالہ اونٹنی)

٣٦ سے ٤٥ اونٹوں تک دوسالہ اونٹنی

٤٦ سے ٦٠ تک تین سالہ اونٹنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۱ سے ۷۵ اونٹوں تک چار سالہ اونٹنی

۷۶ سے ۹۰ اونٹوں تک دو اونٹنیاں دو سالہ

۹۱ سے ۱۲۰ تک دو اونٹنیاں تین سالہ

۱۲۰ سے آگے ہر چالیس میں ایک اونٹنی دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین سالہ اونٹنی زکاۃ ہوگی۔

صحیح بخاری،الزکاۃ(۱٤٥۳)

گائے کی زکوٰۃ

تیس سے کم گایوں میں زکاۃ نہیں۔اور ہر تیس گایوں میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو)اور ہر چالیس گایوں میں سے ایک مُسِنّہ (دو سال سے زیادہ کا نر یا مادہ جس کا سامنے کا دانت گر چکا ہو) زکاۃ ہے۔ ابو داؤد،الزکاۃ(۱۵۷۸)

بکریوں کی زکوٰۃ

چالیس سے کم بکریوں میں زکاۃ نہیں ہے۔ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے۔ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں،دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ہیں،اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکاۃ پڑے گی۔صحیح بخاری،الزکاۃ(۱٤٥٤)

گندم، چاول، کپاس..... وغیرہ میں عشر (زکوٰۃ)

زمینی پیداوار میں سے زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے' اسے عشر کہتے ہیں۔اس کا نصاب پانچ وسق ہے ،وسق کے وزن میں اختلاف ہے ۔۱۔برصغیر کے علماء وسق کا وزن بیس من کہتے ہیں۔۲۔حافظ محمد گوندلوی صاحب پندرہ من تیس کلو کہتے ہیں۔۳۔استاد محترم حافظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبد السلام بھٹوی صاحب فرماتے ہیں کہ احتیاط اسی میں ہے کہ جب کوئی جنس پندرہ من کو پہنچ جائے تو اس میں سے عشر ادا کیا جائے۔ یعنی ۱۵ من سے بیسواں حصہ جب بیس من سے تجاوز کر جائے تو ہر بیس من پر ایک من ادا کیا جائے گا۔

گندم، کپاس، چاول، گنا، مکئی، سورج موکھی، چنے، سرسوں، دالیں.....وغیرہ اگر (۱۵ من) سے کم ہیں تو عشر نہیں اگر زیادہ ہے تو عشر واجب ہے۔

اگر زمین بارانی ہے یعنی بارش، قدرتی چشموں وغیرہ سے سیراب ہوتی ہے۔ اور اس پر کچھ خرچ نہیں ہوتا تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ (عشر) ادا کیا جائے۔ اگر زمین غیر بارانی ہے یعنی نہری ہے جس کی سیرابی پر آبیانہ وغیرہ کی صورت میں اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں یا ٹیوب ویل کے ذریعے سے اسے سیراب کیا جاتا ہے تو اس سے نصف عشر (بیسواں حصہ یعنی بیس من میں سے ایک من) ادا کیا جائے گا اس کی بنیاد اس حدیث پر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اُس پیداوار میں جسے آسمان (یعنی بارش) یا (قدرتی) چشمے سیراب کریں یا وہ زمین نمی والی ہو (یعنی نہر اور دریا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اس میں اتنی نمی رہی ہو کہ اسے پانی دینے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے) عشر (دسواں حصہ) ہے اور جسے ڈال (یا ٹیوب ویل وغیرہ) سے سیراب کیا جائے۔ اس میں نصف عشر (۲۰ واں حصہ) ہے۔'' صحیح بخاری (۱۴۸۳)

صدقۃ الفطر (فطرانہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ روزہ دار (دورانِ روزہ کی ہوئی) لغو اور فحش حرکات سے پاک ہو جائے اور مساکین کو کھانے کا سامان مل سکے۔ ابوداؤد (۱۶۰۹) حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے، بوڑھے سب پر صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجوروں سے ایک صاع جو سے اور اس کے متعلق حکم دیا ہے کہ یہ فطرانہ نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔'' صحیح بخاری (۱۵۰۳)

نوٹ: فطرانہ موجودہ خوراک گندم، چاول..... وغیرہ سے ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو یا دو کلو ۱۰۰ گرام) ہے جو گھر کے تمام افراد پر فرض ہے۔ بہتر یہی ہے کہ فطرانہ میں جنس دی جائے نہیں تو اس کے مطابق قیمت دے دی جائے۔

زکوٰۃ، عشر، صدقات و خیرات دینے کی جگہیں

زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر..... وغیرہ کہاں خرچ کیے جائے۔ اور یہ کن کن پر خرچ کیے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آٹھ مصارف ذکر کیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (سورة التوبة: ٦٠)

''صدقات (زکوٰۃ، عشر...) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور گردن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔''

۱۔ فقراء: ۲۔ مساکین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقراء و مساکین میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن کے مسائل زیادہ اور وسائل کم ہوں مثلاً محتاج یا کثیر العیال تنگدست، اپاہج یا معذور یا دائمی مریض، زلزلہ وسیلاب سے متأثر یا کسی حادثہ کے شکار لوگ..... وغیرہ۔ علاوہ ازیں اس ضمن میں علوم دینیہ سے تعلق رکھنے والے طلباء وعلماء جو متعفف ذہن رکھتے ہوں بھی شامل ہیں جیسا کہ (سورۃ البقرہ:۲۷۳) اور صحیح بخاری (۴۵۳۹) میں وضاحت موجود ہے۔

۳۔ عاملین

سرکاری اہل کار یا جماعتی کارکن جو زکوٰۃ وصدقات کی وصولی پر مامور ہوں اگرچہ وہ خود غنی ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۔ مؤلفة القلوب

تالیف قلب (دل جوئی) کے لیے کسی کو کچھ دینا یعنی جو اسلام کی طرف مائل ہو اسے کچھ دینا تاکہ مکمل اسلام میں داخل ہو جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک بکروں کا ریوڑ دے دیا تھا۔ مسلم (۲۳۱۲)

۵۔ گردن چھڑانا

غلاموں وقیدیوں کو آزاد کروانے میں خرچ کرنا

۶۔ غارمین

مقروض شخص یا کسی چٹی کا شکار آدمی کو بھی زکوٰۃ وغیرہ دی جا سکتی ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ

اس مصرف میں وہ تمام افراد شامل ہیں جو دنیا میں غلبہ اسلام کے لیے کسی بھی طریقے سے جہاد وقتال کے عمل میں مصروف ہوں۔ وہ .....غنی بھی ہوں تب بھی ان پر مالِ زکوٰۃ صرف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح سامانِ حرب وضرب خریدنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے قومی دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ وعشر کا مال دینا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے سہل بن ابی حثمہ کے قتل کے سلسلہ میں فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لیے زکوٰۃ کے سو اونٹ خرچ کیے تھے۔ احکام القرآن لابن العربی (۹۵۷/۲)

بعض ''فی سبیل اللہ'' سے عموم مراد لیتے ہیں کہ تمام وہ نیکی کے کام جن میں اللہ کی رضا ہو اس لفظ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ نیز حج کے لیے کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ابو لاس رضی اللہ عنہ سے معلقاً منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سفر حج کے لیے زکوٰۃ سے اونٹ عطا فرمائے۔

صحیح بخاری تعلیقا فی الزکاۃ باب (۴۹)

۸۔ ابن السبیل (مسافر)

اگر کوئی مسافر دوران سفر امداد کا مستحق ہو گیا ہو تو خواہ وہ اپنے گھر اور وطن میں صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہو زکوٰۃ کی رقم سے اس کی امداد کی جائے گی۔

وہ لوگ جنہیں زکوٰۃ نہیں دینی چاہئے

سات قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

1..... ماں باپ کو اوپر تک یعنی دادا، دادی، نانا، نانی اور پھر ان کے ماں باپ کو اوپر تک۔

2..... اولاد کو نیچے تک: یعنی بیٹا، بیٹی۔ ان کی اولاد پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی..... نیچے تک۔

3 ..... اپنے شوہر کو۔ لیکن اگر شوہر زکاۃ کے مصارف میں آتا ہو تو بیوی اپنے ذاتی مال سے زکاۃ دے سکتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لائیں، اجازت ملنے پر رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقہ کا حکم دیا تھا، اور میرے پاس بھی کچھ زیور ہے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر (میرے شوہر) ابن مسعود رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا یہ خیال ہے کہ وہ اور ان کی اولاد اس صدقہ کے ان (مساکین) سے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔ تیرا شوہر اور اس کی اولاد تیرے صدقے کی زیادہ مستحق ہے۔''

صحیح بخاری (۱٤٦۲)

4.....اپنی بیوی کو۔5.....بنو ہاشم کو۔6.....غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

7.....صاحب نصاب آدمی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

چند اور مسائل

① صاحب نصاب سال مکمل ہونے سے پہلے پیشگی زکوٰۃ بھی دے سکتا ہے۔

② گھر اور فیکٹری میں کام کاج کرنے والے افراد کو خدمت کے معاوضے اور تنخواہ میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، ہاں فقیر و مسکین ہے تو الگ سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

③ زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ ضروری نہیں کہ مستحق کو بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔

④ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اختیار ہے چاہے وہ چیز ادا کرے جس پر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے یا اس کی قیمت ادا کرے ہر حال میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

⑤ جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو زکوٰۃ دینے کا دوگنا اجر ہے ایک زکوٰۃ دینے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

6 رمضان المبارک نیکیوں کی بہار کا مہینہ ہے اور اس میں ہر عبادت کا اجر بہت زیادہ ہے۔ اس لیے ماہِ رمضان میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

7 سونا چاندی کسی بھی شکل میں ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ عورت کے استعمال کا زیور ہی کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکی اور اسکے فوائد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً، أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَاباً خُضْراً مِّن سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً﴾ (سورۃالکھف:۳۰، ۳۱)

''یقیناً جولوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔ان(نیکی کرنے والوں) کیلئے ہمیشگی کی جنتیں ہیں،ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم وباریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے۔وہاں یہ تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔کیا خوب بدلہ ہے،اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔''

تمہیدی کلمات:

نیکی اور گناہ دو متضاد چیزیں ہیں نیکی کرنے سے یقیناً اجر وثواب ملتا ہے اور گناہ وبال جان بنتا ہے اسی لیے انسان کو نیکی کرنے کا حکم ہے نیکی کیا ہے..؟ اللہ تعالیٰ کی تابعداری میں کیا ہوا ہر کام نیکی ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاس))

صحيح مسلم ، البر والصلة ، باب تفسير البر والاثم ، (٦٥٥٣)

''نیکی حسنِ سلوک کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتا ہے اور اس کا لوگوں کو معلوم ہونا تمہیں برا لگتا ہے۔''

نیکی کا اجر وثواب اللہ کے ہاں خلوص کے اعتبار سے ہے بسا اوقات ایک نیکی پر ایک بسا اوقات ایک نیکی پر دس اور اگر خلوص اور بڑھ جائے تو ایک نیکی پر سات سو گنا اللہ تعالیٰ اجر عطا فرما دیتے ہیں۔ارشاد باری ہے:

﴿مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾

''جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔'' (سورة القصص:٨٤)

﴿مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (سورة الانعام:١٦٠)

''جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کا دس گنا (زیادہ بدلہ) ملے گا۔''

اس مقام پر نیکیوں کے چند دنیوی اور اخروی فوائد کا ذکر کیا جائے گا تاکہ آدمی زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے اللہ کے ہاں معزز بن سکے۔

نیکی کرنے میں خود انسان ہی کا فائدہ ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا﴾ (سورة الاسراء:٧)

''اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کیلئے (کرو گے) اور اگر تم نے برائیاں کیں تو اپنے ہی لیے (نقصان کرو گے)۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاء فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾

(حم السجدة:٤٦)

''جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کیلئے (کرے گا) اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔''

نیکیوں کے چند ایک فوائد

۱.....نیکی کرنے والوں کو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورة الاعراف:٥٦)

''بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔''

۲ ..... نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہ ہوگا

ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورة االتوبة:١٢٠)

''بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتے۔''

۳.....نیکی کرنے والوں سے دنیا اور آخرت میں نیک سلوک ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِّلَّذِيْنَ أَحْسَنُواْ فِيْ هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ○ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآؤُونَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة النحل:٣٠، ٣١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جن لوگوں نے بھلائی کی ان لوگوں کیلئے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے،اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے،اور وہ کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے(وہاں) ہمیشگی والے باغات ہیں جہاں وہ جائیں گے اور جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ،جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کیلئے موجود ہوگا۔ پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔''

﴿وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاؤُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى﴾

''اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تاکہ اللہ تعالیٰ برے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔'' (سورة النجم:٣١)

۴.....نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنفِقُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُواْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (سورة البقرة:١٩٥)

''اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور احسان کیا کرو۔اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

﴿إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ﴾ (سورة النحل:١٢٨)

''یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔''

﴿وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ﴾ (سورة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشوریٰ:۲۳)

''جو شخص نیکی کرے ہم اس کیلئے اس کی نیکی میں اور حسن بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔''

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران۱۳٤)

(جنت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔

۵.....نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (هود:۱۱٤)

''دن کے دونوں سروں (یعنی صبح وشام) میں نماز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَاوَخَالِقِ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ اس کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، (۱۹۷۸)وقال حدیث حسن صحیح

۶.....نیک لوگ ہی جنت اور پاکیزہ زندگی حاصل کریں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾ (سورة النحل:۹۷)

''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن بالایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور عطا کریں گے۔''

۷.....نیکیاں کرنے والے ظلم سے محفوظ

﴿ ومن يعمل من الصلحت من ذكر وانثى وهو مومن فأو لئك يدخلون الجنة لايظلمون نقيرا ﴾ (النساء: ۱۲٤)

''جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرہ کے برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔''

۸.....نیکیاں کرنے والوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم

﴿ ان المسلمين والمسلمات والمومنين والمومنات والقنتين والقنٰتٰت والصديقين والصدقت والصبرين والصبرت والخشعين والخشعت والمتصدقين والمتصدقت والصا ئمين والصئمت والحفظين والحفظت والذكرين الله كثيرا والذكرٰت اعد الله لهم مغفرة واجر عظيما﴾ (الاحزاب:۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں، فرمابرداری کرنے والے مرد اور فرمابرداری کرنے والی عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنے نفس کی نگہبانی کرنے والے مرد اور اپنے نفس کی نگہبانی کرنے والی عورتیں، باکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور باکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کیلئے اللہ تعالی نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔‘‘

۹.....چند نیکیاں اور ان کا ثواب

۱.....تقویٰ ایک نیکی ہے جس پر اللہ تعالیٰ انسان کو بہت زیادہ دنیاوی واخروی فوائد دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ، وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾.

(الطلاق:۲۔۳)

’’اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج ومحن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔‘‘

۲.....بازار جاتے ہوئے دعا پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

ترمذی، الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق (۲۴۲۸) صحیح

۳.....عیادت کرنے سے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں ملتی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ))

''جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض (۹۶۹) وابوداؤد (۳۰۹۸) صحیح

۴.....تین بار قل ھواللہ احد پڑھنے سے ایک قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ)) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ ((قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ)) تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ))

''سورۃ اخلاص کا تہائی قرآن کے برابر ثواب ہے اور سورۃ الکافرون کا چوتھائی قرآن کے برابر ثواب ہے''

صحیح الجامع الصغیر (٤٢٨١) والصحیحة (٥٨٨)

حضرت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ))

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)''

بخاری، تفسیر القرآن، باب فضل قل ھو اللہ احد (٥٠١٥) ومسلم (٨١١)

۵.....نماز تحفہ معراج ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس فرض کیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پانچ تک تخفیف کر دی' لیکن ساتھ ہی فرمادیا، ہماری بات میں تبدیلی نہیں ہوگی' تیری امت پانچ پڑھے کی اور میں اللہ ثواب پچاس کا عطا کروں گا۔

(صحیح بخاری(۳۴۹)

آپ اندازہ لگائیں کتنی نیکیوں والا عمل نماز ہے جیسے ہم نظر انداز کر رہے ہیں، ایک مثال سے سمجھتے ہیں اگر ایک آدمی نماز عصر پڑھتا ہے تو ایک نماز پڑھنے پر اسے دس نمازوں کا ثواب، اور اگر وہ باجماعت پڑھتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ستائیس (۲۷) گنا ثواب ملے گا' ترمذی (۲۱۵) اور نماز عصر کے متعلق فرمان نبوی ﷺ ہے کہ جو نماز عصر کو باجماعت پڑھے گا اسے دوہرا اجر ملے گا' مسلم (۲۹۲) یعنی چوون کا، اب آپ حساب لگائیں کہ نماز عصر باجماعت پڑھنے والے کو کتنا اجر ملے گا' پہلے ایک کے بدلے دس پھر دس کو ضرب دیں چوون سے تو صرف ایک نماز کی وجہ سے روزانہ انسان کے نامہ اعمال میں پانچ سو چالیس (۵۴۰) نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اور اسی طرح اگر نماز میں انسان ہر رکعت کے اندر خواہ وہ اکیلا ہے یا امام کے پیچھے ہے سورت فاتحہ پڑھتا ہے تو دیکھو کتنی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں جاتی ہیں۔ سورت فاتحہ کی سات (۷) آیات، پچیس (۲۵) کلمات اور ایک سو تیرا (۱۱۳) حروف ہیں۔ تفسیر ابن کثیر (۱/ ۳۲) اگر (۱۱۳) کو دس سے ضرب دیں تو (۱۱۳۰) بنے گویا اگر آدمی ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھتا ہے تو صرف اسی کی وجہ سے اسے (۱۱۳۰) نیکیاں ملتیں ہیں اور اگر چار رکعتیں ہوں تو چار ہزار پانچ سو بیس (۴۵۲۰) نیکیاں صرف ایک نماز میں سورت فاتحہ کی وجہ سے اسے ملیں گیں اور اگر ایک دن کے صرف فرائض کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گنیں تو کل ایک دن میں (۱۷) فرائض آدمی پڑھتا ہے اور صرف فرائض کی وجہ سے اسے ایک دن میں ایک لاکھ نو ہزار دو سو دس (۱۹۲۱۰) نیکیاں ملتی ہیں۔

نیک بندوں کی اللہ ہمیشہ قدر کرتا ہے

جیسا کہ ایک نیک آدمی کی دیوار سیدھی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ مزدور دو پیغمبر بھیج دیئے اس بات کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے واقعہ میں بیان کیا ہے۔

﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً﴾

''اور وہ جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی (جو) شہر میں (رہتے تھے) اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا اور ان کا باپ ایک نیک بخت آدمی تھا تو تمہارے رب نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور (پھر) اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ تمہارے رب کی مہربانی ہے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے یہ ان باتوں کا راز ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے''

[الکھف:۸۲]

ہمیشہ نیک عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے

جیسا کہ اللہ کے پیغمبر سلیمان علیہ السلام نے کی تھی ایک مرتبہ حضرت سلیمان حفظہ اللہ استسقاء، بارش کی دعا کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک چیونٹی اُلٹی لیٹی ہوئی اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے دعا کر رہی ہے کہ اے اللہ! ہم بھی تیری مخلوق ہیں پانی برسنے کی محتاجی ہمیں بھی ہے۔ اگر پانی نہ برسا تو ہم ہلاک ہو جائیں گی یہ دعا چیونٹی کی سن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کر حضرت سلیمان ﷺ نے لوگوں میں اعلان کیا کہ لوٹ چلو۔ کسی اور ہی کی دعا سے تم پانی پلائے جاو گے۔ حضرت سلیمان ﷺ چونکہ جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے اس بات کو بھی سمجھ گئے اور بے اختیار ہنسی آ گئی۔ اور اللہ سے دعا کرنے لگے اے اللہ! مجھے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جس سے تو خوش ہو اور جب میری موت آئے تو مجھے اپنے نیک بندوں اور بلند رفیقوں میں ملا دینا جو تیرے دوست ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے

﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكاً مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ﴾

[النمل:١٩]

”تو وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے الٰہی! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اُن کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نیکی پر تعاون کیجئے

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (المائدۃ:۲)

''اور نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کی تابعداری میں کیا ہوا ہر کام نیکی ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور اسی طرح اللہ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی میں کیا ہوا ہر عمل گناہ ہے' خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اللہ کا بندوں کو حکم نیکی پر تعاون اور برائی سے رہنے کا ہے۔

نیکی کی تعریف:

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِمَا يَحِلُّ لِي، وَيُحَرَّمُ عَلَيَّ، قَالَ: فَصَعَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَوَّبَ فِيَّ النَّظَرَ، فَقَالَ: الْبِرُّ مَا سَكَنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَلَمْ يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ وَقَالَ: لَا تَقْرَبْ لَحْمَ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا ذَا نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بتایئے کہ کون سی چیزیں میرے لیے حلال اور کون سی چیزیں حرام ہیں ؟ نبی ﷺ نے سر اٹھا کر مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور فرمایا کہ نیکی وہ ہوتی ہے جسے کر کے نفس کو سکون اور دل کو اطمینان نصیب ہو اور گناہ وہ ہوتا ہے جس میں نفس کو سکون ملتا ہے اور نہ ہی دل کو اطمینان، اگرچہ مفتی فتوے دیتے رہیں، اور فرمایا پالتو گدھوں کے گوشت اور کچلی سے شکار کرنے والے کسی درندے کے قریب بھی نہ جانا۔

مسند احمد: ۱۷۷٤۲، صحیح

تعاون کرنا اللہ کی سنت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ

اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیز گاری کی نیت سے نکاح کرے۔

ترمذی، فضائل الجهاد، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ، ۱٦٥٥، حسن

تعاون کرنا مومن کی صفت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَاءِ هِ

مسلمان، مسلمان کے لیے آئینہ ہے اور مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کہ اس کے نقصان کو روکتا ہے اس سے، اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کا دفاع کرتا ہے۔

ابو داؤد:الادب بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ وَالْحِيَاطَةِ، ٤٩١٨، حسن

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ

مومن (دوسرے) مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈال کر بتلایا

بخاری، الصلاة، بَابُ تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ فِي المَسْجِدِ وَغَيْرِهِ، ٤٨١،

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَاءِ رُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى

ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی و شفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

بخاری:الادب بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالبَهَاءِ مِ، ٦٠١١،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جس کے پاس مال نہ ہو، آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود بھی نفع اٹھائے اور خیرات کرے، لوگوں نے کہا اگر یہ بھی میسر نہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا حاجت مند مظلوم کی امداد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا اچھی باتوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔

بخاری:الزكاة بَابٌ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ ١٤٤٥۔

ہجرت مدینہ کے وقت مواخات کا منظر:

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ، وَشَيْئًا مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً، قَالَ: فَمَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا، سعد انصاری کی دو بیویاں تھیں، سعد نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہا کہ میری بیویاں اور مال سب میں سے آدھا آپ لے لیں، انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تم کو تمہارا مال زیادہ کرے اور بیویاں مبارک ہوں، مجھے بازار بتا دو، چنانچہ بازار میں جا کر پنیر اور روغن کی تجارت سے نفع حاصل کیا، چند دنوں کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان کے کپڑوں پر زردی دیکھ کر فرمایا: اے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ یہ کیا بات ہے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کتنے مہر پر، عرض کیا (تقریبا) چار تولہ سونا، اس پر آپ نے فرمایا ولیمہ بھی کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

بخاری، النکاح، بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ: انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا: ۵۰۷۲۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعاون کرنا:

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَهُوَ يَقُولُ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنگ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا، اور مٹی سے آپ ﷺ کے پیٹ کا رنگ چھپ گیا، تھا اور آپ ﷺ فرماتے جاتے تھے، اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور ہم نہ صدقہ دیتے، اور نہ نماز پڑھتے، پس تو ہم پر اطمینان نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں، تو ہمیں ثابت قدم رکھ، بے شک ان لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے، جب یہ کوئی فساد کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی بات میں نہیں آتے۔

بخاری، الجهادو السير، بَابُ حَفْرِ الخَنْدَقِ، ۲۸۳۷،

مسلمان بھائی کیساتھ ہرحال میں تعاون:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

''اپنے بھائی کو مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔''

بخاری:المظالم والغصب بَابٌ: أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، ۲۴۴۳۔

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے بھائی تین دن تک ملیں تو ان کے بارے میں معلوم کرو اگر وہ بیمار ہوں تو بیمار پرسی کرو، اگر مصروف ہوں تو ان کے ساتھ معاونت کرو اگر بھول گئے ہوں تو انہیں یاد دہانی کراؤ۔

احیا علوم الدین:جلد۲/ ۱۷۶۔

تعاون کا عمل اللہ ضائع نہیں کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَاءِ بِ الحَقِّ

ہرگز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، آپ ﷺ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں

بخاری، بدأ الوحی، ۳۔

تعاون پسندیدہ عمل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ۔ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا۔ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ، وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ رَجَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَتَهَيَّأَ لَهُ أَثْبَتَ اللهُ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامِ

''ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ اللہ کا پسندیدہ کون ہے؟ اور اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ فائدے کا باعث ہے، اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تو کسی مسلمان کو دے سکے۔ یا اس سے اس کی تنگی کو دور کر دے، یا اس کا قرض ادا کر دے، یا اس کی بھوک مٹا دے، کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اس کے کام لیے چلنا میرے نزدیک اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں ایک ماہ اعتکاف سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ اور جو شخص اپنے غصے کو پی جاتا ہے، اگر وہ نکالنا چاہتا ہے تو نکال لے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو قیامت کے دن پرامید کر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کے کام کے لیے جاتا ہے یہاں تک کہ وہ کام اس کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس قدم ٹھہر نہیں سکیں گے۔''

المعجم الكبير للطبراني: ١٢٥٣، الصحيحة، ٩٠٥،

اللہ معاف فرما دے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

''جس آدمی نے کسی مومن سے دنیا میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا میں اور آخرت میں آسانی کرے گا اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے اور جو ایسے راستے پر چلا جس میں علم کی تلاش کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ذریعہ جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں

مسلم، الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ :٢٦٩٩۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ

کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھا جب کسی کو تنگ دست پاتا تو اپنے نوجوانوں سے کہتا کہ اس کو معاف کر دو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو بھی معاف کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔

بخاری، البیوع، بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، ٢٠٧٨،

شر پیدا نہ کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ

بعض لوگ بھلائی کی کنجی ہوتے ہیں اور برائی کے لیے تالہ اور بعض لوگ برائی کے لیے کنجی ثابت ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور بربادی ہو اس شخص کے لیے جس کے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں دیں۔

ابن ماجة، افتتاح الكتاب، بَابُ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، ٢٣٧، حسن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

اے ابن آدم اپنی ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا تیرے لیے بہتر ہے اگر تو اس کو روک لے گا تو تیرے لیے برا ہوگا اور دینے کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسلم، الزكاة، بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ: ١٠٣٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کے نقصانات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾

(الاعراف:۹۶تا۹۹)

''اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے اور بچ کر چلتے تو ہم ضرور ان پر آسمان اور زمین سے بہت سی برکتیں کھول دیتے اور لیکن انھوں نے جھٹلایا تو ہم نے انھیں اس کی وجہ سے پکڑ لیا جو وہ کمایا کرتے تھے۔ تو کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آ جائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں۔ اور کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آ جائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ پھر کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہوگئے ہیں، تو اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

گناہ کیا ہے:

ہر وہ کام جس کے کرنے کا اللہ نے اس کے رسول نے حکم دیا ہو وہ نہ کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو گناہ، یا ہر وہ کام جس سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ہو اس کا ارتکاب کریں تو یہ گناہ ہے۔ حدیث شریف گناہ کی ایک جامع تعریف کی گئی ہے

حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہوتا ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات کو ناپسند سمجھو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔''

مسلم، البر والصلة والآداب باب تفسير البر والإثم (١٤)(٦٥٥٣)

گناہ کی سزا کا خوف:

اب گناہ اعلانیہ کرنا اور اس کا اظہار کرنا فخر سمجھا جانے لگا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن اور فاسق وفاجر کی کیفیت اس طرح بیان فرمائی ہے:

عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ

''مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے، گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ کہیں گر نہ جائے، اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کے برابر سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر سے گزرتی ہے، اور وہ ایسے اڑا دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔‘‘

بخاری ، الدعوات باب التوبة ، ٦٣٠٨ ،

گناہوں کے نقصانات

دل کا سیاہ ہونا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن سوال کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو سمندر کی لہروں کی طرح اٹھ آئیں گے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سن کر خاموش ہو گئے میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرا والد بہت اچھا تھا (کہ تم بھی ان کے بیٹے ہو) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ، مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ

’’فتنے دلوں پر ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے کہ جس طرح بوریا اور چٹائی کے تنکے ایک کے بعد ایک ہوتے ہیں جو دل اس فتنہ میں مبتلا ہوگا وہ فتنہ اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ ڈال دے گا اور جو دل اسے رد کرے یعنی قبول کرنے سے انکار کرے گا تو اس کے دل میں ایک سفید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقطہ لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے ایک سفید دل کہ جس کی سفیدی بڑھ کر کوہ صفا کی طرح ہو جائے گی جب تک زمین و آسمان رہیں گے اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا اور دوسرا دل سیاہ راکھ کے کوزہ کی طرح علوم سے خالی ہوگا نہ نیکی کو پہنچانے گا اور نہ ہی بدی کا انکار کرے گا مگر اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا۔''

مسلم: كتاب الإيمان باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، وأنه يأرز بين المسجدين ٢٣١ ﴿١٤٤﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ، زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المطففين:١٤)

''مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔

ابن ماجه، الزهد باب ذكر الذنوب، ٤٢٤٤، حسن

مصیبتوں کا نزول:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ (الشوری: ۳۰)

''تم پر جو مصیبت بھی آئی ہے، تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے، اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔''

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الروم:٤١)

''خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہوگیا، اس کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا، تاکہ وہ انھیں اس کا کچھ مزہ چکھائے جو انھوں نے کیا ہے، تاکہ وہ باز آ جائیں۔''

رزق سے محرومی:

اللہ تعالیٰ نے سورہ القلم میں ایک باغ والوں کا واقعہ بیان کیا ہے۔ ان کا باپ نیک آدمی تھا وہ اپنے باغ میں سے مساکین اور فقراء کو بھی حصہ دیا کرتا اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرتا تھا لیکن جب وہ فوت ہوگیا اس کے بعد اس کے بیٹے اس کے وارث بنے انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ پھل پکنے پر راتوں رات اتار لیے جائیں تاکہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ اور وہ اپنے زعم میں اپنے آپ کو عقل منداور اپنے باپ کو بیوقوف سمجھ رہے تھے کہ اس نے ساری دولت یونہیں لوگوں میں لوٹا دی تھی، چنانچہ جب باغ سے پھل چننے نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جہاں باغ تھا وہاں اب کچھ بھی نظر نہیں آ رہا وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں:

﴿فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ عَسَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (القلم:۲۶ تا۳۳)

’مگر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے ہیں بلکہ ہم محروم رہ گئے ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتیوہ پکار اٹھے پاک ہے ہمارا رب، واقعی ہم گنہگار تھے۔ پھر ان میں سے ہر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا آخر کو انہوں نے کہا افسوس ہمارے حال پر، بے شک ہم سرکش ہو گئے تھے۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں بدلے میں اس سے بہتر باغ عطا فرمائے، ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایسا ہوتا ہے عذاب۔ اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے، کاش یہ لوگ اس کو جانتے۔‘‘

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

’’انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے۔‘‘

مسند احمد:۲۲۳۸۶،

ظالم حکمران گناہوں کے سبب:

یہ بات مشہور ہے جیسی روح ویسے فرشتے

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ حجاج بن یوسف کے لیے بددعا کر رہا ہے فرمانے لگے:

لا تفعل إنكم من أنفسكم أوتيتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایسا نہ کرو یہ تمہارے نفسوں کے اعمال کی وجہ سے ہی تمہیں ملا ہے۔''

پھر فرمانے لگے مجھے خوف ہے کہ اگر حجاج فوت ہوگیا یا اس کو معزول کر دیا گیا تو تمہارے اوپر بندر اور خنزیر جیسی صفات کے لوگ مسلط ہو جائیں گے فرمانے لگے یہ بات مروی ہے:

أن أعمالكم عمالكم وكما تكونوا يولى عليكم

''تمہارے اعمال تمہارے حاکم ہیں جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم مسلط ہوں گے۔''

كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس ١١٤٧،

یہ ایک معروف مقولہ ہے حدیث نبوی نہیں ہے کچھ لوگ اسے حدیث سمجھتے ہیں۔

پانچ گناہ پانچ عذاب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو:

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا

''جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔''

وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ

''اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔''

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا

''اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے۔''

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

''اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں۔''

وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ

''اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔''

ابن ماجه:الفتن باب العقوبات، ٤٠١٩، حسن

گناہوں کا دوسروں پر اثر:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الانفال:۲۵)

''اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔''

جہاز والوں کی مثال:

ہم لوگ لاعلمی میں یہ بات تو کہہ دیتے ہیں کہ جہاں کوئی لگا ہے لگا رہے۔ یا اگر کسی کو کسی برے فعل سے روکا جائے تو جواب یہ ملتا ہے کہ تمہیں اس سے کیا غرض ؟ اپنے گھر کوئی چھج وجائے چھانج وجائے، نہیں گناہوں سے دوسروں کا نہ روکنا بھی عذاب الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔

نعمان بن بشیر، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا:

مَثَلُ القَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ المَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيعًا

''اللہ کی مقرر کردہ حدوں پر قائم رہنے والے اور اس میں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم کی ہے، جس نے ایک جہاز میں قرعہ اندازی کر کے اپنے حصے تقسیم کر لیے، بعض کے حصہ میں بالائی حصہ آیا اور دوسرں کے حصہ میں نیچے کا حصہ، نیچے کے لوگ اوپر والوں کے پاس پانی لینے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہنے لگے کہ اگر ہم اپنے حصہ میں یعنی نچلے حصہ میں شگاف پیدا کر لیتے (تاکہ پانی لینے میں آسانی ہو) اور اوپر والوں کو ہم لوگوں (کی بار بار آمد و رفت سے تکلیف نہ ہو، پس اگر لوگ اس کو چھوڑ دیں اور ان کے ارادے کے مطابق کرنے دیں، تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں، تو خود بھی نجات پائیں، اور سب لوگ نجات پائیں۔''

بخاری، الشرکة باب: هل يقرع فی القسمة والاستهام فيه (۲۴۹۳)

گناہ کا اثر نیک لوگوں پر بھی پڑتا ہے

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن سے روایت کرتی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

''لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہو اس شر سے جو قریب آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کا حلقہ بنا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اس کے برابر یاجوج ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس وقت جبکہ فسق وفجور کی زیادتی ہو جائے گی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری، أحادیث الأنبیاء باب قصة یأجوج، ومأجوج، ٣٣٤٦،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَغْزُو جَيْشٌ الكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

''کعبہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا جب وہ بیدا کھلے میدان میں پہنچیں گے، تو اول سے اخیر تک سب میدان میں دھنسا دیئے جائیں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وہ ابتداء سے انتہا تک دھنسا دیئے جائیں گے جب کہ ان میں بازار ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے آپ نے فرمایا کہ اول سے آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے پھر ان میں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

بخاری: کتاب البیوع باب ما ذکر فی الأسواق، ٢١١٨،

مسلم شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں:

فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ

''خبر دینے والے قاصد کے سوا کوئی نہیں بچے گا''

مسلم(٦)(٢٨٨٣)

دوسری مخلوقات پر گناہوں کا اثر:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

''ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے فرمایا: یہ مستراح، ہے یا مستراح منہ ہے، لوگوں نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستریح اور مستراح منہ کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا مومن بندہ دنیا کی مشقتوں اور مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پانا چاہتا ہے اور بدکار بندے سے اللہ تعالیٰ کے بندے اور شہر، اور درخت اور چوپائے (غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق) آرام پانا چاہتے ہیں۔'

بخاری، الرقاق باب سکرات الموت، (٦٥١٢)،

حجر اسود کی سیاہی کا سبب ابن آدم کے گناہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نَزَلَ الحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ

''حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن نبی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی: أبواب الحج باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والرکن، والمقام، ۸۷۷،

گناہ کا اظہار کرنے والے کی سزا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ

''میری تمام امت کے گناہ معاف ہوں گے مگر وہ شخص جو اعلانیہ گناہ کرتا ہو اور مجاہرت یہ ہے کہ آدمی کوئی کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے پھر صبح ہونے پر وہ آدمی کہے کہ اے فلاں میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں کام کیے رات کو اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا اور یہ کہ صبح کو اس نے اللہ کے ڈالے ہوئے پردہ کو کھول دیا۔''

بخاری، الأدب باب ستر المؤمن علی نفسه، ٦٠٦٩،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ کے فوائد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوبًا وَ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔'' (الحجرات:۱۳)

تمہیدی کلمات

تقویٰ سے مراد اللہ کا ڈر، نیکی کی محبت، برائی سے نفرت اوامر کو بجالانا، کبائر سے بچنا، منہیات سے اجتناب کرنا، گناہ چھوڑنا اور نیکی کا دامن تھامنا ہے۔ کائنات کے پہلے اور پچھلے تمام لوگوں کو اس کی وصیت کی گئی ہے۔

یعنی تقوی گناہوں کو چھوڑنے اور حرام کردہ اشیاء سے بچنے کا نام ہے، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تقوی کیا ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ کبھی کانٹے دار راستے میں چلے ہو۔؟ جیسے وہاں کپڑوں کو اور جسم کو بچاتے ہوا ایسے ہی گناہوں سے بال بال بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِیْرَهَا وَكَبِیْرَ هَا ذَاكَ التُّقٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے

تفسیر ابن کثیر (۱/ ۸۷)

صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی تقویٰ کی تعلیم اور تلقین فرمائی گئی سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وصیت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ أَوْ أَيْنَمَا كُنْتَ» .

''تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔''

مسند أحمد (۲۱۵۷۳)

تمام انسانیت کو جتنی بھی عبادات کا حکم دیا گیا ہے سب کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے تقوی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ . (البقرة:۲۱)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

تقوی اللہ کے ہاں باعث تکریم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کی شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔'' (الحجرات:۱۳)

ایک مجلس لگی ہوئی تھی دربار رسالت سجا ہوا تھا کسی نے اٹھ کر سوال کر دیا:

اے اللہ کے رسول ﷺ:

((مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ ؟قَالَ ((أَتْقَاهُمْ))

''لوگوں میں سے زیادہ معزز کون ہے..؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''جو ان میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے''۔

لوگوں نے کہا ہم یہ عام بات نہیں پوچھتے،فرمایا: پھر سب سے زیادہ معزز ،بزرگ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خود نبی تھے نبی زادے تھے،دادا بھی نبی تھے پردادا تو خلیل اللہ تھے۔انھوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے ،فرمایا: پھر عرب کے بارے میں پوچھتے ہو؟ سنو ..!ان کے جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں ممتاز تھے وہی اب اسلام میں بھی معزز ہیں جبکہ وہ علم دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔

صحیح بخاری، التفسیر، تفسیر سورة یوسف (۱۹) ومسلم (۲۲۷۸)

اس مقام پر ہم تقوی کے چند فوائد وثمرات کا ذکر کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی خاص معیت

ویسے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ ہر وقت ہوتا ہے جسے معیت عامہ کہتے ہیں جیسا کہ سورۃ کہف میں ہے کہ جب دو ہوتے ہیں تو تیسرا ان کا اللہ ہوتا ہے .....لیکن کچھ لوگوں کے اعمال حسنہ کی وجہ سے انھیں اللہ تعالیٰ کی خاص معیت حاصل ہوتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾. (البقرہ:۱۹٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کیساتھ ہے''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾. (النحل:۱۲۸)

''کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں اللہ ان کا مددگار ہے''

گناہوں کی معافی اور اجر عظیم

تقوی اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ بہت بڑا اجر بھی عطا فرماتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا﴾ (الطلاق:۵)

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس سے اس کے گناہ دُور کر دے گا اور اسے اجرِ عظیم بخشے گا۔''

﴿وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۱۷۹)

''اور اگر تم ایمان لے آؤ اور متقی بن جاؤ تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

حق و باطل کی پہچان اور گناہ کی معافی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾.

(الأنفال: ۲۹)

''مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی تمہیں ممتاز کر دے گا) اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے"

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ متقی آدمی کو اللہ تعالیٰ حق و باطل، حلال و حرام، ہدایت و گمراہی میں تمیز کی پہچان عطا کر دیتا ہے اور مشکلات سے نکلنے کے راستے بتا دیتا ہے نیز گناہ کی معافی اور وافر فضل الٰہی عطا کر دیتا ہے اور روز قیامت متقی شخص کو اللہ ایک نور عطا فرمائیں گے جس کے ذریعے وہ دوسروں سے ممتاز ہوگا۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾. (الحدید: ۲۸)

"مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں تم چلو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

غموں سے نجات اور بے حساب رزق

متقی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ غموں سے نکلنے کے راستے اور وافر رزق عطا فرماتا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا * وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾. (الطلاق: ۲۔۳)

"اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کو پڑھنا شروع کیا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾.

انھوں نے مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دہراتے رہے یہاں تک کہ میں اونگھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوْا بِهَا لَكَفَتْهُمْ» .

''اے ابوذر! اگر لوگ اس کو پکڑ لیں تو یہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔''

مستدرك حاكم (٢/ ٤٩٢) صحيح

متقی کے اعمال کی اصلاح

تقویٰ کی برکات سے آدمی کے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۞ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾. (الأحزاب: ٧٠، ٧١)

'' مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک بڑی مراد پائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقوی کے سبب معاملات میں آسانیاں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾ (الطلاق:٤)

''اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا۔''

تقویٰ اختیار کرنے کے سبب آدمی کو کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ آسانیوں میں بدل دیتا ہے۔ متقی پر خاص فضل الٰہی ہے۔

جہنم سے آزادی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۞ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾. (مریم: ۷۱، ۷۲)

''اور تم میں سے کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ اچانک رونے لگے، ان کے ساتھ انکی بیوی بھی رونے لگی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیوں روتی ہو..؟ بیوی نے عرض کی آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وعدہ یاد آ گیا۔

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْماً مَّقْضِيّاً، ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيّاً﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اورتم میں سے ہر کسی نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے، پھر ہم پرہیزگاروں کونجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے'' (سورۃ مریم:۷۱)

اور مجھے معلوم نہیں کہ (پل صراط سے گزرتے ہوئے) ہم بچیں گے یا نہیں...؟

تفسیر عبدالرزاق (۲/ ۳۶۳) (۱۷۷۹) تفسیر طبری (۸/ ۳۶۰) و تفسیر ابن کثیر (٤/ ۲۹۱) سندہ صحیح

جنت کی ملکیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا﴾.

(مریم: ٦٣)

''یہی وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے ایسے شخص کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا۔''

﴿وَ سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴾. (آل عمران: ۱۳۳)

''اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے ۔''

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ﴾.

(الرعد:۳۵)

''جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں اُس کے پھل ہمیشہ (قائم رہنے والے) ہیں اور اُس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ * اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴾.

'' جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ان میں سلامتی (اور خاطر جمع) سے داخل ہو جاؤ۔''

﴿وَسِيقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآؤُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴾. (الزمر:۷۳)

''اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ * فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ * يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ * كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ * يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ * لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ * فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾. (الدخان: ۵۱۔۵۷)

'' بیشک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) باغوں اور چشموں میں۔ حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹھے ہوں گے۔ (وہاں) اس طرح (کا حال ہو گا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوڑے لگائیں گے۔ وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگوائیں گے (اور کھائیں گے اور) پہلی دفعہ مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزا نہیں چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ * وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ * كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ * اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾.

(المرسلات: ٤١-٤٤)

''بیشک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں جو ان کو مرغوب ہوں۔ جو عمل تم کرتے رہے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔''

متقین کی وراثت جنت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع والا خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کی وصیت فرمائی کہ ان پر عمل کی وجہ سے تم اپنے رب کی جنت کے وارث بن سکتے ہو (وہ یہ ہیں)

اِتَّقُوْا اللّٰهَ رَبَّكُمْ	اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے
وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ	پانچ نمازیں ادا کرو
وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ	ماہِ رمضان کے روزے رکھو
وَأَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ	اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ اور اپنے امیر کی اطاعت کرو

ترمذی، الطلاق، باب منه (٦١٦) و الصحيحة (٨٦٧)

تقوی کامیابی کا ضامن

اللہ کا ڈر یعنی تقویٰ اختیار کرنے والے کے لیے ہمیشہ کی فلاح اور کامیابی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰأُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾.(المائدة: ١٠٠)

''تو عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔''

﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (البقرة: ١٨٩)

''اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔''

متقین کا اچھا انجام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾. (هود: ٤٩)

''یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور اس سے پہلے نہ تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ انجام پرہیزگاروں ہی کا (بھلا) ہے۔''

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾. (القصص: ٨٣)

''وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اُسے اُن لوگوں کیلئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور (نیک) انجام تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرہیزگاروں ہی کا ہے۔‘‘

دشمنوں کے شر سے حفاظت

تقوی اختیار کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل یہ ہوتا ہے کہ اللہ انھیں دشمنوں کے ہر مکر وفریب سے محفوظ فرما دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴾. (آل عمران: ۱۲۰)

’’اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت اور (اُن سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو اُن کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اُس پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔‘‘

جنت میں لے جانے والا عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَكْثَرُمَايُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَىٰ اللّٰه وَحُسْنُ الْخُلُقِ))

’’سب سے زیادہ جنت میں جو چیز داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے‘‘۔

ترمذی :البروالصلة ،باب ماجاء فی حسن الخلق (۲۰۰٤)، ابن ماجه (٤۲٤٦)، ابن حبان(۱۹۲۳)حدیث حسن

متقی خاص رحمت کے مستحق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ﴾. (الأعراف:١٥٦)

''اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے، میں اس کو ان لوگوں کیلئے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔''

متقی اللہ کا محبوب

تقویٰ کے ذریعے بندہ اللہ کا خاص مقرب اور محبوب بن جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾.

(آل عمرن: ٧٦)

''ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (اللہ سے) ڈرے تو اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾. (التوبة: ٤)

''بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند فرماتا ہے۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ».

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتے ہیں جو تقی، غنی اور خفی ہو۔''

صحيح مسلم، الزهد والرقائق (١١) (٢٩٦٥)

متقی اللہ کی دوستی کا مستحق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴾. (الجاثية:١٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ تعالیٰ متقیوں کا دوست ہے۔''

﴿ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾.

(الأنفال:٣٤)

'' اُس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں لیکن اُن میں اکثر لوگ نہیں جانتے ۔''

اللہ متقی شخص کا دوست ہے مفہوم یہ ہے کہ متقی اللہ کے بیش بہا انعامات کا مستحق ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں وضاحت ہے۔

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ * اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ * لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾.

(یونس: ٦٢۔٦٤)

'' سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۔٦٢۔ (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ۔٦٣۔ اُن کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

متقی رسول اللہ ﷺ کے دوست

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فتنوں کا بہت زیادہ ذکر فرمایا یہاں تک کہ آپ نے فتنہ احلاس کا ذکر فرمایا۔ ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! فتنہ احلاس کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا فتنہ ہے کہ لوگ باہمی بغض وعداوت کی بنا پر ایک دوسرے سے دور بھاگیں گے آدمی کا سارا مال چھین کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو ہی بے دست کر دیا جائے گا۔ پھر نعمتوں کا فتنہ ہوگا اس کا دھواں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے دونوں قدموں کے نیچے سے ہوگا اور گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے لیکن وہ مجھ سے نہیں۔

«إِنَّمَا أَوْلِيَآئِي الْمُتَّقُوْنَ» .

''یقیناً میرے دوست تو متقی لوگ ہیں۔''

أبوداود، الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها (٤٢٣٦) صحيح

آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت بھی اسی چیز کی وصیت فرمائی تھی۔ فرمایا:

«وَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا» .

''بلاشبہ متقی لوگ مجھ سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والے ہیں وہ کوئی بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔''

صحيح ابن حبان (٦٤٧) مسند أحمد (٢٢٠٥٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "